THE BOOK WAS DRENCHED

UNIVERSAL LIBRARY
OU_222405
UNIVERSAL LIBRARY

۱۷۲۲۳۱

۸۹۱۵ ۳۲م

ش - ح

شاد - سید علی محمد

حلیۃ الکمال

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ح - ش ۸۹۱۵ ح ۳۳ Accession No. ۱۷۲۳۱

Author شاد، سید علی محمد

Title حلیۃ الکمال.

This book should be returned on or before the date last marked below.

آبجو و سرو و گلہای مضامیں سے بھرا
ایک مشتاق بہار باغ کا ہستی ہوا

حلیۃ الکمال

ecked 1975

جلد سوم

صورۃ الخیال

از تصنیفات

جناب مولوی سید علی محمد صاحب شاد عظیم آبادی مصنف نغمۂ الہام و ...

تاریخ بہار صورۃ الخیال جیسے المقال ...

بار اوّل ۱۵۰۰ جلدیں قیمت فی جلد ۱ ...

حقوق تصنیف محفوظ ہیں

مطبع صادق محلہ گذری واقع شہر عظیم آباد پٹنہ

Checked 197

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لولیہ والصلوۃ علی نبیہ وآلہ عترتہ المعصومین صورۃ الخیال کو چھپے ہوئے پانچ برس سے زیادہ ہوئے اور ہیئۃ المقال کو بھی قریب تین برس کے اس تھوڑی سی مدت مین یہ کتابین سارے ہندوستان مین پھیل کر دل والونکی جناب مین مقبول ہوگئین یون تو پنجاب و ممالک مغربی وشمالی واضلاع متوسط وصوبہ بہار و بنگالہ و دکن مین کون ایسی جگہہ ہے جہان سے کسی لائق قدردان نے ان کتابون اور مجھہ ناچیز کو نہ سراہا ہو مگران معزز اور عالی خیال حضرات کا شکریہ ادا کئے بغیر میرا قلم آگے نہین بڑھ سکتا جنھون نے اپنی باریک بین آنکھونسے کتاب کو اول سے آخر تک

ملاحظہ فرما کر میری تھوڑی سی عرق ریزی کی بہت کچھ داد دی

جناب مولانا الالمعی اللوذعی آیۃ اللہ فی الناس حضرت مفتی سید محمد عباس صاحب قبلہ مدظلہم

جناب صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن بنگال —

جناب صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن پنجاب —

عالیجناب نواب والاخطاب خلیفہ سید محمد حسن خان بہادر وزیر اعظم ریاست پٹیالہ

عالیجناب دیوان اننت رام صاحب بہادر وزیر باتوقیر ریاست جموں و کشمیر

عالیجناب پرائیوٹ سکریٹری صاحب نواب فلک جناب میر تراب علی خان بہادر مرحوم سر سالار جنگ وزیر الممالک صوبہ حیدر آباد دکن —

اِن نامی گرامی حضرات کے ذکر کے بعد مین اپنے ایسے ایک عالی فہم بُردبار محبت شعار جان قابلیت و ہنر پروری کا تذکرہ کیا چاہتا ہون کہ اگر مین اونکی اچھا تونکو اِس صفحہ مین بھول جاؤن تو واقعی کتاب کی قابلیت اور اپنی آدمیت مین دھبا لگاؤن وہ کون جناب مولوی محمد عبد[illegible] صاحب مولوی صاحب ممدوح جناب مولوی غلام غوث خانصاحب بہادر میر منشی نواب لفٹننٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی کے بھانجے اور ریاست حیدر آباد مین عہدہ دار ہین کتاب کو دیکھکر نانڈیر

ضلع حیدرآباد سے مجھ گمنام ہیچمیرز کو صرف تعریف کے خطوط ہی نہین لکھے بلکہ بہت سی جلدین لوگونکو شوق دلوا دلوا کر منگوائین اِس ناچیز کتاب کو بہتیرے لائق اور قابل آدمیونکے سامنے پڑھا اور قدردانی کیطرف متوجہ کیا اور جبکہ جناب ممدوح ناندیر سے بدل کر ضلع کھمم مین ناظم مقرر ہوئے اور اِس تقریب سے خاص حیدرآباد مین پہونچے تو کوئی بات قدردانی کی بہ نسبت اِس ناچیز کے اوٹھا نہ رکھی وہان کے عمدہ عمدہ دارونکو متوجہ فرماکر طلائی مڈل دینے کے لیے بسند ایما چنانچہ وہ طلائی مڈل مزد محنت مین اِس کتاب کے جیسے ایک عام کمیٹی مین (جسکے بانی عالیجناب نواب حاج سید ولایت علیخان بہادر سی۔ آئی۔ ای رئیس اعظم شہر عظیم آباد پٹنہ اور میر مجلس جناب بیورج صاحب بہادر سابق جج پٹنہ تھے) میر مجلس کے ہاتھ سے پایا اور طلائی مڈل پر جن حضرات کے نام نامی کندہ ہین وہ یہہ ہین —

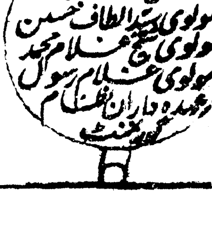

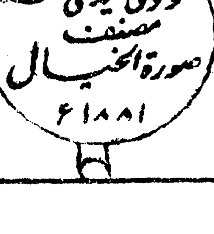

اون دو جلدونکی یہہ تیسری جلد ہے امید ہے کہ یہہ بھی میرے ملک کے لوگونکو پسند ہو اور اسکا بھی صلہ مین اپنے قدردان دوستونسے ویسا ہی پاؤن جیسا کہ اون دو جلدونمین پایا ہے —

راقم آثم کم سواد

سید علی محمد شاد

غفر اللہ ذنوبہ

آبجو و سرو و گلہائے مضامین اب ہین
ایکہ مشتاقِ بہارِ باغ ما ہستی بیا

حلیۃ الکمال

جلد سوم

صورۃ الخیال

از تصنیفات

جناب مولوی سید علی محمد صاحب شاد رئیس عظیم آباد مصنف نالۂ شاد
نصائح الصبیان تاریخ بہار صورۃ الخیال ستیۃ المقال نوائے وطن وغیرہ وغیرہ

بار اول ۱۵۰۰ جلدین — قیمت فی جلد ۱۰ ار

مطبع صبح صادق واقع عظیم آباد مین چھپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بشنو از نے چون حکایت میکند
وز جدائی ہا شکایت میکند

فصل گھر کو صاف ستھرا رکھنا چاہیے

صبح ہوئی اور قصہ سننے والیان بی ولایتی کے گھر موجود بی ولایتی
قبلہ رو دو زانو تعقیبات نماز مین مشغول تھین —
دولھن بیگم — بس ہو چکی نماز مصلا اوٹھائے —
علیمن — تو ابس پڑھ بھی چکو —
رقیہ — بھلا یہ ابھی اوٹھنے والی ہین جب تک سورج نہ نکلے یون ہی
جانماز بچھائے بیٹھی رہنگی —
دولھن بیگم — تو گھر کا کام دھندا کینکر ہوتا ہوگا

علیمن دولھن بیگم سے مخاطب ہوکر آپ کس وقت اوٹھتی ہین —

دولھن بیگم — کوئی آٹھہ نو بجے —

رقیہ — اور آج —

دولھن بیگم — آج تو بوا آپ ہی آپ نیند چونک گئی نگوڑے قصہ کا کچھہ ایسا شمار بندھا تھا کہ خواب مین بھی اسیکو دیکھتی تھی —

علیمن — معلوم ہوتا ہے کہ آپ زیادہ رات گئے سوتی ہین جب تو دن چڑھا کر اوٹھتی ہین —

دولھن بیگم — ہان یہہ تو ہے —

علیمن — کیا آپ افیم بھی کھاتی ہین —

دولھن بیگم — اوئی چھائین پھوئین مین افیم کیون کھانے لگی مگر رات کو جلد نیند ہی نہین آتی —

رقیہ — مین تو شام ہی سے پلنگ پر جا لیٹتی ہون جب کھانا پک چکتا ہے ایک میری امان پر کیا ہے سارا گھر کا گھر ملکر اوٹھاتا ہے تب کہین اوٹھتی ہون —

دولھن بیگم — تم اپنی نہ کہو بچون کا کیا حساب اونکی تو آنکھین دو گھڑی دن

رہے ہی سے بند ہو جاتی ہین نہ گرمی لگے نہ مچھر کاٹین نہ کھٹمل یہان دیکھو کہ مارے کھٹملون اور مچھرونکے تارے گن گن کر رات کاٹنا پڑتی ہے

علیمن - کیا آپ کے گھر کھٹمل اور مچھر بہت ہین -

دولھن بیگم - مچھر اور کھٹمل کسکے گھر نہین ہین مگر ہان ہمارے گھر میں تو کسی نے اونڈیل دئے ہین -

علیمن - اے ہے بھابھی آپکا گھر میلا بھی بہت ہے ایک تو چھوٹی سی انگنائی اوسمین کہین بکریان بندھی ہین کہین قازین پال رکھی ہین کہین مرغیان دڑ رہی ہین اونکا گوہ موت بادرچیخانہ کی کیچڑ سب اکٹھا ہے پھر لڑکے کا پاپخانہ ہر جگہہ پڑا ہوا ہے وہان مچھر پیدا ہے جو نہو تھوڑا ہے نہین معلوم تندرستی کیونکر ہوتی ہے -

دولھن بیگم - اوئی مرغیان بکریان کس بچہ وال گھر مین نہین ہان نگوڑے ناٹھے گھر مین نہون تو نہون پھر جہان جانور یا بچے ہونگے گوہ موت تو ضرور ہوگا اسکا خیال کہانتک کیا جائے -

رقیہ منہ بناکر - توبہ توبہ بھابھی کے گھر مین تو ایسی بدبو رہتی ہے کہ کیا کہون گھڑی بھر کے لیئے جاتی ہون ابکائیان آنے لگتی ہین سر مین

درد ہو جاتا ہے۔

دولھن بیگم۔ چل چھوکری لو سنو مجھے بھی خیلا بنایا ہے بو باس کا تو نام ونشان تک نہین ہان تیرے دماغ بادشاہی ہین تو اپنا بیاہ تاناشاہ سے کرنا۔

غرض یہہ لوگ تو ان باتو نمین تھے اودہر ولایتی نے وظیفہ سے فارغ ہو کر ایک ایک کو سلام کیا اور مسکرا کے خوش خلقی کے ساتھ سب کی خیریت پوچھی۔

ولایتی۔ رقیہ بیگم تم ابھی کیا باتین کر رہی تھین۔

دولھن بیگم۔ جی خدا کی قدرت "چونی بھی کہے مجھے گھی سے کھاؤ" ہم پر ہنس رہی تھین۔

رقیہ۔ مین آپ پر تو نہین ہنستی تھی آپ کے گھر کی کیچڑ اور بدبو پر البتہ ہنسی تو وہ بھی کچھ خود مینے تذکرہ نہین کیا بوا نے چھیڑا تو مینے بھی کہا

ولایتی۔ ابھی ہزارون برائیان ہین کہ ہم ہندوستانیون مین موجود ہین کسی مین دس کسی مین آٹھ اسکے لیئے ایک دوسرے پر ہنسنا محض بے موقع ہے ہان یہہ البتہ کہ بات نکلے پر جہان تک ہو سکے

ایک دوسرے کی بُرائی کو میٹھی بات نہین سمجھائے۔

دولھن بیگم۔ اور جہان مجبوری ہو کہ اپنے بنائے کچھ بن نہ پڑے۔

ولایتی۔ مجبوری کی تو بات الگ ہے مگر گھر کا صاف رکھنا تو اپنے اختیار مین ہے۔

دولھن بیگم۔ بچہ والے گھر کو کہان تک کوئی صاف کریگا۔

رقیہ ولایتی کیطرف اشارہ کرکے۔ اور ہماری بُوا کا گھر۔

دولھن بیگم۔ اے ہان تو اِنکے بچے بھی ماشاء اللہ تمیز دار ہین۔

علیمن۔ بچے کیا آپ سے آپ تمیز دار بنگئے۔

دولھن بیگم۔ کیون کیا ہوا کیا بعض بچونکی اوٹھان ایسی نہین ہوتی

علیمن۔ بہت شاذ نادر۔

دولھن بیگم۔ یہہ بھی سہی تو اِنکے بچے اونہین مین ہین۔

علیمن۔ اور رقیہ کا گھر۔

رقیہ جلدی سے۔ اور علیمن آپا کے بچے اور سب جانے دیجئے انگریز نکے بچے۔

دولھن بیگم۔ رقیہ تمھاری اور علیمن کی تو وہی کہاوت ہے کہ "توا"

ہنس کی چال اپنی بھی چال بھولا" بی ولایتی بی جوتیونکے تصدق ہین
اوہو راسد ہو را تھوڑا بہت گھر کا سلیقہ آگیا اودی نوج کسی کا ایسا گھر
ہوگا کوئی تھوکے نہین کوئی جوتی پہنے دالان مین چڑھے نہین
گھر کی بی بی ہین کہ اچھوتی بنی بیٹھی ہین بھولے چوکے سے اگر
کسی نے پیک پھیکدی کہ بس آفت آگئی نچلے ہین کہ الگ سہم
رہے ہین ہگانے موتانے تک کو آنا دوسرے خانہ لیئے جاتی ہے
دو چار جانور بھی ہین تو دور ایک جعفری مین بندھے منہہ دیکھہ رہے ہین

ولایتی — بھابھی جان یہہ سب جانے دیجئے بھلا آپ کے نزدیک
مکان کو صاف ستھرا رکھنا کیسا ہے —

دولھن بیگم — اچھا بھی برا بھی —

ولایتی — برا کیون —

دولھن بیگم — صدقہ اوتارون اوس گھر کو جسمین آئے گئے بال
بچے اوٹھہ بیٹھہ نسکین کھیل کود نہ سکین —

ولایتی — بیٹھنے اوٹھنے کھیلنے کودنے کی مناہی تو ایک زبردستی
کی بات ہے بھلا وہ کون ایسا ہے کہ ان باتونکو منع کریگا مگر ھ—

ہندوستانیون کا تو ہر بات مین ایک طریقہ ہی نرالا ہے چاہے
جوتی مین کیسی ہی کیچڑ کیون نہو دالان مین چلے آنا ضرور یہہ نہین
کہ سیڑھیون کے کنارے سے تلے کو اتنا بھر رگڑ لین کہ ستھری مین یہ
گیلی مٹی تو نہ لگے وہ چاہے بیس بیس اوگالدان کیون نہ رکھے ہون
مگر پیک پھیک پھیک کر دیوارونکو قصائیونکا گھر بنا دینا واجب
بیٹھنے کے تخت پر ترکاریونکے چھلکے ڈھیر کی ڈھیر پڑے ہوئے ہین
آم کھا کھا کے ساری انگنائی کو گٹھلیون سے بھر دیا اب مکھیان ہین
کہ بھن بھنا رہی ہین یہی دیکھ دیکھکر بچے سیکھتے بھی ہین اور سکھائے
بھی جاتے ہین چاہے پاخانہ اور پیشاب کی کھڈیان کتنی ہی کیون نہون
مگر بچی پر بٹھا کر دالان کے اندر پاخانہ پھروانا ضرور گوہ ہے کہ آنے
جانے والونکی جوتیون مین بھر رہا ہے جہان دیکھہ مہندی کیطرح گوہ کا
چھاپا موجود بچے کو جو اسے ڈراتے ڈراتے اس کام کا بھی نرکھا کہ
رات بیرات کو پیشاب پاخانے کے لئے کسیکو ساتھ لیکر دالان کے
باہر نکل سکے وہین کھانا وہین ہگنا موتنا فرش پر کہین تیل کا دھبا ہے
کہین کتھا لگا ہوا ہے کہین سالن کا زرد زرد شوربہ گرا ہوا ہے

میلے کچیلے کپڑے پھٹکے پھٹکے پھر رہے ہین تکیے ہین کہ مشعلچیون کے گودڑ بجا ہے ایکطرف سے روئی نکلی پڑتی ہے ایکطرف سر کے تیل سے موم جامہ ہو رہا ہے

دولھن بیگم — اوہ اب انھین باتونکا اگر خیال رکھے تو کوئی کبھی نہ ہو جائے جسکے گھر گرستی ہے اوس سے نہین ہو سکتا اور سچ پوچھو تو ہم گرستونکے گھر کی یہی پہچان ہے —

ولایتی — کیا خوب گرستی ہے اگر اسی گوہیل اور غچپلی پن کا نام گرستی ہے تو ایسی گرستی سے باز مگر یہہ تو اولٹی بات ہے گرستی کے تو یہی معنی ہین کہ خانہ داری کا کارخانہ ٹھیک اور درست رکھے —

دولھن بیگم — جسکے گھر کام کاج بہتیرے ہین اوس کو ان چھوٹی چھوٹی باتونکا خیال کہان تک ہو سکتا ہے —

ولایتی — یہہ تو عادت پر موقوف ہے جسکی جیسی عادت کسیکو وہ غلیظ مین بیٹھنا پسند ہے اور کسیکو بغیر صفائی کے چین ہی نہین پڑتا

پہلا باب

علیمن — اب یہی بکواس رہیگی یا قصہ بھی شروع ہوگا —

ولایتی — سُنئے صاحب سُنئے جب تیمینے انکھ سے اتنا سُنا تو عجب طرحکا جیکو خلجان ہوا کہ معلوم نہین یہہ کون شخص ہے ہو نہو کہین بی سوپن اور خود ہی نہون پھر کہتی تھی کہ سوپن اپنے بیٹے کو چھوڑ کر انکے ساتھہ کیون ہونے لگی شاید اوسی کا بیٹا نہو مین خود ہی چلکر دیکھتی تو پہچانتی —

ہرمزی کی امان — کیون کیون بی بی ایسا گھبرائین کیون —

مین — کیا کہون اللہ کے کارخانے بہتیرے ہین انکھ جس فقیر کو کہہ رہی ہین معلوم نہین وہ کون ہے —

ہرمزی کی امان — اے ہان لوگو کوئی جا کے دیکھتا کہ یہہ کون آدمی ہے میرے بھی دلکو وہم آتا ہے —

ہرمزی — مین اپنی ماما کو بھیجون امان آپ ہی کہئے وہ اکل کھری ہماری کب سنیگی —

ہرمزی کی امان جلدی سے — ماما ماما —

مین — وہ کیا خاک پہچانیگی دیکھئے خدمتگار وں سے کہتی ہون یہہ کہکر مینے انکھ سے کہا بی نوکروں سے جلدی کہو کہ جسطرح بنے اوس فقیر بڑہیا کو ہماری کشتی تک لے آؤ غرض خدمتگار چلے اور مینے انکھ کو بھی

ساتھ کردیا اب مین ٹکٹکی لگائے لگی دیکھنے اور انکا دل سوسو ہاتھ او چھلنے کہ دیکھئے آکر کیا کہتے ہین-

ہرمزی- بوا تم گھبراتی ناحق بھی ہو اللہ چاہتا ہے تو ضرور تمہارے میان ہین اسے ہے اگر وہ ہوئے تو مین ضرور کل سواپھر کا روزہ رکھونگی

فصل سواپہر کا روزہ بدعت ہے

رقیہ- توبہ کیا بیوقوف لڑکی تھی کہین سواپہر کا روزہ بھی ہوا ہے

دولھن بیگم- کیون سواپہر کا روزہ بہت لوگ رکھتے ہین خود بہشت نصیب ہماری اماں رکھتی تھین مین خود رکھتی ہون مگر یہ روزہ بھی ایک پہر ایک سے ہے جب کسی مراد کے لیئے مانا وہ مراد آئی پر آئی-

علیمن- بی توبہ کرو تو پڑھے لکھے اس روزہ کو روزہ ہی نہین بتاتے بلکہ بدعت جانتے ہین-

دولھن بیگم- بدعت کیا-

علیمن- بدعت یہہ کہ شرع مین نہو اور اپنے جی سے گڑھ لے

دولھن بیگم- تو اسکو بھی اپنے جی سے گڑھا ہے-

علیمن — اور نہین کیا۔

دولھن بیگم — ایسی باتونکو تمہین مانو روزہ نماز بھی وہ چیز ہے کہ آدمی گڑھ لے۔

علیمن — آپ تو روزے نماز کو کہتی ہین آدمی تو خدا تک کو گڑھ لیتا ہے

دولہن بیگم — توبہ توبہ وہ بات اور ہے مگر سوا پہر کے روزے تو سب مسلمان رکھتے ہین اچھے اچھے مولویون کے گھر کی عورتونکو رکھتے دیکھا ہے۔

علیمن — پھر کیا اگر عورتین اور مولویون ہی کے گھر کی عورتین کسی خلاف شرع کام کو اختیار کرین تو وہ اچھا ہو جائے۔

دولھن بیگم — اوی تو لوگونکی منت مراد کیونکر بر آتی ہے دیکھو اسی دفعہ گرمیون مین میری مجھلی کو اس غضب کی ٹھنڈہیان نکلین تھین کہ کیا بیان کرون فقط اللہ سے آسرا تھا آنکھین چھوڑ سارے دھڑ مین تل دھرنے کی جگہ نہ تھی اے بی بی یقین سمجھنا کہ اب سے دور مجھلی کے دشمن سوچ کے ایک کندہ ہو گئے تھے کہان کا دانہ کہانکا پانی دور پار میرے گھر مالی تو آتے نہین حکیم نے جسطرح بتا دیا تھا سارے

بچھونے پر خاکشیر البتہ چھڑک دی تھی محلہ مین وہ غل وہ غل کہ کان پڑی
آواز نہ آئے تھو تھو ابھی اتوار وسکے لڑکے کی خبر سُنی ابھی ذرا ٹھہر کے
بڈھی جوان بیاہی دانی بیٹی کا حال سُنا میرا یہہ حال کہ کلیجہ پکڑے
ساری آنگنائی مین ٹہلتی پھرتی تھی موئی دہلائیان گنواریان اور ہولائے
دیتی تھین کوئی کہے اے بیگم بھجن گواؤ ایک پر ایک سہے کوئی کہے
کہ جب تک لڑکی کے باپ اپنے دامن مین گدھے کو چنے نہ کھلائینگے
میا مہر کر چکین مینے کہا ماشاء اللہ یہہ تو ہوا ہے نہو گا ٹھیک خواجہ منڈین
کی ساتوین تاریخ تھی مینے کہا اے مولا اگر آپ مجھلی کو بخشدیجے تو اسی
ستر ہوین کو اوس سے آپکا روزہ رکھواؤنگی اے میرا کہنا نہ کہنا کہ لڑکی نے
آنکھین کھولدین صدقہ جائے اپنے مولا کے (بلائین لیکر) اوسی وقت
سے باگ مڑنا شروع ہوگیا پھر تو آج کچھ کل کچھ تین چار دن مین ٹھوسی
کیطرح اوڑ گئی بارہوین کو اوسپر پانی ڈالا ستر ہوین کو اوسنے روزہ رکھا
علیمن — ایسی باتین ہمارے ماننے کی نہین ہین یہہ بھی اتفاق ہے
بیماریون مین تو لوگ کیا کچھ نہین منت مانتے جو جسکا طریقہ ہے
اوسیطرح منت بھی مانتا ہے کوئی کہتا ہے کہ مہادیو جی پر جل چڑھاونگا

بیسرک ۱۲ یعنی

کوئی کہتا ہے پیل پوجونگا صدہا مرتبہ بیمار اچھا ہوجاتا ہے تو کیا اِسلیئے وہ سب باتین بھی اچھی ہوجائین ہرگز نہین۔

دولھن بیگم ولایتی کیطرف دیکھکر۔ بی تم کچھہ کہو۔

ولایتی۔ ہان علیمن کا کہنا سچ ہے سوا پہر کا روزہ تو شرع مین کہین نہین ہے اگر اسکو شرع کی بات سمجھ کے کرے تو بیشک بُرا ہے۔

دوسرا باب

رقیہ۔ ہان بوا پھر۔

ولایتی۔ کوئی گھنٹہ بھر ہوگیا نہ کسیطرح خدمتگار پھرتے ہین نہ انکھ بھوڑتی ہین بارے دیکھا تو سامنے سے تینون کے تینون چلے آتے ہین تب تو مینے سمجھا کہ جو بات مینے سونچی تھی غلط ہے

انکھ قریب آکر۔ توبہ توبہ انگریز کے راج مین ہماری آدمی کو بھی چھٹی نہین بیچاری بڈھیا اور فقیر دونون کے دونون کو تھانہ دار برقنداز کیسی بیت سے ڈولی پر چڑہا کر لیگئے ہین کہ ہم سب رونے لگے۔

مین۔ اسے ہے کچھہ یہہ بھی پوچھا کہ وہ فقیر اور بڈہیا کون تھی۔

انکمر - بھلا پوچھنے کی بات تھی کھما کھم تو سب بھرے ہوئے تھے ہم تو
عورت ذات ہین مردانے کا تو ہوا او نہین پڑا

خدمتگار - بھلا برقندار سب کچھ پوچھنے دیتے تھے ڈولی پر بٹھا
دونونکو لیگئے مگر کیا جانے کیا بیماری ہے بچنے کی آس نہین رستہ ہی
مین ختم ہوجائے تو تعجب نہین بڈھیا کہتی تھی کہ یہہ سب اپنے
مقسوم کی گردش ہے جب سے دلّی کو چھوڑا ہے تب سے کہین آرام نہ ملا -
بڈھیا اور دلّی کا نام یقین سمجھو کہ میرے لئے ایک تیر تھا ملنے کہا سے
وہ تو ضرور ہی سوچتی تھین لوگو کیسا غضب ہے خدا کے لیے جلدی ہی تھانے
اون دونونکو کدہر لیگئے -

ہرمزی کی امان - کیا دلّی سے سوا سوچین کے کوئی دوسرا باہر نہین
نکلا ہے اور بالفرض وہی سہی تو خدا نکرے تمہارے میان اس حالت
کیون ہونے لگے -

مین - اے نہین صاحب یہہ کون کہتا ہے مگر خدا کے لیے کچھ اصل
حال تو دریافت ہوجائے -

ہرمزی کی امان - اب حال کیونکر معلوم ہو گا تھانہ کے لوگ خدا جانے

کہان لیگئے کہین کچھہ پتا ہے —

مین — آخر سوا تھانہ کے اور کہان لیگئے ہونگے —

خدمتگار — اگر صاحبزادی کا حکم ہو تو دریافت کرین —

مین — انکھر انسے کہو خدا کے لئے جلد دریافت کرین غرض یہہ سنکر

خدمتگار بستی مین گئے اور تھوڑی دیر بعد آکر کہا کہ یہان کے لوگ

تو کہتے ہین کہ تھانہ پانچ کوس ہے اور ایک تھانہ چھہ کوس ہے معلوم

نہین کس تھانہ مین لیگئے —

مین — تو کیا ہوا ایک آدمی اوس تھانہ پر جاؤ ایک اودہر —

خدمتگار — یہان کا تھانہ تو شاید پریشر پور مین ہوگا —

مین — کہین ہو —

خدمتگار — صاحبزادی سے کہو کہ ہملوگون کے آنے تک کشتی نہ کھلے —

ہرمزی کی امان — اچھا بھائی کشتی نہ کھلیگی تم چین سے جاؤ —

غرض کمر باندھکر دونون نوکر روانہ ہوگئے اونکے جاتے ہی ملاحون نے

ستانا شروع کیا کہ صاحب بڑا ہوا اچھی چل رہی ہے ہملوگ پانچ چھہ کوس

نکل جائینگے کشتی کھولتے ہین لیکن بڑی بڑی منت آرزو سے

ہرمزی کی امان سنے ہاتھ جوڑ جوڑ کر راضی کیا بلکہ اپنے پاس سے کچھ کھانیکو
جب دینے لگین تو مجھے بڑا پچھتاوا آیا کہ نوکرون سے روپے کیون لیے
انکو مفت دینا پڑا مین خود ہی دیتی خیر ہرمزی کی امان نے کھچڑی پکوائی
لکڑیان ایسی گیلی تھین کہ دالین کسیطرح گلتے نگلین غرض دو گھڑی دن رہے
کھچڑی تیار ہوئی سب نے ملکر کھچڑی کھائی مجھے تو اپنی باتونکے شمار مین بھوک
کاہیکو تھی ایک ایک نوالہ زہر کا نوالہ تھا آنکھین باندھے نوکرونکی راہ دیکھ
رہی تھی یہان تک کہ رات ہوگئی بھیترا ہرمزی اور اونکی امان سمجھاتی تھین
مگر میرے آنسو ہی نہین تھمتے تھے کھانے پینے سے اوسی جگہہ پڑ گئی نیند
تو خاک نہین آتی تھی صبح تک کبھی اوٹھی کبھی ٹہلی اسی مین رات کٹ گئی
اب ملاحون نے پھر دھوم مچائی کہ کشتی کھولینگے آخر ناچار ہوکر مینے ادنسے
کہا کہ جہان تمنے اتنا انتظار کیا ہے وہان گھڑی ڈیڑھ پہر اور سہی کیونکہ نوکر
آتے ہی ہونگے اگر آگئے تو مین تمہارے ہرج کا انعام دونگی روپیہ ٹکا
لالچ برا ہوتا ہے اتنا سنکر وہ چپکے ہو رہے ہرمزی کی امان لگین منہہ
ہاتھ دھونے دو گھڑی دن چڑھے دیکھتی کیا ہون کہ دور سے ایک
آدمی چلا آتا ہے وہ سیدھا کشتی کیطرف متوجہ ہوا معلوم ہوا کوئی

فقیر ہے پہلے تو اوسنے دریا سے خوب پانی پیا اوسکے بعد ملاحون سے پوچھا
کہ یہہ ناؤ کہان سے آتی ہے ۔ مرشدآباد

ملاح ۔ مکسود آباد سے ۔

وہ شخص ۔ کہان جائیگی ۔

ملاح ۔ مونگیر اتنا سنتے ہی وہ کشتی پر چڑھہ آیا بہتیرا ہرمزی کی امان چھپین
مگر وہ تو سامنے ہی آگیا اور پوچھا کہ آپ کون ہین ہرمزی کی امان تو آواز
پہچانتے ہی خوش ہوکر اوس سے لپٹ گئین اور کہا بیٹا تو کہان اور
ہرمزی الگ کونے مین چھپ رہی مین حیران کہ الٰہی یہہ کون فقیر ہے
جسکے ساتھہ ہرمزی کی امان ایسا بیباک ملین اور خوش ہوگئین پھر
آہستہ آہستہ بڑی بی کے کان مین دیر تک وہ فقیر کچھہ کہتا رہا باتین
سنکر بڑی بی کچھہ سہم گئین پھر اوٹھکر جلدی سے پٹاری کھولکر کچھہ کھانیکی
چیز نکالی اور اوس مردوے کے سامنے رکھی ۔

وہ شخص ۔ بس امان اب کشتی کھلواتا ہون ۔

ہرمزی کی امان ۔ نہین بیٹا دیکھو میرے ساتھہ ایک نیک بخت
عورت ہین بیچاری بڑی بڑی مصیبت اوٹھائے ہوئے ہین راستہ

مین مینے ترس کر کے اپنے ساتھہ بٹھالیا ہے اِنکے نوکر تھوڑی دور
گئے ہین آلین —
وہ شخص — یہہ جائیگی کہان —
ہرمزی کی امان — جائیگی تو پٹنہ مگر میرا ساتھہ مونگیر تک کا تھا —
وہ شخص — پھر اب اِنکا آپکا ساتھہ کیسا اب مین تو آپکو لیکر مرشدآباد
جاؤنگا ہان یہہ بھی چلی چلین تو مضایقہ نہین —
ہرمزی کی امان — ٹھہر جاؤ دیکھو مین پوچھتی ہون —
وہ شخص — خدا کے لئے امان جلد پوچھو مین ڈرتا ہون کہین دوسرے نہ آجائے
ہرمزی کی امان — اچھا تم ذری کنارے ہو جاؤ غرض وہ شخص کشتی
سے نیچے اوتر کر ملاحون سے باتین کرنے لگا —
ہرمزی کی امان مجھسے مخاطب ہوئین — بی بی میرے داماد ہین
ایسا وقت اسپر پڑا ہے کہ خدا دشمن پر نڈالے دیکھو مونگیر سے بھاگون
بھاگ فقیر کی شکل بنا پاؤن پاؤن یہان تک آیا ہے خون کا مقدمہ
اسپر ہو گیا ہے دیکھئے کیا ہوتا ہے حاکم نے اِسکے پکڑنے کے لئے
لوگ مقرر کئے ہین وہ تو کہو میری کشتی مل گئی نہین تو خدا جانے

کہان بھٹکتا پھرتا اب مین توکسیطرح مونگیر نہین چل سکتی سیدھی شدا باد کو
یا جہان قسمت لیجائیگی جاؤنگی اچھا تو ہے جو ہمارے ساتھ چلی چلو۔

مین۔ سبحان اللہ شان تیری حضرت یہہ سب اپنی قسمت کی نحوست ہے
جہان جاتی ہون نت نیا بلاؤنکا سامنا ہوتا ہے انسان کو لازم ہے
کہ میرے سایہ سے پرہیز کرے۔

ہرمزی کی امان۔ اے نہین یہہ بات کہنے کی ہے مین تو تمہین نہین
چھوڑتی ہان تم نہ چلو اسکی بات اور ہے۔

مین۔ بھلا آپ دیکھے تو میرے جانیکی کون صورت ہے دونون
نوکر ادھر گئے ہین اونکا انتظار ہے کہ نہین معلوم کیا خبر لائینگے دوسرے
میرے ابا جان مونگیر مین بیمار پڑے ہوئے میری راہ دیکھ رہے ہین
اللہ آپ کے داماد پر رحم کرے آپ ضرور پلٹ جائے۔

ہرمزی کی امان۔ نہ بی بی میرے تو اوسان خطا ہوتے ہین مین آخر
اس جنگل مین تمکو کس پر چھوڑون ہیہات خدا کی ذات نوکرونکا کچھ
ٹھکانا نہین کب آئین کب نہ آئین۔

مین۔ مجھے تو آپ خدا پر چھوڑیے اور آپکو میری طرف سے ناحق

وہم ہین نوکر تو دو چار گھڑی مین ضرور پہونچا چاہتے ہین اونکے آنے پر سواری کی بھی کچھہ سبیل ہو رہیگی یہہ سنکر بڑی بی وہانسے اوٹھکر اپنے داماد پاس گئین اور اونسے شاید یہہ سب باتین بیان کی ہونگی ملاحون کا کیا تھا تھوڑے بہت لالچ پر پلٹ جانیکے لئے مستعد ہو گئے لگے رسّونکو کھولکر کھونٹے اوکھاڑنے میںنے کہا انکو ابہی

جہولی ڈولی اوتارو -

ہرمزی - کیون کیا ہوا -

مین - اب ہمارا آپ کا ساتھہ کہان آپ پورب مین ہم پچہم -

ہرمزی - سچ تو کہتے مین - اور نہین کیا -

ہرمزی - یہہ کیون -

مین - بُوا کیون انجان بنی جاتی ہو کیا آواز بھی پہچان نہین پڑتی

ہرمزی تو یہہ سنکر چپکی ہو گئی اور انکو جلدی سے کشتی کے نیچے اوتر آئی میںنے پہلے تو ہرمزی کو گلے سے لگایا بہت سی دعائین دین وہ میرے گلے سے اسطرح چپکر لپٹی جیسے سگی ماںجائی بہن میںنے اوسے بہت سی دعائین دین بعد اسکے مین نے اونکی امان کی بہت سی شکرگذاری کی

وہ بیچاری میرے ساتھ کے چھٹنے سے ایسا شرمندہ ہوئین کہ نظر برابر نکر سکین اور نیچی ہی نظرین کرکے کہا اللہ نگہبان امام ضامن کی ضامنی مین بھی منہہ لپیٹ کے کشتی سے نیچے اوتر آئی ملاحون نے کشتی کھولی اور پورب کو گھمائی جب تک کشتی سامنے رہی ہر مرنی برابر مجھے دیکھا کی۔

انکھر۔ واہ ساتھ کرے تو کوئی ایسا۔

مین۔ بوا ان باتونکو جانے دو ساتھ کہان تک کسی کا ہو گا اکیلے آئے ہین اور اکیلے جانا ہے اور ہمین اون بیچاری کا کیا قصور ایسی ہی مصیبت مین گرفتار اونکا داماد ہوپنچا کہ اونکو پلٹ جائے بغیر کچھ چارہ نہوا۔

انکھر۔ بڑھیا سے زیادہ تو بیٹی ملنسار ہے۔

مین۔ دونون اچھی اور اچھی خدا اونکے داماد کو بچالے۔

انکھر۔ پھر اب کہان چلوگی۔

مین۔ اے جاؤنگی کہان نوکرون کے آنے تک یہین ٹھری ہو

انکھر۔ کب تک۔

مین – بھلا بوا جاؤن کہان نوکر آئین تو کیونکر معلوم ہو غرض ان بکھیڑون
اور نوکرونکے انتظار مین شام ہوگئی نوکر نہ آنا تھا پر نہ آئے –
انکھر – کہیے نوکر آئے دیکھئے اب اون پر کیا گذرتی ہے –
مین – افتاد تو ایسی ہی ایسی پڑتی جاتی ہے کہ جو نہو تھوڑا ہے
مگر مجھے قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ رستہ دور تھا اگر پانچ کوس ہوتے
تو اب تک دو دفعہ آتے جاتے –
انکھر – اب رات کو تو وہ سب آچکے –
مین – اب مین تو یہانسے ٹلنے کی نہین جب تک نہ آئین –
انکھر – بھلا رات کو ایسے سائین سائین جنگل مین وہی رہے جسکو
اپنی جان دوبھر ہو –
مین – پھر جاؤگی کہان –
انکھر – بستی مین –
مین – بستی مین رہنے کی جگہہ ملیگی –
انکھر – نہ ملے مگر آبادی تو ہے –
مین – اچھا تھوڑی دیر اور ٹھہر جاؤ تو مین بھی چلونگی –

انگھر۔ اندھیرا تو ہو گیا۔

مین۔ ہان ہُوا لیکن ذرا میری خاطر سے انگھر چلکی ہو رہی اب اکیلے ٹنڈون ٹون دو بندے ہین اور کوسون کا ڈراؤنا میدان دریا کی لہرین بھیانک چلنے لگین اور جنگل کاٹے کھانے لگا کبھی کبھی دور سے کسی رکھ والے اہیر کی صدا ہُوت ہُوت کی کان مین آتی تھی اب وہ بھی موقوف اگر چاندنی ہوتی تو ایسا خوف نہ تھا ڈراؤنی کالی رات غضب کئے دیتی تھی ہر طرف سیاہی سے کجلی بن ہو رہا تھا ایک موج جب دوسری موج کو کنارے پر مارتی تھی تو یہی معلوم ہوتا تھا کہ دریا سے اب کوئی نکلا اب کوئی نکلا یہہ دیکھکر ڈر سے تھرا گئی کہنے لگی ہم تو بستی کو جاتے ہین تم بھی آنا یہہ کہا اور اوٹھکر سیدھی بستی کی طرف چل کھڑی ہوئی ڈر اور صدمہ اوٹھاتے اوٹھاتے مین تو اللہ کے حکم سے مضبوط ہو رہی تھی مینے کہا اچھا بی تم بڑھو مین بھی ایک گھڑی مین آتی ہون۔

رقیہ۔ اب یہہ تو کہنے کی بات ہے خدا جانے آپ کے ہوش بھی ٹھکانے تھے یا نہین۔

ولایتی - ڈر کی تو بیشک ایسی ہی جگہ تھی مگر مین تو اور ہی دھن مین
تھی کبھی ہنسی آتی تھی کبھی رونا آتا تھا مگر یان جب انکھ چلی گئی تو خوف
بڑھنے لگا اور نہین یہہ تصور ہوتا تھا کہ کہین ایسا نہو کوئی آ کر ستائے
تو اکیلی کیا کرونگی (اس جگہ مصنف مثنوی نالۂ شاد کے اشعار حسب حال ہین)
ے اسی حالت مین ہوا روز تمام آئی وہ شام مصیبت انجام تھی شب قبر سی تاریک و سیاہ
حشر تک پانونکو پھیلائے ہوئے صبح ہونیکی قسم کھائے ہوئے دل جگر اور نہ جگر دل دیکھے
ہاتھ کو ہاتھ بمشکل دیکھے کالی آنکھون مین دیئے تھی کاجل اوڑھکر آئی تھی کافر کمل
رات وہ آئی تھی تڑپا نیکو دل بیتاب کے گھبرانیکو وہی اس رات کا صدمہ جانے
وہی اس بات کو شاید مانے جسنے فرقت کی بلا جھیلی ہو شب ہجران کی جفا جھیلی ہو)
صاحبو! اوس گھڑی کا دھیان جب مجھے آتا ہے تو اب تک نیند راتو نکو
اوچٹ جاتی ہے ہے ہے وہ کبھی کبھی ہو ہو کی آوازین کبھی جنگل
کی کھڑ کھڑاہٹ کبھی درختونسے اڑکر ہواؤنکی زفیل کسیطرف گیدڑونکی
چلانا کہین درندونکے ناک کی صدائین غرض جو بات تھی نگوڑی ایسی ہی
ڈرانے والی پناہ اپنی تو میرے بھی اوسان خطا ہونے لگے اور نوکر و نکے
آنے سے بھی مایوس ہوئی افتان و خیزان بستی کیطرف چلی دور سے

ایک چراغ جلتا دکھائی دیا مینے جانا کہ بستی اودھر ہی کو ہے چلتے چلتے
اندھیرے کے سبب سے دو جگہہ گڑھے مین اس زور سے گری کہ گھڑیون
اوٹھنے کی طاقت نرہی جب ذری ہوش آئے پھر اوٹھکر چلی اب وہ چراغ
بھی گل ہوگیا اور بستی کی سیدھ بھی بھول گئی پچھم پورب اوتر دکن ایک
نہین دکھائی دیتا بارے پھر ایکطرف روشنی نظر آئی اوسطرف
چلی راہ مین گیدڑ اور کتون نے ستانا شروع کیا کتے تو بھونکنے سے
پہچانے بھی جاتے تھے گیدڑ تو ایسا چپکے سے آتے تھے کہ اونکا منھہ
بدن سے لگ جاتا تھا مینے سوچا ایسا نہو کہ کاٹ کھائین تب
مین ایک جگہہ کھڑی ہوگئی اور کھجور دنکی موٹری کو ڈوپٹہ کے کونے مین
باندھکر زور سے گھمانا شروع کیا اور روشنی کی طرف چلی بارے
گیدڑ اور کتے دور دور سے ساتھہ ہوئے اب مینے کوئی کوسون کا
میدان طے کیا ہوگا لیکن بستی کا کہین اورچھور دکھائی ندیا اوس
روشنی کا بھی کہین کچھہ ٹھکانا نہ تھا کبھی دور دکھائی دی کبھی نزدیک
کبھی بجھہ گئی تب تو مینے سوچا کہ افسوس بڑا دھوکھا کھایا جسے مین چراغ
سمجھکر بڑھی تھی وہ چراغ نہ تھا بلکہ اگیا بیتال ہے جسکو یہان کے لوگ

راکس کہتے ہین معلوم نہین بستی کدھر چھوٹی اور مین کدھر ہون اب یہ بھی پتا نہین کہ جہان سے اوٹھکر چلی تھی وہ جگہہ کدھر گئی ـــ

فصل اگیا بیتال آسیب نہین ہے

دولھن بیگم ـ راکس تو ایک قسم کا آسیب ہے جو راہ مین مسافرونکو پریشان کرکرکے مار ڈالتا ہے ـ

ولایتی ـ نہین آسیب سے کیا علاقہ وہ تو ایک قسم کی ہوا ہے جو روشن ہو جاتی ہے ـ

دولھن بیگم خوب ہنسکر ـ ہوا نہوئی مشعل کا گودڑ ہوا ـ

ولایتی ـ ہوا مین تو ایسے ایسے کرتوت ہین کہ جو نہو تھوڑا ہے ـ

دولھن بیگم ـ کرتوت ورتوت کیسے ہی کہ گرمی مین گرم ہوا چلتی ہے جاڑون مین ٹھنڈھی ـ

ولایتی ـ فقط یہی ـ

رقیہ ـ نہین اور بھی گرمیون مین رنگ برنگ کی آندھیان آتی ہین کالی آندھی زرد آندھی ـ

ولایتی۔ ہوا تو دنیا مین ایسی چیز ہے کہ اس سے بڑھکر شاید ہی خدا نے
کوئی دوسری چیز پیدا کی ہو اگر یہہ نہو تو ساری چیزین چوپٹ ہو جائین [illegible]
رقیہ۔ واہ کاہے کو ہزارون دفعہ ہوا غائب ہو جاتی ہے یہہ دروازہ
کھولو وہ دروازہ کھولو ادھر بیٹھو اودھر بیٹھو کہین ہوا کا نام نہین
درخت کی پتیان تک نہین ہلتین نہ تو دنیا کو چوپٹ ہوتے دیکھا
نہ کسیکی اونگلی ٹھٹری ہوئی ہان میری امان کو البتہ اسکی بڑی کھکھند
ہوتی ہے اگر ہوا نہوئی تو پسینے مین شرابور ٹہلتی پھرتی ہین کسی کام کو
بھی اوسوقت کہئے تو کہینگی بیبی ذرا دم لو اے ہے نگوڑی ہوا
نام کو نہین ہے گرمی سے کلیجہ ہے کہ پانی ہوا جاتا ہے یا جاڑو نمین
ہمارے بھیا کو اسکی کوفت ہوتی ہے جب تلنگی اوڑائی اور ہوا نہین ہے
تو نہین اوڑتی اب آپ ہی آپ کہین مجھپر خفا ہوتے ہین کہین چھوٹے کو
مارنے لگتے ہین کہین اُچکا ٹوٹ رہا ہے کہین تلنگیان پھٹ ہی رہی ہین
ہمکو تو کچھہ بھی خبر نہین ہوتی کہ کب ہوا چلی کب بند ہو گئی۔
ولایتی۔ تو اس سے یہہ نہ سمجھو کہ ہوا بالکل نہین ہے اور سب تو
جانے دو کم سے کم اتنی ہوا تو ضرور ہے کہ آدمی سانس لے اور ناک کے

رستہ پیٹ مین جائے پھر اگر ہوا بقول تمھارے بالکل غائب ہو جاتی ہے
توسانس لینے کو کہان سے آتی ہے -
رقیہ - اے کہین ذری ٹھور رہو ئی -
ولایتی - ذری ٹھور کیسی ہر آدمی کے لئے تیرہ من سے تو ہرگز کم نہین ہوتی -
رقیہ - اُفوہ اگر اتنی ہوا ہو تو لوگ دب کر مرنجائین -
ولایتی - مرنے کیون لگے بلکہ نہو تو مر جائین -
علیمن - بوا سچ کہتی ہین بنات النعش مین بھی اسکا بیان لکھا ہے
تم ہمارے گہر آنا مین تمکو پڑھکر سمجھا دونگی -
دولھن بیگم - ہان صاحب ہماری بات کا تو جواب نہوا کہ ہوا مین آگ
کیونکر لگتی ہے -
ولایتی - دنیا مین جسطرح اور چیزون کی قسمین ہین اوسیطرح ہوا کی بھی قسمین
ہین ہر ہوا کی ذات مین ایک نئی طرح کا مزاج دیا گیا ہے -
دولھن بیگم - اوئی کیا ہوا مین بھی شیخ سیّد مغل پٹھانونکی سی ذاتین ہین
ولایتی - آپ یون ہی سمجھئے -
رقیہ - واہ تو اب ہوا کو بھی ہوا خانصاحب شیخ ہوا صاحب کہہ کے

پکارنا چاہیے -
ولایتی - نہین اِن نامون کے علاوہ اونکے اور اور نام ہین عربی مین تو
شمال صرصر نسیم عقیم بہتیرے نام ہین مگر انگریزون کے یان نٹرو جن
اکسیجن ہوا کے اجزا ہین -
دولھن بیگم - اخاہ دیکھئے وہی بات ہوئی نہ کسی نے اوسکو اگیا بیتال
اور راکس اور آسیب کہا کسی نے جن سمجھا -
ولایتی - جن سے غرض جو آپ سمجھی ہین وہ نہین ہے نٹروجن
اکسیجن انگریزی مین ہوا کے جز ہین انہین دو جزون پر ہر چیز کی زندگی کا
دارو مدار ہے اور فاسفورس ایک طرح کا تیزاب ہے جو اکثر چیزون
خصوصًا سینہ اور سر کی ہڈی مین بہت پیدا ہوتا ہے کُھلی جگھو نمین
جب ذرا بھی اکسیجن ہوا کو اوسنے کھینچا تو جل اوٹھتا ہے جب تک اوس
چیز مین فاسفورس کا مادہ ہے جلے گا پھر بُجھ جائیگا فاسفورس کچھ
انسانون ہی کی ہڈی پر موقوف نہین گائے بیل بکری سب کی ہڈیون مین
ہوتا ہے یہی دیکھکر نادان لوگ اوسکو آسیب سمجھکر ڈرتے ہین حکیمون نے
صدہا مرتبہ اسکو آزمایا ہے کہ جب فاسفورس تیزاب کو کسی چیز مین

ملاکر صاف ہوا مین ڈال دیا اور اوسنے اکسیجن کو کھینچا شعلہ کیطرح روشن ہوگیا۔

دولھن بیگم۔ تو پھر توبہ توبہ آسیب اور جن کوئی چیز نہین۔

ولایتی۔ آسیب اور جن سے بالکل انکار کرنیکی تو کوئی وجہ نہین لیکن اکثر تو دھوکھا ہی ہوتا ہے جب آدمی کسی نئی جگہہ یا بھیانک سنّاٹے مکان مین رات کیوقت کسی شئے کو بھوت یا جن سمجھکر ڈر جاتا ہے تو وہم اوسکو اور بھی بڑھاتا ہے پھر کیا ہے بقول شخصے "سُوئی کا سُوا" اور "پھڑیا کا بھگندر ہوگیا"۔

دولھن بیگم۔ اور یہہ جو کہتے ہین کہ فلان عورت پر آسیب ہے یہہ کیا۔

ولایتی۔ اکثر تو مکر کرتی ہین اور اکثر عارضہ ہوجاتا ہے۔

تیسرا باب

علیمن۔ ہان بوا پھر رات کسطرح کاٹی۔

ولایتی۔ جب کہین راہ سمجھائی ندی تو ایک جگہہ بیٹھ رہی دلمین ہزارون ناشکریونکی باتین آتی تھین اور اپنی قسمت پر لاکھون لعنت

کرنیکو جی چاہتا تھا مگر پھر کہتی تھی کہ تجھے کیا خبر ہے اگر اسمین تیرے
لیئے بھلائی ہے اور مالک کی یہی خوشی ہے تو چارہ کیا ہے یہہ کچھہ
نئی مصیبت تو ہے نہین کہ اپنی نجات سے مایوسی ہو جائے دیکھہ تو
ہمدا نے کہان کہان تیری مدد نہین کی بُرا وقت ہو خواہ اچھا سر سے
ٹل ہی جاتا ہے۔ برسرِ فرزند آدم ہرچہ آید بگذرد ۔ کتے تو
کم تھے مگر گیدڑ بہت ہی پریشان کرتے تھے اونکی دوا بھی اچھی تھی
جب نزدیک آئے مینے دوپٹہ گھمایا اور وہ سب دور بھاگ شاید
پچھلا پہر ہوگا کہ چاند نے کچھہ کچھہ کھیت کیا اب جو دیکھتی ہون تو ایک
طرف سے بہت ہی رعب دار غرغر کی آواز سنائی دی خود بخود کلیجہ
پانی ہونے لگا کہ یہہ کیا بلا ہے ہو نہو شیر ہے البتہ مجھسے سو قدم دور
وہ آواز دریا تک پہونچی جو مین سمجھی تھی وہ ٹھیک تھا جب شیر پانی
پینے لگا تو اوسکے منہہ کی صدا چپ چپ صاف سنائی دیتی تھی
مینے چونکہ کبھی شیر کی آواز نہ سنی تھی اوسوقت جو حال ہوا خدا ہی پر
روشن ہے آنکھہ بند کرلی ہاتھہ پانون مین تھرتھری ہوگئی سمجھی تھی
کہ پانی پیکر پلٹا اور مجھے لیا جب اوسکے پانی پینے کی آواز موقوف ہوگئی

اور ایسا معلوم ہوا جیسا زمین سونگھ رہا ہے تب تو مین کلمہ پڑھنے لگی اور سمجھی کہ اب اپنا اخیر وقت آن پہونچا بارے خدا خدا کر کے وہ آواز دور ہوتی گئی اور پھر تھوڑی دیر مین بالکل موقوف ہوگئی اب چاند اچھی طرح نکل آیا تھا مگر اخیر تاریخون کے سبب سے روشنی ایسی نہ تھی کہ سب کچھ اچھی طرح دیکھ سکون او سپر بھی مین آنکھین پھاڑ پھاڑ کے دیکھ رہی تھی کہ بستی کدھر ہے یکایک دو چراغ نزدیک دوڑتے ہوئے پہونچ گئے اور اِس زور سے میرے بازو کو پکڑا کہ مین تمام ہو گئی اب مجھے خبر نہین کہ مین کہان ہون اور مجھپر کیا گذر گئی اس غضب کی نیند آئی کہ خواب بھی کوئی نہ دیکھا —

علیمن — ہے ہے بوا وہ کون سا جانور تھا —

ولایتی — کیا معلوم کہ کون سا جانور تھا اتنے ہی مین ہوش ہوتے تو مین کہتی نہین اب جو دیکھتی ہون تو ایک نبوس کے مکان مین پڑی ہون اور ایک طرف کا دھڑ اپنا نہین معلوم ہوتا دہی انگلی میتھی ملکیان بھل رہی ہے مینے اتنا پوچھا تھا کہ بوا یہہ کیا ہوا اوسکے بعد پھر غش آگیا ایک دفعہ پھر مجھے ہوش آئے تو دیکھا ڈولی پر کوئی لیئے جاتا ہے

بیخبر ہوگئی یکایک پہر جو آنکہین کہولتی ہون تو واہ واہ ایک بہت
اچھے ستھرے شفاف کمرے مین پلنگ پر پڑی ہون یا میرے خدا
یہہ کون سی جگہہ ہے کیا خدا نے مجھہ گنہگار کو بہشت مین پہونچا دیا
واہ اگر ایسا ہے تو زہے قسمت زہے تقدیر مین تو اس قابل نہ تھی
مگر اوسکی رحمت حقیقت مین میرے گناہونسے بہت زیادہ ہے
پاک ہے وہ جسنے ایک ادنے نافرمان لونڈی کو اپنے کرم سے سکرات
موت اور عذاب قبر سے بچاکر دفعتہً جنت النعیم مین جگہہ دی پاک ہے وہ
جسنے ایک تقصیروار خطاکار لونڈی کو اوسکی کی ہوئی برائیونکی بدولت
آگ مین نڈالا بلکہ خلد کی رحمت بھری ٹھنڈی ہواؤنکا پنکھا جھلکر مطمئن
اور خوشوقت کیا شکر ہے اور ہزار شکر ہے تعریف ہے اور ہزار تعریف ہے
مین اسی سوچ مین تھی کہ ایک شخص نے پکار کر کہا کہ ڈاکٹر صاحب اوس
عورت نے آنکھین کھولین مینے کہا این یہہ مین کہان ہون ڈاکٹر صاحب
کیسے اور عورت کیسی چاہا گردن پھیرون مگر گردن تو بالکل سن
ہو رہی تھی قصد کیا کہ ہاتھہ بڑھا کر گردن کو دیکھون ہاتھہ اوٹھہ نسکے
تب مجھے یقین ہوا کہ مین ضرور کسی سخت بیماری مین ڈاکٹر خانہ آگئی ہون

اتنے مین دو شخص سامنے آگئے اونکی وضع کچھہ کلکتہ کے لوگون سے
ملتی جلتی تھی میرے آگے آکر میری نبض دیکھی اور مجھسے پوچھا تمھارا
کیسا مزاج ہے مینے چاہا کچھہ کہون مگر خدا جانے آواز کو کیا ہو گیا
کہ سوا سائین سائین کے ایک حرف نہ نکلا آنکھین کھولکر رہ گئی
ڈاکٹر کو گمان ہوا کہ شاید شرم سے کچھہ مجھسے نہین بولتی وہ دوڑکر
ایک عورت کو بلا لایا اور خود ہٹ گیا عورت نے بغور مجھکو دیکھکر
کہا کہ تم کون ہو مینے تو اپنے نزدیک بہتیرا جواب دیا مگر آواز نہ نکلے
تو کیا کرون اتنے مین پھر مجھے غش آگیا غرض جب کوئی چیز کھلانیکی
مجھے دینے لگتے تھے تب تو مجھے ہوش آتے تھے نہین تمام دن اور
رات اسیطرح بیخبر بیہوش پڑی رہتی تھی چند دنون مین اتنا مجھے
محسوس ہوا کہ میرا دہنا بازو سخت زخمی ہے اور اوسکو روز
دو دو وقت کھولکر ڈاکٹر صاحب دہوتے اور دوا لگاتے ہین
دولھن بیگم — اے ہے لو تم سچ مچ ڈاکٹر خانہ مین تھین مینے تو جانا تھا
کہ شاید خواب مین یہہ سب دیکھتی تھین —
ولایتی — ہان بھابھی سچ مین ڈاکٹر خانہ پہونچ گئین

دولھن بیگم - یہہ کیونکر؟

ولایتی - قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مجھے اوس میدان سے لکڑا اوٹھا کر لیگیا تھا -

علیمن - لکڑا تو چھوٹے شیر کو کہتے ہین نہ -

ولایتی - ہان وہی -

دولھن بیگم - پھر تمہین کیونکر معلوم ہوا -

ولایتی - سوا اِسکے اور تو کوئی قرینہ نہ تھا معلوم ہوتا ہے کہ راہ مین کسی نے اوسکے منہہ سے مجھے چھڑا کر ڈاکترخانہ پہونچا دیا ایسی ایسی خوفناک جگھونمین تو انگریز حفاظت کا زیادہ اہتمام کرتے ہین -

دولھن بیگم - اوئی تو تمکو شیر نے بھی پکڑا ہوا بڑی قسمت کی دہاڑ کر تو کیسے کیسے جنگل پہاڑ مقدمہ معاملہ مین پھسین دریا مین ڈوبین حد ہے کہ شیر نے پکڑ لیا مگر سب بلاؤنکو ٹالنے والے نے ٹال دیا اور مزا تو یہہ ہے کہ ڈاکٹر کی چیر پھاڑ سے ہسپتال سے بچکر نکلین سب سے زیادہ تو موئے اِس قصائی کا سامنا تھا -

ولایتی - قصائی کاہیکو ڈاکٹر صاحب تو اِس مہربانی سے علاج

کرتے تھے جیسے اپنا سگا بھائی اور ہسپتال مین تو مجھے ایسی راحت
ملی کہ کیا کہون دیکھئے ایک تو مجھ اتنی طاقت نہین کہ گردن
ہلا سکون بات کرسکون مگر واہ رے ڈاکترخانہ کے لوگ اشارہ پر
کام کرتے تھے اور جو بات میرے دلمین آتی تھی وہی کرگذرتے تھے
گرمیونکے وقت پنکھا کھینچا جاتا تھا زمین ہر وقت پانی سے دھوئی
جاتی تھی دو دو گھنٹہ بعد تھوڑا تھوڑا دودھ کھانیکو ملتا تھا دوسرے
دن بچھونا بدلا جاتا تھا شام صبح کو باغ کیطرف کا دروازہ کھول
دیا جاتا تھا ایسی ہلکی غذائین کھلائی جاتی تھین کہ جلد ہضم بھی ہو جائین
اور طاقت بھی آئے مگر ہان ایک بات البتہ اچھی نہین اسمین وہ
لوگ مجبور بھی ہین سارے کمرون مین بیمارون ہی بیمارونکی
آواز سنائی دیتی تھی غرض سب طرح سے طبیعت تو میری بحال ہو چلے
مگر ایک طرف کے دھڑکے سُن ہو جانیسے اور زبان کے نہ کھلنے
عجب حالت کا دم گھبراتا تھا لیکن ڈاکٹر صاحب بہت تشفی دیکر کہتے
تھے کہ کم سے کم ایک مہینے مین تم بالکل اچھی ہو جاؤ گی اب یادہ تر
مجھے ابا جان کا خیال آتا تھا کہ جب نوکر اسطرح پلٹ کر گئے ہونگے

تو اونکا کیا حال ہوا ہوگا مجھہ مین اتنی قدرت اور طاقت کہان کہ مین
کسی سے اپنا حال کہکر اونکو لکھوا بھیجون کسطرح کلے شش و پنج مین
تھی کہ اللہ تیری پناہ۔

فصل مذہبی لوگ اکثر مصیبتونمین مبتلا رہتے ہین

دولہن بیگم۔ کیا کہون توبہ توبہ کفر کا کلمہ زبان سے نکلا جاتا ہے تمنے
کیا ایسی خدا کی برائی کی تھی جسکے عوض ایسی ایسی بلاؤن مین گرفتار کردیا
اور یہان مینے تو جتنے نماز روزے والے دیکھے ایک نہ ایک مصیبت
مین گرفتار ہی پائے کیسکی اوقات ایسی تنگی سے کٹتی ہے کہ رات کو
کھایا تو دن نہین دن کو کھایا تو رات کو نہین کوئی ہے کہ اپنی بیماریون
مین اوجھا ہوا ہے یا بال بچون کے پیچھے پریشان ہے غرض ایسے لوگونکی
اوقات کسیطرح چین سے نہین گذرتی۔ (علیمن کیطرف دیکھکر) بتاؤ
بی بی میرزا ہدعلی صاحب کیسے تھے۔
علیمن۔ اونکو کون نہین جانتا رات دن نماز ہی روزہ مین کٹتی تھی
ایسے صبر شکر کے آدمی تھے کہ واہ ہمارے گھر سے ملا ہوا تو اونکا گھر ہی تھا

دِن مین دو تین دفعہ جاتی تھی۔

دولھن بیگم۔ اِس غضب کا اندھا دھند بخار چڑھا ہوا ہے کہ ہاتھہ نہین رکھا جاتا بی جدا درد مین پڑی آہ آہ کر رہی ہین بال بچے بھوک کے مارے کہین رو رہے ہین کہین خالی خالی ہانڈیان چاٹ رہے ہین اتنا نہین میسر کہ بازار سے پیسے کی چیز منگا کر بچونکو دین علاج معالجہ تو کہان تک مگر اوس بندے کی زبان پر سوا صبر شکر کے اور کچھہ نہ تھا ایکدفعہ تیسرے فاقہ سے تھے محلہ مین بھینسیارے لعل کو تم جانتی ہو کیسا جعلیہ بدمعاش تھا۔

علیمن۔ اَے وہی نہ جسنے غریب اللہ کو ناحق قید بھی کروایا اور گھر بھی چھین لیا۔

دولھن بیگم۔ ہان ہان وہی سو روپے رومال مین باندھکر لایا کہ میر صاحب آپ چلکر اتنی گواہی دے دیجیے کہ بھینسیارے لعل سے نے فلان مکان فلان شخص سے ہمارے سامنے خرید کیا ہے میر صاحب نے کہا کہ نہ بھائی مجھسے نہو گا کس دن کے لیئے جھوٹ بولون آج مرے کل دوسرا دن کس کسطرح اوسنے سمجھایا مگر میر صاحب نہ راضی ہونا تھا نہ ہوئے اوس موئے نے آنکھین نیلی پیلی کر کے یہان تک کہا کہ دیکھو میر صاحب

رہنا دشوار کردینگے پکّے گھر مین پہونچا دیئے جاؤگے آخر وہین سڑ کر
مرجانا پڑے گا مگر میر صاحب نے ایک نہ سنی اور یہی کہا کہ جو اوسکی مرضی
علیمن — مجکو اس سے بڑھ بڑھکر اونکی نقلین معلوم ہین ایک گواہی پر
گیا ہے پچھلے چھ ماہ ہے اگر کسیطرح کچھ مل گیا تو جب تک محلہ کی دو چار
اپاہج بڈھیاؤنکو ندے لینگے تب تک کسی چیز کا زبان پر رکھنا حرام ہے
وہ چاہے بچون پر کیسے ہی فاقہ کیون نہون مگر جو آگیا اوسکو بانٹ بونٹ کے
بیٹھ رہے اسی سے ہمیشہ بی بی خفا رہتی تھین —
ولایتی — یہہ سخاوت تو کچھہ اونہین کے لیئے ختم ہوگئی جنکو اللہ نے
خاص اپنا بندہ بنایا تھا ہملوگونکو تو موافق سے سب بات چاہیئے —
دولھن بیگم — خیرات تو وہ چیز ہے کہ جہان تک دے سوا بھلے کے
بُرا نہین کہتے ہین سخی کا بول بالا اور بھانجی خور کا مُنہہ کالا —
ولایتی ہنسکر — سخاوت کو کون بُرا کہتا ہے دینا دلوانا تو حقیقت مین
بہت اچھی بات ہے مگر اپنی جگہہ پر دینا اچھا اور بے جگہہ دینا اسراف ہے
جسکی مذمت اللہ نے بھی کی ہے —
دولھن بیگم — اسے ہان مُوئے پیٹ بھرونکو ندے —

ولایتی - سب سے پہلے آدمی اپنے قرابت والونکی خبر لے تب ایسے یتیمونکو دے جنکے ماں باپ نہون تب ایسے محتاجونکو دے جو ہر طرح لاچار ہون غرض سب سے بڑھکر یہہ ہے کہ پہلے اپنے قرابت والون کی خبر لے -

دولھن بیگم - قرابت دار تو موئے اد بدا کے لالچی اور حاسد ہوا کرتے ہین اونسے اپنے عزیزونکی دولت دیکھی ہی نہین جاتی آگ مین جلا کرتے ہین اور مزا یہہ کہ دینے پر بھی ناک نہین اوٹھتی بھر مُنہہ دعا نہین نکلتی آدمی غیر کو ندے کہ ایک پیسے کے عوض لاکھون دعائین دیتے

ولایتی - سب عزیز ایسے نہین ہوتے اور فرض کیا کہ ہون بھی تو اونکے جلنے اور حسد کرنیسے کیا ہوتا ہے اولٹا اونھین کا نقصان ہے اب اِسلیئے انسان خدا کے حکم کو نمانے -

دولھن بیگم - جب کسی عزیز کو کچھہ دو اور وہ ناک بھون چڑھا کے اوسکو اور دعا ندے تو ایسا غصّہ آتا ہے کہ اِسکو دیا کیون -

ولایتی - اَے ہے غضب تو یہہ ہے کہ ہملوگ ایک تو دیتے ہی کیا ہین کبھی چھٹے چھہ ماہے دھیلا پیسا پکڑا دیا اور وہ بھی چار آدمیون مین

اپنی شیخی جتا کر دیا بھی اور احسان بھی جتایا تو عزیز ہی ہے کہان تک اوسکا خون نہ کھولے گا اگر دے بھی تو ایسا چھپا کر کہ ہاتھ کی ہاتھ کو خبر نہو دیکھو تو اوسکے دل سے دعا نکلتی ہے کہ نہین۔

دولھن بیگم۔ اے کیا کہو گی بی بی مین اسکو بھی آزما چکی ہون۔

ولایتی۔ تو یہہ کہیئے آپ دعا کے لیئے دیتی ہین تو گویا پیسا خرچ کر کے دعا مول لیتی ہین اللہ کے لیئے نہین دیتین۔

دولھن بیگم۔ مجھپر کیا موقوف ہے جتنے لوگ ہین سب اسی لیئے دیتے ہین

ولایتی۔ تو ایسا دینا خدا کے لئے نہین کہا جاتا بلکہ دعا کے لالچ کے لیئے ہے ایسے دینے کا اثر ہو چکا۔

دولھن بیگم۔ کہان سے کہان بات گئی میرا تو یہہ مطلب ہے نہ کہ جتنے نماز روزہ والے دیکھے یون ہی سدا مصیبت مین گرفتار سدا روگی سدا فقیر۔

ولایتی۔ آپنے جو دس پانچ ایسے دیکھے تو سب پر گمان کر لیا دنیا مین بڑے بڑے امیر پادشاہ اچھے خاصے تندرست پہلوان تک بہتیرے ایسے ہین جو خوب نمازین پڑھتے ہین خوب روزے رکھتے بڑے رحم دل

بڑے سخی ہین —

دولھن بیگم — اسکو جانے دو اب پیغمبرون کو دیکھو وہ وہ مصیبتین دنیا
سے اوٹھا کر سدہارے ہین کہ سُنا نہین جاتا —

ولایتی — ہان پیغمبرونکی نہ کہیئے اونکو تو مصیبت مین مبتلا رہنا ضرور ہے

دولھن بیگم — یہہ کیون —

ولایتی — اگر وہ مصیبت مین نہ ڈالے جائین تو اونکا صبر اونکا استقلال
اونکا تحمل کیونکر معلوم ہو جب پڑتی ہے تب ہی برا اچھا پہچانا جاتا ہے
صندل جب رگڑا جاتا ہے تب ہی اوسکی خوشبو پھیلتی ہے لوبان
جب آگ پر رکھا جاتا ہے تب اوسکی باس نکلتی ہے مہندی جب پسی
جاتی ہے تب کہین رنگ دیتی ہے —

چوتھا باب

رقیہ — آج بھی قصہ ختم ہوگا یا نہین —

ولایتی — ہان کہان تک کہہ چکی ہون —

علیمن — وہی کہ ڈاکٹر نے کہا کہ کم سے کم ایک مہینہ مین تم اچھی ہو جاؤ گی

ولایتی - اوسکے بعد ایک دِن ڈاکٹر صاحب میرے پلنگ کے پاس کھڑے ہوئے تھے کہ ایک بڈھیا روتی ہوئی آجھپ اونکے پانوسے لپٹ گئی -

ڈاکٹر صاحب - کیا ہے ؟

بڈھیا - صاحب ابھی ابھی میرا بیٹا تمام ہو گیا -

ڈاکٹر صاحب - کون بیٹا -

بڈھیا - ہائے ہائے میّا مارے کی قضا سر پر سوار تھی -

ڈاکٹر صاحب - کیا بولتا ہے -

ہسپتال کا نوکر - وہی آدمی جسکو شیر نے پکڑا تھا مر گیا -

ڈاکٹر تو یہہ سنتے ہی باہر چلے گئے اور مینے پہچان لیا کہ ہو نہو مقرر بی سوپن ہین معلوم ہوتا ہے کہ کشتی سے اوتر کر کسی جنگل مین ہماری طرح پھسین افسوس بیٹا تو اپنے کرتوت سے اِس سزا کو پہونچا اِنکا بڑھاپا مفت خراب ہوا میری نہ آواز نکلے نہ اشارہ کر سکون پچتا پچتا کے رہ گئی اور وہ روتی ہوئی باہر چلی گئین بی سوپن کو دیکھکر اور اونکے بیٹے کے یون مرجانے پر انکی طرف سے جو جو وہم سب مجھے آئے ہین اوسکو بیان

نہین کر سکتی اوسیوقت مینے دلمین ٹھان لیا کہ اگر بخیر وخوبی گھر پہونچی
اور یہہ نہ ملے تو ہندوستان مین رہنے کا مزا نہین سیدھی مکہ اور
مدینہ سے ہوتی ہوئی کربلا جاکر اپنی عمر وہین کاٹ دونگی مگر یہہ کہان امید
تھی کہ گھر پہونچونگی دو چار دنونکے بعد اتنا ہوا کہ اپنا دھڑ جو مجھے
سُن معلوم ہوتا تھا اب اوسمین کچھہ جان بھی پانے لگی اب اشارے
سے پانی وانی بھی مانگ سکتی تھی کہین اٹھوارون مین جاکر زبان
کھلی بہتیرا قصد کیا کہ کسی سے بی سوہن کا حال پوچھون مگر کسی نے
نہ بتایا کہ کدھر گئین اور پھر مونگیر سی بستی مین اونکو ڈہونڈھنا بھی
مشکل ابّا جان سے کیونکر ملاقات ہو کہان ہین کہان نہین کیا جانے
ہین بھی یا چلے گئے یہان سے نکلکر کہان جانا ہوگا ایک دن ڈاکٹر صاحب
نے مجھے دیکھکر کہا کہ اب تم اچھی ہو دو تین دن مین ہسپتال چھوڑ دینا
ہوگا مینے کہا بہت اچھا مگر میرے پانونمین تو اتنی طاقت نہین کہ چل
پھر سکون —

ڈاکٹر صاحب — نہین نہین اب ایسا کمزوری کا بات نہین ہے
اب مین یہہ سوچنے لگی کہ یہان سے کہان اور کیونکر جاؤن راہ مین کھا ہونگی کیا

مذہب کی کتابو نمین تو مانگنے کو بہت ہی منع لکھا ہے اور مجھے تو بے مانگے چارہ ہی نہین اور بالفرض بھیک اگر مانگون بھی تو دیگا کون اور مجھے تو مانگنا بھی نہین آتا —

فصل بھیک مانگنا منع ہے

علیمن — کیا کسی سے کچھ مانگنا بھی منع ہے —

ولایتی — بہت —

علیمن — بڑے بڑے سید بڑے بڑے پڑھے لکھے راہ خدا پر مانگتے پھرتے ہین مین تو آئے دن اپنے کیان بھی دیکھا کرتی ہون کہ آج ہلّور کے سیّد لوگ پہونچے کل کربلا کے مجاور آئے پرسون مکہ مدینہ کے مسکین اور لطف یہہ ہے کہ اگر ندو تو لڑنے کو موجود اگر کم دو تو اوسپر سیکڑون صلواتین ہین اے ہے ہلّوری سیّدونکی باتون پر تو مین ہنستے ہنستے لوٹ لوٹ جاتی ہون آئے اور ستانا شروع کیا "ہمار لوگن کا بھی حک چاہی کہ ناہین دادا جب بھیجن ہین تب آئے ہین اب لے کا ہے میر صاحب تم ہون تو سیّد ہونا دلاؤ دلاؤ" اب گویا حقیقت مین قرض چاہئے دو تو فرصت ہے

نہین تو پھر یہہ ہے کہ دادا سے رُوحِ حسین تک پھر یاد کر بے اور اور بھتیری
سخت سُست باتین اِنسے زیادہ عرب وعجم کی خلقت ہے کافر ملعون
کذاب سب ہی کچھ کہتے ہین اور منہہ دیکھنا پڑتا ہے بعض دفعہ دینے پر
بھی گالیون سے نجات نہین ہوتی —

ولایتی — سبب کیا ہے کہ بیچارے نرے جاہل اکھڑ ہین ایک تو یہہ نہین
جانتے کہ کس جگہہ سوال کرنا جائز ہے اور کہان کہان منع ہے دوسرے
جانتے بھی ہین مگر دنیا بھری لالچ کی کون خیال کرتا ہے حکم ہے کہ جبتک
تیرے پاس ایک وقت کا بھی موجود ہو سوال نکر اور جہانتک ہو سکے
کسب کی روٹی کھا پھر اسے کون دیکھتا ہے گھر مین سال بھر کا خرچ موجود
لیچھے خاصے سنڈ مسنڈ ہو رہے ہین مگر ہاتھہ پھیلائے جاتے ہین —

علیمن — اے تو کمائی کلبھی تو زمانہ نہین خاک کسی روزگار مین برکت نہین

ولایتی — برکت اور بے برکتی کا تو مین حال نہیچھے کہونگی مگر کمائی کا وسیلہ
تو بہتیرا ہے خدمتگاری بُری ہے دیوار اوٹھانا منع ہے اسٹیشن پر
مزدوری کرنا حرام ہے باغبانی گناہ ہے کرنیوالے سب کرتے ہین
اور بے شرم سوا بھیک مانگنے کے کچھہ نہین کرتے اسی لیئے تو مسلمان

سب سے زیادہ تباہ ہین —

علیمن — بیچارے بھلے آدمیونسے تو محنت مزدوری ہو چکی جو کام گنوارونکے ہین کیئے بھی تو نہین جاتے —

ولایتی — بھلا بی بھیک سے بھی بدتر کوئی شئے ہے جب اِسکی غیرت اوٹھادی تو کسب یا محنت مزدوری مین شرم کرنا تو ایک زبردستی کی بات ہے کہتے ہین کہ کسب حبیب اللہ کیا پیغمبرون سے توبہ توبہ یہہ لوگ بڑھکر ہین جنہون نے محنت کی روٹی کھائی اور کسی کے آگے ہاتھہ نہین پھیلایا مولا مشکل کشا کو دیکھو باغبانی کرتے تھے اور کہتے تھے کہ پہاڑ کے پتھر ڈھوڈھو کے لانا اچھا اور کسی کا احسان اچھا نہین اونہون نے تو یہان تک فرمایا ہے کہ سوال کرنا بڑی ذلت ہے وہ گو کہ اتنا ہی کسی سے کیون نہ پوچھے کہ بھائی یہہ راہ کدھر کو گئی ہے اب اِس غضب کو دیکھو کہ جنہون نے اِس اسطرح سمجھا دیا ہو اونہین کے نام لوگ مانگتے پھرتے ہین —

علیمن — یہہ تو آپنے کہا پھر دینے کا حکم کیون دیا ہے دینے والون کی تعریف کیون کی ہے —

ولایتی – دینا تو کچھ مانگنے پر موقوف نہین اور پھر مانگنے کی برائی سے دینے کی بھلائی کیون گھٹنے لگی مانگنا اور بات ہے دینا اور بات ہے اور کیا دینے کے حکم مین یہہ بھی لکھا ہے کہ اپاہجونکو چھوڑ اچھے تندرستونکو دو

پانچوان باب

علیمن – ہان پھر –

ولایتی – غرض کوئی دو دن مین مین اپنے پلنگ سے اوٹھکر ٹہلنے لگی کبھی کبھی کمرہ سے اوترکر انگنائی مین بھی ٹہلتی تھی جب دو تین دن ہو گئے تو ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ کل تم ہسپتال چھوڑ دو

مین – بہت اچھا مگر مجھے پٹنہ جانا ہے اور میرے پاس ایک پیسا نہین کہ جاؤن اور یہان میرا کوئی جان پہچان بھی نہین کہ اوسکے گھر رہون اگر کسی سے کچھ قرض وام ملجاتا تو مین پٹنہ جاکر ضرور بھیج دیتی

ڈاکٹر صاحب – تم پٹنہ مین کسکے گھر جاؤ گی –

مین – شیخ اشرف حسین صاحب کے گھر گوا کھوہ –

ڈاکٹر صاحب – اُو وہی شیخ اشرف حسین جو بیمار پڑکے یہان آیا تھا

مین - ہان ہان وہی -

ڈاکٹر صاحب - اب اوسکا گھر تو اللہ کنے ہے -

مین بہت گھبرا کر - ہے ہے کیون -

ڈاکٹر صاحب - وہ تو پرسون مرگیا اوسکی لاش بھی اُٹھ گئی یہہ سنکر اگرچہ مینے بڑا ضبط کیا مگر باپ کا واسطہ اور ایسا باپ کہ خدا سب کو نصیب کرے دل کا یہہ حال ہوا جیسا کسی نے قیمہ قیمہ کر دیا آہ کر کے مین گر پڑی ڈاکٹر صاحب کا تو رنگ فق ہوگیا اور تھوڑی دیر تامل سے میری بیقراری دیکھکر پوچھا کہ تم کیون ایسا روتی ہے وہ تمہارا کون تھا مینے کہا مین اونکی لونڈی وہ میرے آقا مین اونکی کنیز وہ میرے مالک مین اونکی ٹکڑگدا وہ میرے خداوند نعمت مین اونکی رعیت وہ میرے بادشاہ وہ میرے پیارے باپ مین اونکی بدنصیب بیٹی اور کیا کہون ڈاکٹر صاحب اگرچہ اِس تقریر سے فی الواقع مجکو اونکی اولاد سے نہ سمجھے مگر یہہ تو ضرور یقین ہوگیا کہ اُون سے اسکو کچھہ تعلق ہے اونکی بیماری مین خوب کما چکے تھے کہان تک رحم نہ آتا بکس سے کھولکر ایک نوٹ پانچروپیہ کا دینے لگے مینے کہا اتنا کیا کرونگی

ڈاکٹر صاحب - یکہ کا دام -

مین - یکہ کا دام گھر پر دیدونگی کھانے بھر کو راہ مین چاہئے اور یہان
اتنا ہو جائے کہ ایک یکہ پٹنہ تک کوئی کرایہ کر دے ڈاکٹر صاحب نے
اپنے نوکر سے کہکر ایک یکہ چھہ روپے کو کرایہ کروا دیا مینے اوسنے ایک
چادر اور ایک کمبل بھی لیا -

علیمن - کیونکر دیا -

ولایتی - اِسکو نپوچھو خدا اپنے بندے کے لیئے کچھہ نہ کچھہ تدبیر کر ہی دیتا ہے
نیت کسیکی چھپی نہین رہتی مینے اسطرح مانگا کہ اونہین یقین ہو گیا کہ یہ
ضرور پٹنہ پہونچکر بھیجدیگی کھانے بھر کو دو روپے بھی مل گئے یہہ سب ہوا
مگر مجکو بار بار اپنے ابّا جان یاد آتے تھے اور روتی تھی جب یکہ آگیا تو
مینے رسّی سے خوب مضبوط کمل کو باندھکر پردہ کیا اور ڈاکٹر صاحب سے
رخصت ہو کر سوار ہوئی اتنی اچھی بات تھی کہ یکہ بان بوڑھا آدمی تھا مگر
یکہ کا گھوڑا ایسا سڑا سا مریل تھا کہ اونچی نیچی جگہہ چڑھنے اوترنے مین
ہانپ جاتا تھا جہان ذرا دم لینے کو ٹھہر جاتا تھا حسینی اوسکو مار کر دھن
دیتا تھا (حسینی یکہ بان کا نام تھا) اِس راہ مین جابجا نزدیک نزدیک
بستیان ملتی گئین چنے وسنے بھنوا لئے تھے اوسیکو کھا کر پانی پی لیتی تھی

یکہ بان کو ڈر کے مارے کہانے کے لئے چار پیسے کی جگہہ دُو دُو آنے دیتی تھی وہ غضب یہہ کرتا تھا کہ جہان شراب کی بھٹی ملی جھپ یکہ ٹھہرا کر گھس گیا اور وہان سے نشہ مین سرشار جھومتا ہوا نکلا اب گھڑیون پڑا ہوا ہے اگر کہا کہ حسینی یکہ کسو منزل دور ہے کہ ڈپٹ اوٹھا مین سیدھی گردن ڈالکر چپ ہو رہی ـ

علیمن ـــ بُوا تم ریل پر کیون نہ آئین کلکتہ مین تو معلوم ہو گیا تھا نہ کہ ریل پٹنہ تک ہو گئی ـ

ولایتی ـــ ہان بی یہہ مین کہنا بھول گئی کلکتہ مین غلط مشہور ہو گیا تھا بات یہہ تھی کہ مال لانے لیجانے کے لئے ریل کھلی تھی اوسوقت تک مسافر سوار ہوتے تھے خیر کس کس خرابی سے چار دِن مین سورج گڈھہ وہان سے تین دِن مین بارھہ بارھہ سے دو دن مین پٹنہ آئی جسوقت پٹنہ کی سرحد شروع ہو گئی تو کچھہ اندھیرا تھا مین تو اچھی خاصی مبہوت دیوانی ہو رہی تھی اپنی مصیبتین کیا تھین جنکو یاد کرتی ابا جان بہشت نصیب یاد آتے تھے اور یہی جی چاہتا تھا کہ اسیوقت مرجاتی یکہ بان مُوا بار بار کہتا تھا کہ وہ دیکھو سامنے کچی درگاہ ہے وہ دیکھو میر جگلی کے کٹرہ مین

چراغ جل رہے ہین سچ ہے کہ وطن کی بو ہی اور ہے وطن کی ہوا ہی اور ہے اسپر کہ مجھے ایسا صدمہ تھا مگر جہان سے بستی شروع ہوئی ہر ایک دوکان دار مجھے اپنا سگا عزیز اور ہر مکان مجھے اپنا ہی گھر معلوم ہوتا تھا اور ایسا طبیعت کو اطمینان اور دلکو تسکین تھی کہ مین سمجھتی تھی کہ اپنی امان کے پیٹ مین ہون —

یکہ بان — کہان جاؤ گی جی —

مین — کوّا کھوہ بھائی —

یکہ بان — کوا کھوہ کہان پر ہے —

مین — پورب دروازہ سے اور آگے —

علیمن — الٰہی تیرا شکر اب تو گھر پہونچین —

ولایتی — شکر تو ہر حال مین واجب ہے مگر بی بات کہئے صاف کہ مجھے کچھ اونھین جنگلون اور شہر شہر کی مصیبتین ہی پسند تھین یہان تو اپنے پیارے باپ اور انسے ملنے کی مایوسی ہی تھی اور وہان تو امید بھی تھی یکہ بان شہر مین پہلے بھی آچکا تھا کوا کھوہ بین یکہ کو لیچلا ایک گلی سے ہو کر دوسری گلی مین دوسری سے تیسری مین

مین ہون کہ گھبرائی جاتی ہون گلیان کسیطرح ختم ہی نہین ہوتین۔

دولھن بیگم۔ ختم کیا ہونگی نگوڑی اولجھی ہوئی آنتین تو ہین۔

رقیہ۔ کواکھوہ کو تو ایسا ہی ہونا چاہیے۔

علیمن۔ اِسکا نام تو کواکھوہ مشہور ہو گیا ہے نہین تو اصل مین کیوان شکوہ تھا۔

دولھن بیگم۔ سُنتی ہون کہ بہت پُرانا شہر ہے۔

رقیہ۔ اے ہان کوئی کوئی جگھہ تو ایسی پُرانی ہے کہ دیوارین تک بڈھون کیطرح جھک رہی ہین اور کوئی کوئی جگھہ نئی بھی ہے۔

ولایتی۔ مکان تو بہت تھوڑے دنون مین پُرانے ہو جاتے ہین اسلیئے شہر پُرانا نہین کہاتا پُرانا شہر اوسے کہتے ہین جسکو آباد ہوے بہت زمانہ ہوا ہو۔

پٹنہ پُرانا شہر ہے

علیمن۔ تو کیا حقیقت مین پٹنہ کو آباد ہوئے بہت زمانہ ہوا۔

ولایتی۔ ہان بی کتابون سے تو معلوم ہوتا ہے کہ کچھ کم و زیاد

ساڑھے تین ہزار برس ہوئے ہونگے۔

رقیہ۔ اخاہ اتنے دن ہوئے تو اوس وقت تو ہمارے دادا جان جیتے ہونگے

ولایتی۔ نہین بوا کیسی بچپنے کی باتین کرتی ہو پٹنہ مین مسلمانون کے آئے کو کچھہ کم و بیش سات سو برس گذرے تمھارے دادا جان کے پردادا جان کے لکڑ دادا جان تو پیدا ہی نہین ہوئے ہونگے ہان عظیم آباد ہوئے البتہ ڈھائی سو برس گذرے ہونگے۔

علیمن۔ یہہ کیا شہر تو ایک ہی ٹھہرا اوسکو آباد ہوئے تو ساڑھے تین ہزار برس اور اسے ڈھائی سو۔

ولایتی۔ اگلے زمانہ مین جب یہہ آباد ہوا تھا تو اسکا نام پاٹلی پوترا تھا اور جب راجہ پٹن نے اسمین حکومت کی تو پٹنہ مشہور ہوا اور جب عالمگیر بادشاہ نے اپنے مجھلے ... سب بیٹے کے مجھلے بیٹے عظیم الشان شاہزادہ کو یہانکی حکومت دیکر بھیجا تو اوسنے قلعہ اور مکانات اور محلونکی از سر نو مرمت کی اسکے سبب سے بہتیرے دہلی کے امیر اُمرا پیشہ والے یہان آکر بس گئے تب شاہزادے نے اپنے نام سے عظیم آباد دیکر وایا۔

۱۳۲۷۱

رقیہ — کیون ہوا قلعہ وہی نہ جہان سے ہملوگ جاڑون مین روئی منگاتے ہین

ولایتی — ہان محلہ تو وہی ہے مگر اصل جو قلعہ تھا اوسکا نام و نشان تک نہین سنتی ہون کہ پشتہ اگلے زمانہ کا کچھہ کچھہ باقی ہے —

علیمن — پشتہ تو ولندیز کا مشہور ہے —

ولایتی — وہ تو دیوان محلہ مین جب لندیز سوداگر آئے تھے تو اونہون نے بنایا تھا قلعہ کا پشتہ تو اوس زمانے کا ہے جبکا حال ہی سدھہ نہین ملتا

علیمن — یہہ کیون کتابون مین تو سب کچھہ لکھہ دیا ہوگا —

ولایتی — کتاب والون کو تو جہان تک سچا اور ٹھیک پتا ملا اوتنا تک لکھا اور جہان بالکل کہانی سمجھے اوسکو نہین لکھا —

علیمن — تو جس چیز کو آدمی اپنی آنکھون سے نہ دیکھے گا کہانی ہو ہی گی اور کہانی کہتے کسے ہین —

ولایتی — کہانی تو جھوٹھی سچی سب ہی ہوتی ہے مگر تاریخ بہت کم جھوٹھہ ہوتی ہے اوسکی یہی تو تعریف ہے کہ جہان تک ہو سکے تحقیق کرکے سچ سچ لکھے بودہ گتوتمی کے پہلے کا حال تو بالکل راجہ باسک دیو کی کہانی ہے

علیمن - بودہ کون -

ولایتی - بودہ گئوتمی ایک بہت بڑا شخص گذرا ہے اوسنے ہندوؤن سے الگ ہوکر ایک مذہب ہی نیا نکالا اوسکے مذہب کی ایسی اچھی باتین تھین کہ دنیا مین پھیل گیا اوس زمانہ مین ہندو کسی غیر جگہہ کے لوگونکو اپنے ملک مین آنے ہی ندیتے تھے اور نہ کوئی ہندو کسی دوسری جگہہ جاتا تھا تو اسی لیئے نہ ہندو دوسرے ملکون سے واقف تھے اور نہ دوسرے ملک والے ہندؤنکے حالات سے واقف ہوئے اور نہ خود ہندؤن نے کوئی تحقیق کرکے کتاب لکھدی پھر سچّا حال کہان سے ملے ہان گئوتمی نے اِس بچار کو اوٹھا دیا تب سے لوگ آنے جانے لگے اوسوقت سے کتاب مین ٹھیک ٹھیک کرکے حال لکھدیا ہے -

علیمن - تو وہ بہت عقلمند اور نیک بخت آدمی تھا -

ولایتی - اور نہین کیا اوسکے حالات تو ایسے ہین کہ انسان ضرور سنے اور اچھی باتین سیکھے -

علیمن - اسے ہے تو کہیئے نہ -

ولایتی - اللہ اگر کہنے بیٹھون تو کئی دنون مین ختم ہو -

چھٹا باب

دولھن بیگم ۔ توبہ بی بی پھر تو وہ بات رہ ہی گئی کہ گھر پہونچین تو کیا دیکھا ولایتی ۔ سنئے کہانتک کہون جب یکہ بان نے یکہ کو دروازہ پر ٹھہرایا اور مجھے اپنے ابا جان کے نوکرونکی آواز سنائی دی تو لپون آنسو آنکھونسے نکل پڑے ۔

یکہ بان ۔ اوترو نہی گھر ہے مینے کہا کسی نوکر کو بلا لو یکہ بان نوکر کو بلا لایا مینے کہا کون ہے حسینی ذرا پردہ کردو تو مین اوترون ہے ہے حسینی نے تو مجھے بچپن سے اپنی گودیون مین پالا تھا سنتے ہی آواز پہچان گیا اب آو تو جاو کہان صاحبزادی آئین صاحب زادی آئین کا غل مچا دیا محلہ کی تمام عورتین میری سواری کے گرد جمع ہوگئین اور اصیلین ماماتین تو پردے سے ہاتھ ڈالکر بلائین لیئے جاتی تھین اماں جان بہشت نصیب کلیجہ پکڑے دروازے پر آگئین اور لگین چیخنے کہ سب لوگ ہٹ جاو ارے مین خود اوتارونگی کبھی گھبراہٹ مین آکر کہتی تھین ارے اچھی طرح تو خیال کرو ولایتی ہی ہے کہ کوئی دوسری ہے صابر سوتے سے اوٹھ آنکھین ملتا اللہ ٹھکنیان کھاتا آ یکہ مین جھٹ مجھسے لپٹ گیا صابر کو

دیکھکر تو میرا کلیجہ منہہ کو آگیا ہاتھہ پھیلا کے اِس زور سے لپٹی کہ مشکل سے لوگون نے چھڑایا اماجان بہشت نصیب کو تو بڑا خیال یہہ تھا کہ دفعتًا کوئی باپ کے مرنیکا حال نہ کہے مگر صابر کی زبان سے بے اختیاری مین نکل ہی گیا کہ باجی امان ہائے اباجان جاتے رہے سچ ہے کہ اگر مین وہان پہونچکر یہہ خبر سنتی تو پھر پچھڑ اکر دم نکلجاتا مینے ضبط کر کے کہا بھیّا صبر کرو وہان مین پہلے ہی سُن چکی ہون اتنے مین اماجان قریب آگیئن مینے جلدی سے اپنے کو گرا دیا اور اونکے پاؤن سے لپٹ گئی وہ بھی زمین پر بیٹھہ گیئن اور مجکو گلے سے لگا کر آٹھہ آٹھہ آنسو رونے لگین نہ مجھے خیال کہ گلی کا واسطہ ہے نہ اونھین زبردستیون بی مغلانی ہم دونوکو گھر مین گھسیٹ لائین گھڑیون تو روپیٹ و ہا رہی غرض بکہ بان کے تقاضے سے رونا موقوف کر کے مینے اوسے کرایہ دلوایا ڈاکٹر صاحب کا کمبل اوتروا کے دالان مین رکھو ایا اماجان باورچیخانہ سے دوڑکر اپنے ہاتھہ مین کھانا لے آیئن اوس غم والم مین کھانا کیسا مگر کہنے سُننے سے کچھہ کھالیا مین نہین جانتی اوس رات کہانکی عورتین گھر مین بھر گیئن تھین آنگنائی سے لیکر دالان تک عورتین ہی عورتین تھین کوئی میرا

لعل بار ولایتی ۱۲

منهه دیکهتی تهی کوئی کهتی تهی ہائے باپ سے ملاقات نهوئی مجهے اِن باتون پر اور رونا آتا تها میرا یهه حال دیکهکر کسی کا هواو بهی نه پڑتا تها که مجهسے پوچهے اور مجهے تو زیاده کچهه پوچهنا بهی نه تها ڈاکٹر صاحب سے سُن ہی چکی تهی که مونگیر مین قضا کی مگر ہان اُون نوکرون کا دهیان لگا هوا تها که معلوم نهین اونهون نے آکر کیا کها۔

علیمن۔ کون سے نوکر۔

ولایتی۔ وہی جنکو مینے کشتی سے خبر لانے بهیجا تها مینے اپنے آنسو پونچهکر امّا جان سے پوچها که وه دونون نوکر بهی آئے یا نهین۔

امّا جان۔ وہی جو تمهارے ڈهونڈهنے کو مونگیر سے باپ مرنے والے نے بهیجے تهے

مین۔ جی ہان وہی۔

امّا جان۔ آئے نهین تو تمهارا حال کسنے کها۔

مین جلدی سے۔ کیا کها۔

اما جان۔ یہی کها که صاحب زادی ہمکو کشتی پر ملی تهین اور ہمکو ایک بیمار کا حال دریافت کرنیکو کسی تهانه پر بهیجا تها جب ہملوگ پهرکر آئے تو ناؤ کو ندیکها معلوم نهین کدهر چلی گئی زمین کها گئی یا آسمان اونهین سے نواب و وکلهه

حال بھی سُنا کہ تمھارا اونکا بھی ساتھہ نہین اللہ دم کو رکھے معلوم نہین کہان ہوگا۔

مین — بیمار کا حال معلوم ہوا۔

اماجان — وہ توکسی بُڈھیا کا بیٹا تھا اوسکو شیر نے پکڑا تھا تھانہ والون نے ہسپتال بھیجدیا یہہ دونون تمکو خوب ڈھونڈھہ ڈھانڈھکر مونگیر آئے اوسی دن سے تو اگلے کا حال غیر ہوگیا مینے دلمین کہا کہ یہہ کہانی تو اب عمر بھر رہیگی آو اطمینان سے اپنے اللہ کو یاد کرلون وضو کیا اور جانماز لیکر کوٹھری مین چلی گئی نمازین پڑھین یہہ مین اپنی شیخی سے نہین کہتی اوسدن کی دعامین کچھہ ایسا جی لگ گیا اور ایسے ایسے بول دل سے نکلے کہ مین آپ تڑپ تڑپ گئی۔

دُعاؤنکا ترجمہ عام فہم اُردو مین ہونا چاہیے

علیمن — دعا کو تو سنتی ہون کہ عربی مین ہوتی ہے میرے آبا اکثر پڑھا کرتے تھے اور جھومتے جاتے تھے مگر مین کچھہ بھی نہ سمجھہ سکتی تھی۔

ولایتی — صحیفہ کاملہ کی دعائین تو ایسی ایسی ہین کہ آدمی غور سے سُنے

اور سمجھے تو کیفیت کہنے لگے کہتے ہین کہ بعد قرآن کے یہی دعائین ہین جو کتابون مین لکھی ہوئی ہین مگر کیا کہون کہ کسی ایک نے بھی اون دعاؤن کا ایسا ترجمہ نکر دیا کہ عورتین اور بچے تک اوسکو سمجھ لین اور عبادت مین جی لگے طوطا مینا کیطرح بڈ بڈا کر بیٹھ رہنا پڑتا ہے۔

علیمن۔ سچ ہے کہ اگر ایسی ایسی چیزونکو ہم ہندوستانیون کی بول چال مین کر دیا ہوتا تو بڑا فائدہ تھا۔

ولایتی۔ ایسا ویسا اوسکو پڑھنے سے آپ سے آپ دل کا حال ہی دوسرا ہو جاتا

دولھن بیگم۔ میری آتو صاحب نے تو ایک دن کسی دعا کا ترجمہ لکھا ہوا میرے سامنے پڑھا تھا مین تو اوسکو خاک بھی نہ سمجھی اوسکے سے بدرستیکہ تو کہ بخشنے گا تو اسیطرحکی ساری باتین تھین۔

ولایتی مسکرا کر۔ اے ہان اسیکو تو مین بھی کہتی ہون کہ اپنی زبان کے موافق ٹھیک معنی نہین لکھے ہین تو آدمی سمجھے گا کیا اور اوسکا دل کیا لگے گا

دولھن بیگم۔ ہان بوا تمنے کیا دعا کی۔

ولایتی۔ اے کیا کہون اپنے مالک سے اپنا حال دوہرایا تھا دعا کیسی سچ پوچھئے تو دعائین وہی ہین جو کتابون مین لکھی ہین۔

علیمن۔ کہئے تو۔

بی ولایتی کی دُعا

ولایتی۔ جب کوئی شخص کسی پر کچھہ احسان کرتا ہے تو شرمندگی سے اوسکی گردن جھک جاتی ہے اوسکو ہمیشہ یہہ خیال ہوتا ہے کہ کسیطرح مین بھی اسکا بدلا کرتا اگر یہہ خیال نہو تو وہ آدمی کاہیکو ایک جانور ہے نہین نہین جانور کروڑ درجہ اوس سے اچھا ہے کُتّے کو دیکھو ایک ٹکرا روٹی کا یکڑا دیا اور دنیا بھر کی خوشامدین کرنے لگا آگے بیٹھا ہوا مُنہہ دیکھہ رہا ہے دم ہلائے جاتا ہے اشارہ کیا اور دوڑ گیا نظر جھکائی اور پاس آرہا آگ مین ڈال دو جل جائیگا مگر ٹکرا دینے والے ہی کا مُنہہ دیکھا کریگا پانی مین پھینک دو غوطہ کھائے گا مگر جب اوبھرے گا تو نظر اوسطرف ہوگی جدھر اوسکا روٹی دینے والا ہے مگر اے مالک تیرے تو احسان کچھہ ایسے ہین کہ اوسکے بوجھہ سے ایک بیچاری حیرت کی ماری ولایتی تو کس حساب مین ہے سارا آسمان تمام زمین کل پہاڑ جہان بھر کے سمندر اور دریا پھل پھول آفتاب مہتاب ستارے ہر جان دار اور بیجان سب کے سب ایسا دبے ہوئے پڑے ہین کہ اگر تیری چھپی ہوئی مہربانیون سے اونکو ہلنے کی

قدرت ندے تو روز قیامت تک ایک ہی طرح بیدم پڑے رہین
تیری شکر گذاری کے شوق مین خاک ہو جائین خاک سے پیڑ پیڑ سے
پھل پھل سے پانی پانی سے ہوا ہو کر ہو ہو جائین اللہ اللہ کیا وقت تھا
جب تو آپ ہی آپ تھا نہ عبادت کرنے والونکی عبادت تھی نہ گنہگارونکا
گناہ نہ خوشی کی خوشی تھی نہ دکھہ کا درد تو مین وہ بستی جنگل شہر گانون
گھر دنیا و مافیہا مرنا جینا زمین آسمان ایک بھی نہ تھا یا دفعتاً چاند سورج کی
مشعلین روشن کر اس اندھیرے گھپ ان مجھہ اور ان پہچان مقام کو
جسکو حقیقت مین مقام بھی نہین کہہ سکتی اک سڈول نیلے خوبصورت
گنبد سے گھیر کر ایسا رونق دار مکان بنا دیا کہ عقلمندون کی عقل اور
سمجھہ والونکی سمجھہ ٹکراتی پھرتی ہے اور اوسکا اور چھور کہین نہین ملتا
اِس تیرے رحمت بھرے گھر مین کیا نہین سب ہی کچھہ تو ہے ابر میٹھے
اور لذیذ پانی کی چھاگلین بھرے اون گرمیون مین جبکہ کلیجہ پیاس سے
پھکا جاتا ہے ایسی سقائی کرتا ہے کہ گرمی کے مارے لوون کے جلے
مسافر جو زمین کے تہہ خانون مین چھپ کر برسون سے مرے پڑے ہین
زندہ ہو کر الحمد للہ کہتے ہوئے باہر نکل آتے ہین ہوا اپنی جھولیون مین روحین

اور جانین لیئے ہوئے قلقاریان مارتی قلا بازیان کھاتی اوسوقت
جبکہ دم گھٹے جاتے ہین ہرے ہرے پات پت جھڑ کی لاعلاج بیماریون مین
پھنسکر ملک عدم کے سدھارنے کو ہوتے ہین ایسی مسیحائی کرتی پھرتی
ہے کہ حضرت خضر اور حضرت عیسیٰ بھی مُنھہ دیکھہ کے رہجاتے ہین
درندونکو اگر بے عقلی کے قیدخانہ مین قید کیا تو اونکے لیئے قدرتی سامان
وہ وہ مہیا کیئے کہ عقل والے دولتمند بھی اوسکی تقلید کیا چاہین تو ناممکن ہے
پہاڑونکی کھوہ کے اندر رنگ برنگ کے ایسے ایسے محل تیار ہین کہ
برسات گرمی جاڑے مین کسیطرح کی اونہین تکلیف نہین اونکی پناہ کا قلعہ
پہاڑونکی ایسی ایسی دشوار گذار گھاٹیان ہین کہ اونکے بے زبان بے آزار
بچون تک کسی شکاری کا طائر وہم وخیال تک پھٹکنے نہین پاتا جھرنونکی
نہرین اونکا آبدار خانہ اور ریتلی شفاف زمین اونکا بچھونا درختون کے
سوکھے پتے اونکا مخملی فرش اور گنجان اور ملے ہوئے درختونکی چھاؤن اونکا
شامیانہ اور ہزارون کوس کا کھلا ہوا میدان اونکا جلوخانہ ہے صبح
اوٹھتے ہی سورج کا آئینہ دار اونہین آئینہ دکھاتا ہے اور شام ہوتے ہی
مہتاب کا فراش اونکی بارعب اور نکھری ہوئی صحبتون مین شمع جلادیتا ہے

پرندونکو اگر نافہمی کا جامہ پہنایا تو فطرتی اسباب کے علاوہ اونکی طبیعت
اور عادت اور خصلتون مین جلب منفعت و دفع ضرر کی وہ وہی اور
خلقی سمجھ دے دی کہ اگر انسان اونکے بعض حرکات سیکھا چاہے تو
ناممکن ہے انمین سے کسی نے نہ یونانی پڑھی ہے نہ ڈاکٹری مگر اپنی
بیماریونمین گھانس پات سے ایسے علاج کر لیتے ہین کہ ہزارون حکیم اور
ڈاکٹر سر ڈالدیتے ہین اونکے آرام کے گھر اور رہنے کے آشیانے وہ وہ
عظیم الشان اور بلند ہین کہ جنکو دیکھکر ہمت والونکی ہمتین پست ہوجاتی
ہین انکی سواریون کے لئے ہوا کا تخت روان ہر وقت تیار رہے اور
چرنے چگنے کو زمین کا خوان نعمت ہمہ دم موجود پہاڑونکی بلند چوٹیان
انکی آرام کرسیان اور درخت کی ہری ڈالیان انکی کوچین ہین انکے
میان بی بی مین وہ اخلاص اور پیار ہے کہ ان ہوتے دل دیکھتے ہی پسیج
جاتے ہین اور انکو بال بچونسے ایسی محبت ہے کہ صاحبان بصیرت نظر
ڈالتے ہی آنسو بھر لاتے ہین بتا کس کاریگر سے سیکھ آیا کہ اپنے جھونجھ کو
پتلی پتلی خوبصورت تیلیونسے بنکر ہوادار اور خوش فزا مقامون پر
لٹکاتا ہے اوس چھوٹے سے خوبصورت لٹکو بن گھر مین میان کا الگ کمرہ ہے

اور بی بی اور بال بچون کا جنکا آدمیونکے مکانات شدت طوفان اور کثرت برسات مین گر پڑکر خراب ہوجاتے ہین مگر انکا پھوس کا بنگلہ نہ ٹپکتا ہے نہ گرتا ہے کیا کیا تیری مہربانیان اور رحمتین ہین اور کیسی کیسی صناعیان اور تیری قدرتین ہین —

ہڈیونسے خاک خاک سے درخت سے پھل پھل سے خون خون سے گوشت پانی سے ہوا ہوا سے جان جان سے طاقت دینا تیرا ہی کام ہے سوچتی ہون کہ مین کیا تھی اور کیا ہون اور کیا ہونگی تو عقل دنگ ہوکر رہجاتی ہے خاک سے گھانس جانورونے کھائی جانورونکو آدمیون نے کھایا آدمیونکو خون ہوا خون سے مان کے پیٹ مین جسم بنا اوس اندھیری مگر نہایت آرام کی کوٹھری مین کن کن حکمتونسے نو مہینے تک پلی پھر دنیا مین آئی ایسے دو شفیق تونے مجھپر مقرر کیئے جنکی دلی خوشی میری خوشی اور جنکا دلی چین میرا چین دینا تھا مان کے پیٹ مین اتنے ہی بھر سدھ دے رکھی تھی کہ آرام سے دنیا و مافیہا سے بیخبر آنکھین بند کیئے ناف کے رستہ سانس اور خوراک پیٹ مین سمائے مگر جب یہان بھیجا تو آپ سے آپ آنکھونکے ساتھ

منہہ بھی کھل گیا اور اوسی نتھے سے تالو اور چھوٹی سی زبان کو دودھ کا
چوسنا سکھا کر ایک مدت معین کے بعد دانت دیکر دودھ چھڑایا پھر قسم کے
کھانون پر لگا یا مان باپ بھائی بہن اپنے بیگانے سب کو پہچنوایا اور
پندرہوین برس مین تو پوری سمجھ دیکر دل کے کمرے اور دماغ کی کوٹھری کو
عقل کی ہمہ نعمت سے بھر دیا دل ایک عاقل اور مدبّر صلاح کار ساتھ ہوا
اور آنکھین حقیقت کی مشعلین دکھانے لگین اب تو جدھر دیکھتی ہون تو ہی تو ہے
اور جدھر نظر ڈالتی ہون تیرے ہی جلوے ہین جب اس قدرت کے
تماشہ کی سیر کی تو جہان کی نعمتونکے مزے اور دنیا بھر کی چیزونکے ذائقے
دوبالا ہو گئے غور تو بہت بڑی چیز ہے اگر سرسری طور سے بھی اپنے ہی
جسم کے کارخانے کو دیکھئے تو ایک بہت بڑی سلطنت کا انتظام ہے دلکا
بادشاہ سینے کے دار السلطنت مین حکمرانی کر رہا ہے اور دسون حواس کے
وزیر دماغ کے پارلیمنٹ مین بیٹھے قواعد ملکی پر عقلین وڑا رہے ہین
رگون کے تار لگے ہوئے ہین اور چارطرف کا ٹیلی گرام آرہا ہے معدہ کا
انجن زندگی کے سامان لا لا دلا کر سارے ملک مین بے منت خلق پہونچائے
دل ایسا بیدار مغز بادشاہ ہے کہ اوسکی رعایا مین سے اگر کسی کو ابھی صدمہ

پہونچاؤ تو اوسیوقت خبردار ہوجاتا ہے خون کا ہرکارہ خبرگیری کے لیئے
مستعد ہے اسیطرح ایک مقرر زمانہ تک یہہ کارخانہ بڑی رونق اور
زرق برق کے ساتھہ جاری رہیگا پھر جب تو جاہیگا تو اِس ملک پر
دفعتاً ایسا ایک غنیم آپڑیگا کہ اِن تمام انتظامون پر پانی پھیر کر ایک دوسری ہی
دنیا قایم کریگا اور ایک نیا ہی کارخانہ کھولے گا دلکی بارگاہ مین خاک
اوڑیگی اور دماغ کا پارلیمنٹ ٹوٹ پھوٹ کر برابر ہوجائیگا رگون کے
تار اور معدہ کا انجن کام سے رہجائیگا اور روح وجان کی گورنمنٹ
عدم کو سدھارے گی دل و دماغ کی سلطنت مین جو جو کچھہ خرابیان پڑی
ہین اوسکی جوابدہی اسی گورنمنٹ کے متعلق ہے مین سمجھتی ہون کہ
انسان کے روحی مدبر نے اپنے واجب کامون مین بہت کچھہ سستیان
اور غفلتین بہت سے ظلم اور بہت سی شقاوتین کی ہین جن متعلقون کی
خبرگیری اسپر فرض تھی اور جن ماتحتون کا خیال ہمہ دم اسپر واجب تھا
اوسسے بہت کچھہ سہل انگاری اور چشم پوشی ہوئی ہے پاؤنکے قاصد ہمیشہ
سوتے رہے اور ہاتھہ کے کارکن سدا بیکار رہے دماغ کے مصلح عیش و
نشاط کے گلچھرے اوڑایا کیئے روح کا کارخانہ دار نشہ جہالت مین

سرشار رہا وہ وقت جب یاد کرتی ہون کہ تو اپنی شان و شکوہ جاہ و حشم
رعب داب کے ساتھہ تخت عدالت پر جلوہ گر ہوگا اور ایک ایک
گنہگار خطا کار تقصیر وار تیری بارگاہ جاہ و جلال مین لایا جائیگا تو یہہ
غفلتون کی دریا اور سستیون اور نافرمانیونکی پہاڑ غریب اور گنہگار
مان باپ کی غریب گنہگار بیٹی جسکا نام ولایتی ہے کیا کریگی اے
مالکونکے مالک اور بادشاہونکے شہنشاہ تیرے فضل و کرم ہی کی
توقع ہے اور تیری ہی رحمت و عنایت کا آسرا ہے اگرچہ مان باپ
کی محبت تو نے ہی لگادی ہے اور انکی زندگی اپنی عمر کے پھولونکی بہار
ہے باپ کا نورانی اور پیار بھرا چہرا بیٹی کے دلکی کنجی اور مہربانیونمین
ڈوبی ہوئی مان کی آواز روح کی لبھانے والی بانسلی ہے باپ جب
سر پر ہاتھہ پھیرتا ہے تو باغ زندگی شاداب ہوجاتا ہے اور مان
جب آغوش محبت مین لیتی ہے تو اطمینان و تسلی کا عیش محل دکھائی
دینے لگتا ہے اگر ان دو سے کسی ایک کو قاصد موت بھیجکر تو
اپنے پاس بلالے تو اولاد کے لیئے کیا جائے شکایت ہے کیونکہ باپ
اور بیٹی کا رشتہ تو ایک خیالی رشتہ چند دنونکے لیئے تیرا ہی باندھا

ہوا ہے حقیقی باپ اور دائمی مہربان ماں تو تو ہے جو ماں کے پیٹ سے
بہت پہلے اور مرنیکی تاریخ سے لیکر ابدالا باد تک اپنے ساتھوں ساتھ ہے
باپ جب اولاد کا بسورتا ہوا منہہ دیکھتا ہے تو اوسکے دکھ کے کھونیکی
تدبیرون مین بہت کچھ ہاتھہ پانون ہلاتا ہے مگر کچھہ نہین کرسکتا اور
ماں جب فرزند کی کراہتی ہوئی آواز سنتی ہے تو اوسکے درد زایل کرنیکو
چارطرف دیوانی ہوکر دوڑتی پھرتی ہے لیکن کچھہ بن نہین پڑتی مگر اے
بیخبرونکے خبردار اور نامہربانونکے مہربان تو تو منہہ کے بسورنے اور
دکھہ والونکے کراہنے کے بہت پہلے اپنے بندے کے حال سے آگاہ ہوکر
اوسکے لیئے وہی علاج کرتا ہے جو اوسکے مناسب حال ہے جبکہ تیری
قدرتین ویسی اور مہربانیان اور شفقتین ایسی ہون تو پھر کونسی زبان
ایسی ہے کہ تیری شکرگذاری کا ایک شمہ ادا کرسکے اور کونسا دل و دماغ
ایسا ہے کہ اپنی بدبختیون سے تیری خوشی اور خواہش کو مکروہ سمجھے
اے قبر کی کالی رات کو روشن کردینے والے اے خاک کے بچھونے کو روئی
کی توشکون اور مخمل کے تکیون سے زیادہ نرم بنانے والے اے اوس
بند قفس اور تنگ قیدخانہ مین جنت کی کھڑکیان کھولدینے والے

اے اوس وحشت بھری روح اور گھبرائے ہوئے دم کو قیامت کے جلد آنیوالے دن کی خبر سے تسکین دینے والے میرے باپ کے گناہون کو بخشدے اور اپنی رحمت کے وسیع دامن مین اونکو جگہہ دیکر عذاب قبر لغزش صراط طول موقف سے بچالے آمین –

ساتوان باب

اگرچہ مین تھکی ماندی اور چور ہو رہی تھی مگر کسیطرح نیند ہی نہین آتی تھی امّان جان کو دیکھتی تھی تو وہ جدا کروٹین لے رہی تھین مینے کہا آپ کو نیند نہین آتی –

امّاجان – نہین بیٹی –

مین – پھر آئیے باتین کرون –

امّان جان – نواب دولہہ کا خیال آتا ہے کہ کہان ہو گا کہان نہین اپنا والی بھی نرہا کہ اوس سے کہتی جہان سے جانو ڈھونڈھ لاؤ واہ ری تقدیر واہ ری قسمت اے لو تمنے کچھہ اور بھی سُنا ایک سوتیلی امّاجان اور سوتیلی بہن مبارک –

مین - یہہ کیا -
امّان جان - شیدائی خانم کیطرف سے ایک درخواست پڑی ہے
نہ کہ شیخ صاحب کی مین بی بی اور بوٹا خانم بیٹی ہے ہزارون
تو لُٹ چکے اور ابھی نہین جانتی کتنے خرچ ہونگے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
مین - اُف رے شہر والونکی جعل سازی نگوڑا یہان بھی یہہ کچھہ
اندھیر ہوتا ہے -
امان - لُو ایسا ویسا یہان تو کیا کیا کچھہ نہین ہوتا وہ کون دِن ایسا
ہے جو دس پانچ جھوٹھی نالشین نہوتی ہون سیکڑون ہی اِسمین
تباہ ہو گئے -
مین - تو پھر کیا جھوٹھی نالشین کرکے لوگ جیت بھی جاتے ہین -
امّان جان - بہت -
مین - کیا سبب -
امّان جان - حاکمون کی نافہمی اور کیا وہی مثل ہے کہ اندھی نگری
چوپٹ راج -
مین - ایسا تو نہین ہے حاکم تو وہ وہ انصاف کرتے ہین کہ دودھ کا دودھ

پانی کا پانی ہوجاتا ہے۔

امان جان۔ اُوئی خاک نہین معلوم کیسے کیسے گنوار بیچ حاکم ہوکر چلے آتے ہین نہ ہملوگونکے راہ رویہ سے واقف نہ چال چلن سے آگاہ وکیل مختار نے اپنی سی جو سمجھا دی اوسیکو پتھر کی لکیر سمجھ لیا۔

مین۔ یہہ تو ہے مگر کوئی بات تو وہ دیکھہ لیتا ہوگا آخر آپ ہی کہئے ہوا پر تو سچ کو کوئی جھوٹ بنا ہی نہین سکتا۔

امّان جان۔ اے یہی جھوٹے جھوٹے گواہون سے جو سُن لیا اوسیکو سچ سمجھ لیا۔

مین۔ پھر سچے کیون نہین گواہ ہو کر جاتے ہین کہ جھوٹھونکا جھوٹ کھلجائے

امّان جان۔ اول تو سچے ہین کہان اور اگر ہین بھی تو گواہی سے بھاگتے ہین

مین۔ تو پھر بتائے کیا حاکم عالم الغیب ہے کیونکر انصاف کرے۔

امان جان۔ نہین ایسے لوگ یہہ بھی تو کہتے ہین کہ حاکم کیا ن جھوٹے سچے سب برابر ہین کوئی جا کے اپنی بے حرمتی کیون کرے۔

مین۔ یہہ تو کہنے کی بات ہے سچا جھوٹھا تو کبھی چھپا نہین رہتا اگر ایسا ہی ہو تو اندھیر نہ ہو جائے۔

امان جان — جیسے سچے ویسے جھوٹے کسیکی پیشانی پر تو کچھ لکھا ہی نہین ہے
اور بقول تمہارے کہ حاکم عالم الغیب بھی نہین بلکہ نگوڑے جھوٹے گواہ ایسے
ہون کہ اور پھر ملک پھڑکا کے مانگے کے جوڑے پہن کر جاتے ہین —

مین — اے کہان تک ہزار مانگے کا پہنے مگر غریب امیر کی صورت ہی
نہین چھپتی —

امان جان — کیسے غریب اب کیا ہمارے اسی مقدمہ مین خیر سے
کوئی غریب گواہ ہے سربلند خان عزت الدین آبرو بخش یہی لوگ گواہ
ہوئے ہین اور تماشا یہہ ہے کہ مجھے بھی پیغام سلام ہو رہا ہے کہ
اتنا نہین استاد و تو تمہاری سی کہونگا نہین اوسکی سہی آپ بتاؤ کیا
کرون ہزاری لعل نے چار ہزار دئے تھے وہ تو کب کے اوٹھ گئے
اب وہ دیتا بھی نہین اوسکے سود ہی کی فکر ہے کہ مہینا بھر تمام ہو لے
تو بھیجدون آمدنی آئی نہین ہے ایک عجب طرح کا تردد ہے مگر سب
جائے چولھے مین بڑی بات تو یہہ ہے کہ اللہ رکھے تو جاگتی جیتی ملکی
اور خدا کرے نواب دولھہ بھی ملجائے معاش ملکیت جائے یا رہے
مجھے کچھ ایسا وسواس نہین اللہ کے حکم سے چار سونے چاندی کے

بیتر ہین دونون بھنگون کی اوقات بھرے تک کو کافی ہین ۔
مین ۔ خدا صابر کو پھلنا پھولنا نصیب کرے الٰہی جبتنا گنگا جمنا مین
پانی ہے تو میرے صابر کو اوتنی ہی حیات دے اللہ رکھو معاش جانے
کیون لگی خدا اوسکو اور اوسکے بال بچونکو کھانا نصیب کرے اور آپ
معاش سے اتنا بے آس کیون ہوئی جاتی ہین کیا ایسا شہر شملہ ہے ۔
امّان جان ۔ ڈرونگی کیا مین خرچ کو کہتی ہون کہ ایک کی جگہہ دس
کہان سے آئیگا ۔
مین ۔ واجب خرچ کو دینا ہی ہوگا مگر ہان موئے خاک ملونکے رشوتا
دینے کو سچ ہے کہ کہان سے آئیگا ۔

فصل کچہری کا حال

امّان جان ۔ پھر جب یہہ نہو گا تو معاملہ بھی بگڑ جائیگا ۔
مین ۔ اب کیا حاکم ایسا موم کی ناک ہے کہ جو اوسکے نوکر چاکر کچہری
کے عملہ کہدینگے وہی ہوگا ۔ امان جان ایسے بھی اکثر ہوتے ہین
کہ کچہری کے کارندونکا منہہ ہی دیکھا کرتے ہین جدھر اونکا اشارہ ہوا

اودہراونکی عقل ڈھل گئی محمد زمان خان کے مقدمہ کا آخر کیا ہوا کیسا
سچا معاملہ اب دیکھو ہار ہو کے ٹکے دوکان مانگتے پھرتے ہین۔
مین۔ پھر بھی مین یہی کہونگی کہ سب حاکم ایک طرحکے نہین ہوتے۔
امان جان۔ اے ہے معاملہ کا نام مُراب تمھارے بہشت نصیب
باپ سے بڑھکر کون معاملہ دان تھا جب کچہری سے آتے انہین
کچہری والونکی شکایت رونے لگے دیکھو فلانے کام مین فلان شخص
ہماری کچھہ نہین سُنتا ہے اور مین عاجز ہون آخر کرنا کیا تھا
ہمیشہ کچہری دوڑا کئے آخر مین توجل کے کہہ بھی بیٹھتی تھی کہ
تم سے یہہ نہین ہوسکتا کہ حاکم سے کہدو کہ صاحب آئے دن مجھسے
کچہری کا دوڑنا نہین ہوسکتا میرے ہزارون روپیون پر پانی پھرا جاتا
ہے تو کہتے تھے کہ یہہ نہین ہوسکتا ہی اے ہے جب کبھی کچہری کے عملہ کی
نقل بیان کرتے تھے تو مجھے ایسا غصہ آتا تھا کہ بس نہین کیا کرون
کہتے تھے کہ ایک تو کچہری بھر مین دوچار چھوڑا ایسے بھرے ہوئے
ہین جنکو نہ مین پہچانون نہ وہ لوگ مجھے پہچانین نہ اون سے
صاحب سلامت نہ کبھی کی بات چیت پھر کام نکلے تو جلد کیونکر نکلے

اگر اونکے پاس جاے تو سرکاری کام کے سبب سے اونہین اتنی فرصت کہان کہ کسی پر توجہ کرین دوسرے اگر بہت سے تو اپنا کام حرج کرکے کھڑے رہئے اور اس عرصہ مین اونکو فرصت ہوئی تو بھی بات چیت کا موقع کہان اگر خوش رہے تو جلد کام نکل گیا اور نہین تو برسون پڑے جھولا کرو خدانخواستہ اگر کوئی حاکم نافہم ہوا تو اور غضب ہے لڑے ہوئے مدت گذری روپے کے روپے خرچ ہوئے اور مقدمہ بھی ہار بیٹھے سچ پوچھو تو آجکل ایسی خرابی ہے کہ بیان نہین کرسکتی مین — معاملہ مقدمہ تو ہمیشہ سے چلا آتا ہے جہان روپے پیسے گانون گھر ہین وہان تو مقدمہ ہونا تعجب ہی تعجب ہے اور حاکم کی عقل کی جو کہئے تو وہ بھی ہمیشہ سے ہے کبھی کوئی عقلمند ہوا کوئی بیوقوف اسپر کیا زور ہے —

اماجان — مطلب تو یہہ ہے نہ کہ حاکم جسطرح سے واقف ہونا چاہئے ویسے نہین ہوتے —

مین — حاکم کیا ہر شخص کے گھر گھر سے واقف ہوسکتا ہے —

امان جان — یہہ تو ہونا ہی چاہئے —

میں — اللہ اگر ایسے حاکم ہوا کریں تو جگہہ چاہیئے ایک حاکم کے پاس لاکھوں گھر
کے معاملے جاتے ہیں تو کہاں تک لاکھوں سے وہ واقف ہوگا اور فرض کیجیے
کہ ایک دو بمشکل ایسے نکلے تو اتنے ملکوں کے لیئے وہ کیونکر کافی ہو سکتے ہیں

اماں جان — تو پھر مقدمہ کے پیچھے یوں ہی تباہ رہو —

میں — یہہ تو خود ہم لوگوں کا قصور ہے —

اماں جان — کیونکر —

میں — آپسمیں دو آدمیوں کو پنچ کر کے تصفیہ کیوں نہیں کر لیتے —

اماں جان — ایک اگر راضی بھی ہو تو دوسرا کب اسپر راضی ہو سکتا ہے

میں — تو یہہ کہیئے کہ یہہ بھی ہم ہی لوگوں کا قصور ہے پھر جیسا اپنا قصور ہے
ویسی ہی سزا بھی بھگتیں عجب حیران ہیں عجب تکلیف اوٹھائیں عجب روپے
خرچ کریں ہم لوگوں کے مقدمے میں تو جیسا جیتنا ویسا ہارنا دونوں برابر ہے
خیر اب آپ آرام کیجیے رات زیادہ آگئی ہے اگر خدا نے چاہا تو سب بندوبست ہو جائیگا

آٹھواں باب

اماں جان — لڑکی کچھ اپنا حال تو کہہ مجھسے تو میری کہانی سن لی —

میں — سب کہونگی مگر اطمینان سے اب بارہ پر دو بج گئے خدا کرے

جاگنے سے آپکی طبیعت نہ پھیکی ہو جائے غرض یہہ کہکر مین اور امان جان
درنو سو رہے اللہ اللہ آرام کی جگہہ نیند جب آجاتی ہے تو آہی جاتی
ہے صبح کی نماز کا کچھہ یون ہی سا وقت تھا کہ مینے چونک کر نماز پڑھی
سورج نکلتے نکلتے (دولھن بیگم کیطرف دیکھکر) بھابھی کی امان ہماری
چھوٹی خالہ جان اور اور بہتیرے لوگ میرے دیکھنے کو آئے ایک ایک
نے مجھے جس جس پیار سے گلے لگایا مین کہہ نہین سکتی سارا دکھڑا تو
کہان تک روتی مگر کچھہ کچھہ تھوڑا بہت حال کہنا ہی پڑتا تھا جو سنتا تھا
دانتون اونگلیان کاٹنے لگتا تھا امان جان تو میرا منہہ دیکھتی تھین اور
روتی تھین لیکن جو تھا وہ اسی کا طعنہ دیتا تھا کہ نہ یہہ کلکتہ سے اپنے
آنیکا خط لکھتین نہ بار پ مونگیر جاکر بیمار پڑتے سچ پوچھو تو انہین کے
چلتون اونکی جان گئی وہ دن تو آئے گئے کی ملاقات اور خاطر تواضع
مین کٹا دوسرے دن مینے ایک آدمی کو اپنے حال کا مفصل خط
لکھکر دیا کہ صاحب گنج میر نیاز علی صاحب کے پاس لیجائے شاید اونکو
کچھہ حال انکا معلوم ہو اوسکے بعد امان جان سے کہا کہ اگر آپ کی
اجازت ہو تو کسی نوکر کے ہاتھہ ڈاکٹر صاحب کا روپیہ اور کمبل بھیجدون

اور وہان سے بھاگلپور۔ راج محل کہل گانون مین جاکر تلاش کرے کہ فلانی فلانی تاریخ ایک کشتی جسپر ایسی ایسی صورت کے لوگ سوار تھے کسی نے کہین دیکھی ہے یا نہین اور وہان جائے بھی تو دریا کنارے ہی کیطرف سے —

امان جان — منع کسنے کیا ہے ایک نہین دو کو بھیجو —

مین — کوئی ہوشیار آدمی جاتا —

امان جان — سوا حسینی کے اور کسکو کہون —

مین — اچھا تو ہے غرض حسینی کو ڈھونڈی پکبل اور روپیہ دیا تمام باتین سمجھائین اور روانہ کردیا حسینی کے جانیکے بعد صابر نے آکے کہا کہ کچہری کا پیادہ کوئی کاغذ لیکر آیا ہے —

امان جان — دیکھئے کیا کہے گا اے بیٹا مختار کو تو بلوالو اور دیوانجی کو بھی کہلوا بھیجو کہ جلد آئین مینے کہا بھیا وہ کاغذ اگر دے تو لے آؤ مین بھی تو دیکھون کیا ہے صابر کاغذ مانگ لایا دیکھتی ہون تو ایسا کیڑا مکوڑا لکھا ہوا ہے جیسے بنیونکے گھر کا حساب پورا پڑھا تو نہ گیا مگر بڑی بڑی مشکل سے مطلب معلوم ہوا کہ شیدائی خانم نے

نالش کی ہے صابر حسین اور امامی بیگم پر خود آکر جواب لگائیں یا مختار کو بھیجیں -

مین - امان جان آمین میرا تو نام ہی نہین لکھا ہے تو مجھے بیچ پنے ہی سے نکال دیا -

امان جان - کیون کیا ہوا -

مین - حاکم کیطرف سے اطلاع کا کاغذ آیا ہے کہ شیدائی خانم نے صابر حسین اور امامی بیگم پر نالش کی ہے اور ولایتی کا تذکرہ تک نہین -

امان جان - تمہارا نام تو مینے بھی نہین لکھوایا تھا -

مین - کیا سبب -

امان جان - تمہارے دشمنونکی تو اور طرحکی خبر مشہور ہو ئی تھی نہ اسلیے لالہ اور مختار نے بھی صلاح ندی -

مین - کیا میرا کہین کچھہ ذکر بھی نہین -

امان جان - دیکھو مختار آئین تو پوچھواؤن اتنے مین لالہ اور مختار آئے خدمتگار نے پکار کر خبر دی -

مین — کوئی میرے پھوپھا کو بلا لاتا تو مین اونسے بہت سی باتین پوچھواتی

امان جان — وہ کیا پوچھینگے آج تک خبر تک تو لی نہین —

مین — آپنے کبھی اونکو بلوایا تھا —

امان جان — جسکو خود خیال نہو اوسکو زبردستیون بلوانا کیا —

مین — ایسی جگہہ زبردستیون ہی بلوانا چاہئے اگر آپ کہیئے تو صابر کو بھیجین —

امان جان — بھیجو صابر تو سنتا ہی تھا جھپ دوڑا چلا گیا اور پھوپھا سنتے کے ساتھہ ہی چلے آئے امان جان تو پردے مین ہو گئین مینے سلام کیا دعائین دیکر بیٹھہ گئے —

پھوپھا — کیا ہے بیٹی خیر تو ہے مجھے کیون بلوایا ہے —

مین — جس دن آئی تھی اک ذرا کی ذرا آپ کی صورت دیکھی پھر تو نہ آپ کو کبھی فرصت ہوئی اور نہ مین حاضر ہوئی اگر آپ پوچھتے تو

اما جان — ہم تو کہینگے کون خبر لینے والا ہے سو آپکے پیچھے تو تھی میرے ساتھی ہون لیکن آپکے سامنے کی ایک بات بتائی آئی تھی سو ہے اب ذرا ایک ساتھ بیٹھی —

پھوپھا- ہان مینے بھی سنا ہے مگر اسمین تو تمھارے مختار صاحب ہی کا
زیادہ قصور ہے نہ شیخصاحب کو شہر مین سب جانتے ہین کہ ایک بیٹا
ایک بیٹی تھی اونھون نے بیٹے کا تو نام لکھا او ربیٹی کا ذکر ہی نہین اور
مین کہتا جاتا ہون کہ دیکھو ایسا نکرو جو اصل حال ہے وہی لکھدو مگر نہ مانا
شہر کی خلقت تو جیسی بدمعاش جعلساز ہے ظاہر ظاہر کسی کا فریب نا شرط
ہے اور علی الخصوص جہان دولت ہو اور عورتین ہی عورتین بیٹی بیٹا
بھائی بند بہت سے کھڑے ہو جاتے ہین -

مین- اے تو آپ اسکی خبر لیجیے نہین تو یہہ موئے تو لٹا ہی دینگے

پھوپھا- اسکو تو تمھاری مان بھی جانتی ہین کہ مین معاملہ مقدمہ سے
بھاگا ہی کرتا ہون اپنا کام تو مین نے دیانت حسین کے سر ڈالدیا
ہے وہی سب کچھ کر لیتے ہین -

مین- وہ آدمی کیسے ہین -

پھوپھا- جہان تک مین سمجھتا ہون بڑھاپے کے سبب ذری سستی
تو ہے مگر بڑے ایمان دار -

مین- تو ذرا اس مقدمہ کے صلاح شورہ مین اونکو بھی شریک کر لیجیے

پھوپھا۔ یہہ کاغذ کیسا ہے۔

مین۔ دیکھئے نہ ابھی کوئی چپراسی لایا ہے

مینے پان بنا کر اونکے سامنے رکھے اور پوچھا کہ اسمین کیا کیا جاتے۔

پھوپھا۔ رسید لکھوا دو۔

مین۔ تو رسید ہی مین مین اپنا بھی نام لکھوا دون۔

پھوپھا۔ نہین یہہ بے موقع ہے اور ایسا دستور نہین تم الگ سوال دلوا دو۔

مین۔ تو پھر اِن باتونکو تو سب سمجھہ بوجھہ کر آپ کیجئے۔

پھوپھا۔ بھلا مختار میرا کہنا مانے گا اوسیوقت مین سمجھہ گئی کہ ضرور دال مین کچھہ کالا ہے عورت سمجھہ کے جو دلمین آتا ہے وہ مختار صاحب کرتے ہونگے۔

مین۔ پھوپھا یہہ نادہ تو بے آپ کے کنارے لگتی نظر نہین آتی۔

پھوپھا۔ بیٹی مین اسمین دخل دیتے ہوئے ڈرتا ہون کیا وجہہ کہ عورت ذات ناقص العقل نہین معلوم کیا افتاد پڑے تو مختار کے ہاتھہ کھودیا لگجاے اور تم لوگ مجھے مفت بدنام کرو دیتے کہتے نہین کہ

جِلایا تو خدا نے اور مارا کسنے حکیم نے -

مین - اب یہہ تو خالی سمجھ کی بات ہے ایسا تو کوئی کیا آنکھ کا اندھا ہے

کہ جو اپنا سرپرست بزرگ اور ہر طرح خیر خواہ ہو اوسیکو بدنام کریگا

پھوپھا - مین خاص کسیکی کچھہ شکایت نہین کرتا اب یہی شہر مین

دستور ہو گیا ہے کہ جب کوئی بڑا آدمی مرتا ہے تو کارندونکی بن

آتی ہے سبب کیا ہے کہ عورتین تو یہہ سمجھتی ہین کہ اب اِس سے

بڑھکر کون خیر خواہ ہو گا گھر کے مالک سکے وقت سے کام کرتا ہے

واقف کار بھی ہے اور اوسنے جعل پھانس کرکے نئی نئی ترکیبو نسے

روپیہ کھانا شروع کیا اور وہ چال اختیار کی کہ کبھی کھلے نہین اور

اے صاحب عورتون ہی پر کچھہ موقوف نہین اکثر روپے والے

جو اپنے کو بہت عقلمند اور دور اندیش سمجھتے ہین اسی بلا مین

مبتلا ہین -

مین - ہماری امان جان تو آپ جانتے ہین ایک معصوم آدمی ہین

کبھی اپنے کارندون مین کا ہیکو پڑین مگر مجھے حقیقت مین کچھہ

ایسا ہی شک ہوتا ہے دیکھئے کہتی تھین کہ ایک تو دہات کی

آمدنی بند ہے دوسرے ہزارون کا قرض اسی پندرہ سولہ دن مین ہو گیا مین حیران ہون کہ ہزارون کا ہے مین اوٹھ گئے۔

پھوپھا۔ تم تو ماشاء اللہ پڑھی لکھی ہو حساب منگا کر دیکھو۔

مین۔ کچہری کا خرچ مین کیونکر سمجھونگی۔

پھوپھا۔ مین دیکھکر سمجھادونگا۔

مین۔ تو باہر سے منگاؤن۔

پھوپھا۔ نہین اب آج جانے دو کل اتوار بھی ہے اگر تمھارا جی چاہے تو مجھے بلا لینا دیکھ لونگا۔

مین۔ میرے اچھے پھوپھا آپ ضرور تشریف لائیے گا۔

پھوپھا۔ ہان ہان ضرور ضرور۔ اسکے بعد پھوپھا تو چلے گئے مینے رسید دینے کو کاغذ باہر بھیجدیا اسکے بعد مین امان جان کیطرف آٹھری۔

مین۔ کہیئے آپنے سب باتین سنین۔

امان جان۔ سنین۔

مین۔ نہین ان باتونکو خوب سمجھنا چاہئے۔

امان جان۔ مین خوب سمجھ چکی ہون ایسی ایسی باتین میری نانی نے بہت

اِن لوگونکا اعتبار کیا آئے اور بات بنانیکے چلے گئے وقت پر... بہا
کٹا کے بیٹھ رہے ہے –

مین – اب ایسا تو کیا ہے کہ اپنے عزیز ہو کر خبر نہ لینگے –

امان جان – یہان غرض کسکو ہے خبر لین یا نہ لین –

مین – یون تو آپ کا کہنا سر دن آنکھون پر مگر اپنون سے غرض نہو
تو کیا غیرون سے ہو –

امان جان – آجکل کے عزیز غیرون سے بد تر ایک تو ہمارے گھر
کو ارخانے یا حساب کتاب سے وہ کیا واقف دوسرے جسطرح لالہ
مختار محنت سے کام کرتے ہین وہ کرچکے –

مین – یہہ آپکا فرمانا درست ہے مگر باہر کے آدمی تو ہین وہ بہت
اچھی طرح سمجھ تو جاتے ہونگے کہ کچہری مین اتنا نہین اتنا خرچ
ہوتا ہے –

امان جان – اے تم کیسا سنتی ہو مین کہہ چکی کہ کچہری کے لوگ ہمیشہ
لوٹا کرتے ہین انسے ہوتا تو کیا کرینگے اور پھوپھا سے کیا ہو گا خود تمہارے
باپ کا ناک مین دم رہا دوسری کی کیا حقیقت ہے ––

مین - کچہری کے لوگ تو پیچھے لوٹتے ہین پہلے تو گھر کے کارندے ہی ہاتھ صاف کرتے ہین اگر سو کی جگہہ بیس اُوپر سو کہدین تو کیا پتا ملے -

امان جان - آنٹے مین نمک کون نہین کھاتا مگر ایسا غضب تو کیا ہے کہ سیکڑے پیچھے بیس -

مین - یہہ تو ڈر کے کہتی ہون اگر کوئی دیکھنے والا ہو تو سو کی جگہہ دو سو نکالے -

امان جان - بھلا بی اگر ایسی چوری پکڑ دو تو کیا کہنا مین بھی تمھاری قائل ہو جاؤن -

مین - پورا وعدہ تو نہین کرتی لیکن اگر آپ دل سے اجازت دیجئے تو ایسا ہی کرون -

امان جاؤن - مین تو اِس سے ڈرتی ہون کہ کام خراب نہو جاسے وہی مثل ہے گئے روزہ کو بخشوانے نماز گلے پڑی لالہ مختار بگڑ کے چلے جائین تو اور لینے کے دینے پڑین -

مین - ایکا ایک تو کرونگی نہین غرض اوسدن تو بات ٹل گئی صبح ہو کر اتوار کا دِن تھا مینے پھر پھوپھا کو بلوایا جب وہ آلئے تو مینے کہا اب

آپ فرمائے اسمین کیا مشورہ ہے ۔

پھوپھا ۔ سب سے بہتر تو یہ مشورہ ہے کہ صابر ہے نابالغ اگر کورٹ ہو جائے تو کیا کہنا ۔

مین ۔ کورٹ کیا ۔

پھوپھا ۔ نابالغ کی جائداد کی تو سرکار سرپرست ہو جاتی ہے نہ بقدر تعلیم اور خرچ کے سرکار دیتی ہے باقی جمع رہتا ہے اور معاملہ مقدمہ سب سرکار لڑتی ہے جب اٹھارہ برس کی عمر ہو جائیگی سرکار واپس کر دیگی نہ ادودھو کا دین نہ مادھو کا لین جو لوگ شریر بدذات ہین وہ سب بھی دب دبا جائینگے ۔

مین ۔ بات تو اچھی ہے مگر پھر ہملوگ تو راہی ہو جائینگے نہ ۔

پھوپھا ۔ نہین راہی کیون ہونے لگین تمھارا اور تمھاری امان کا حصہ تمھارے دخل مین رہیگا اور صابر کے حصہ کے کورٹ ہو جانے سے تمکو بھی انتظام مین بہت کچھ مدد ملیگی ۔

مین ۔ صابر کہین ہاتھ سے بے ہاتھ ہو جائے تو کیا ہو ۔

پھوپھا ۔ کیون صابر کیون ہاتھ سے بے ہاتھ ہونے لگا ۔

مین - سنتی ہون کہ جایدا د جب سرکار کے ہاتھہ مین جاتی ہے تو سرکار لڑکے کو بھی لے لیتی ہے -

پھوپھا - سرکار لینے کیون لگی ہان یہہ ہوتا ہے کہ بڑی نگرانی اور حفاظت سے اِسکول مین اوسکی تعلیم ہوتی ہے -

مین - ہملوگ بھی دیکھہ سکتے ہین -

پھوپھا - ہان صاحب کیا دیکھنے سننے کی مناہی ہے -

مین - اے ہے تو یہہ بہت ہی اچھی بات ہے مگر مجھے وسواس آتے ہین کہ خدا جانے کیا سے لیا ہو -

پھوپھا - اچھی اور مفید بات مین تو وسواس ناحق ہے اگر ایسا ہی خیال ہے تو امیری بیگم سے دریافت کر نہ لو کہ اونکے گھر مین بھی کورٹ ہوا تھا ابھی کتنے دن ہوئے ہین کہ کورٹ چھوٹا ہے ماشاءاللہ اب اونکے بیٹے دانش علی کو دیکھو اسکول سے پڑھہ بڑھا کے قابل بھی نکلا اور روپیہ بھی ہزارہا جمع ہے یہہ بھی جانے دو شیخ اعتماد الدین تو تمھارے گھر کے پورانے وکیل ہین ... تم اپنی مان سے پوچھو کہ تمھارے باپ کو اون پر کیسا کچھہ اعتبار تھا اونھین سے صلاح لو -

مین - اسے آپ کیا غلط کہئیے گا مگر پوچھنے کو اونسے بھی پوچھوا لونگی یہہ

یہہ باتین کرکے جب پھوپھا چلے گئے تو مینے کہا امان جان آپ جانتی

ہین کہ امیری بیگم کا کورٹ ہوا تھا -

امان جان - کورٹ وورٹ تو مین نہین جانتی مگر ہان اونکے لڑکے

کی معاش ملکیت سب کچھہ کچہری کے علاقہ ہو گیا تھا اب تو سب چھٹ آیا -

مین - تو میرے صابر کا بھی کورٹ کروا نہ دیجئے اچھا تو ہے معاش بھی

حفاظت سے رہیگی تعلیم بھی ہوگی روپے بھی جمع ہوا کرینگے سب سے

بڑھکر تو یہہ ہے کہ اِن مُوئے نمک حراموں سے تو نجات ملیگی -

امان جان - نہ بابا یہہ تو مین ہونے دونگی ٹکے ٹکے کو محتاج کوڑی کوڑی کو

حیران -

مین - آپ کا اور ہمارا تو کورٹ ہوگا نہین فقط صابر کا کورٹ ہوگا تو اوسکو

بھی خرچ بھر سے کو ملا کریگا -

امان جان - اب اپنے بچے کو پرائے کا بنا دون -

مین - اپنا چھوڑ پرائے کا کیون ہونے لگا -

امان جان - تو سنتی ہون کہ بنارس مین ایسے لڑکونکو رکھتے ہین -

مین — علم کے لیئے تو لوگ کہان نہین رہتے یہہ تو بنارس ہے —
امان جان — یہہ تو ہے مگر یا متا بُری ہوتی ہے دیکھونگی کیونکر —
مین — ابھی تو مین اسمین اوراور لوگون سے بھی صلاح کرلونگی لیکن ظاہر مین ایسی تو اچھی بات ہے کہ کیا کہنا اور دیکھنے کا کیا ہے ہملوگ بھی وہین جاکر رہینگے جہان وہ رہے گا امان جان ہماری تو معصوم صفت آدمی تھین مجھسے بہت اولجھنے لگین تب مینے کہا کہ اچھا شیخ اعتماد الدین صاحب سے اسکی صلاح لیجیئے غرض کچھ خدا کو بہتر کرنا تھا راضی ہوگیئن اگلے دن ہم اور وہ سوار ہوکر اونکے گھر گئے اونکی بی بی دیکھتے ہی چھوٹی بڑی ہوگیئن زہے نصیب زہے قسمت آپکے قدم ہمارے گھر آئے —
امان جان — آدمی ہی کے گھر آدمی جاتا ہے اور پوچھیئے تو مین کسی غیر کے گھر نہین آئی ہمارے آپ کے مردون مین محبت کیسی بھائی چارا تھا ہان عورتون عورتون مین البتہ آمد رفت نہ تھی —
وکیل صاحب کی بی بی — جی کیون نہین مین بہت اچھی طرح واقف ہون بلکہ آپ کو یاد ہوگا جب آپ کی بڑی بیٹی سُسرال جانے لگین اور راہ مین وہ کچھہ ہوگذرا جو خدا دشمن پر نہ ڈالے تو مینے خبر کے لیئے اپنی

ماما کو بھی بھیجا تھا۔

اماں جان ۔ بی سلامتی سے یہی بیٹی ہین خدا نے ہمسے انکو پھر ملوادیا میری تو یہی ایک بیٹی ہے نہ بڑی جانون نہ چھوٹی اور ایک اللہ کا بندہ اسکا چھوٹا بھائی ہے یہی دو نشانی چھوڑکر باپ سدھارے ہین۔

وکیل صاحب کی بی بی ۔ اے ہے وہ یہی بیٹی ہین انکے آنیکا حال تو مینے سنا ہی نہ تھا دو ربار انکی تو اور طرحکی خبر مشہور ہوئی تھی۔

اماں جان ۔ اِن سے تو مجھے کیا ہے سب کے سب مایوس تھے ڈاکوؤن نے کسی جنگل مین چھوڑ دیا پاؤن پاؤن خاک پھانکتی کلکتہ پہونچین وہان ایک بیچارے مختار کے گھر مین تھین انکے میان وہان پہونچ گئے اونکے ساتھ کشتی پر چلین راہ مین اندھیری رات کو کشتی سے پانی مین گرین یہہ تو بہکر کہین پہونچین اور میان انکے خدا جانے کدھر گئے دریا سے اللہ نے بچایا تب بڑی بڑی مصیبتون سے گھر آئین انہین کے لانیکو باپ گئے تھے نہ مونگیر مین اون پر وہ کچھہ ہو گیا کہ جان ہی سے گئے گذرے ہو گئے ۔

وکیل صاحب کی بی بی ۔ اونکا تو حال مینے سنا ہے مگر انکا قصہ تو

نہین سُنا تھا اب اللہ رکھو انکے میان بھی آئے یا نہین —

امان جان — مینے کہا کیا کہ جب کشتی سے گرین تو میان بی بی کا ساتھ چُھٹا اب اونکا پتا نہین کہ کہان گئے —

وکیل صاحب کی بی بی — خدا کرے وہ بھی آجائین —

امان جان — ہان خدا سے تو بڑا بھروسا ہے۔ آگے نہین جانتی کہ قسمت مین کیا ہے ہولون کے مارے تو آج دو برس سے (آپ یقین سمجھئے گا کہ) مین آپ مین نہین ہون —

وکیل صاحب کی بی بی — بھلا کہنے کی بات ہے جسپر گذرتی ہے وہی جانتا ہے —

امان جان — آپ کیان بھی کچھ اپنا دکھ ہی رونیکو آئی ہون (دیکھکر قاب مٹھائی کی جسکو ساتھ لیتی گئی تھین)

آگے بڑھاکر — پہلے پہل آنا ہوا بچون کے مُنھ میٹھا کرنیکو لیتی آئی ہون —

وکیل صاحب کی بی بی — اسکی کیا ضرورت تھی —

امان جان — نہین بی ہم لوگون کا یہہ دستور ہے کہ بچہ والے گھر مین (خدا سب کی خیر رکھے) جب جاتے ہین تو کچھ مٹھائی ساتھ لیے جاتے ہین

وکیل صاحب کی بی بی - جی ہان تو کیا ارشاد کیجئے گا -
امان جان - آپ کے میان سے کچھ پوچھوانا ہے اگر آپ پوچھکر مجھسے
کہدیجئے تو بڑا احسان ہے -
وکیل صاحب کی بی بی - بہت اچھا اب وہ کھانا کھانیکو آلین تو
پوچھ دون غرض وکیل صاحب دو گھڑی کے بعد کھانا کھانیکو گھر
مین آئے
وکیل صاحب کی بی بی - لیجئے کہئے -
امان جان - آپ میری طرف سے پہلے تو سلام کہئے پھر کہئے کہ آپ
سے اور (میری طرف اشارہ کرکے) اِنکے باپ سے ملاقات تھی
اوسکا تو کچھ ذکر ہی ضرور نہین ہے آپنے سُنا ہوگا کہ اونکے مرے پر
ایک بی بی اور ایک بیٹی لوگون نے بنا کے نالش کی ہے
حالانکہ بجز ایک مین بی بی اور ایک یہہ بیٹی ایک گیارہ برس کا بیٹا
صابر کے سوا کوئی تیسرا تو اونکا تھا ہی نہین یہی آئے گئے تین جنے
اب سُنتی ہون کہ اوسکے طرفدار بڑے بڑے لوگ ہو گئے ہین
گواہی دینے کو تیار ہین مین تو نہ بھائی رکھاؤن نہ سلامتی صابر کی

کوئی بیٹا داماد کا بھی پتا نہین کہ کہان ہے اب تو اوپر خدا ہے یا
آپ ہین لوگ یون بھی کہتے ہین کہ صابر کی معاش کو نابالغی مین
کورٹ کرادو تو سرکار کیطرف سے خبر گیری ہوگی اور لڑکے کی
جدا سرپرستی ہوگی بدمعاش جتنے ہین ڈر کے تہہ بیٹھینگے اب
آپ جیسا کہئے ویسا کرون یہہ سنکر وکیل صاحب کی بی بی اپنے
میان پاس گئین اور اوسکا جواب یون لائین۔

وکیل صاحب کی بی بی۔ آپ کو بہت بہت سلام کہتے ہین اور
کہا ہے کہ ہم تو آپکے میان کے قدیمی خدمتگار تھے مگر آپ نے بالکل
بھلا دیا اور سچ ہے کہ آپ سے اسکی شکایت کیا کرون آپ کو تو جسنے
جو صلاح دی وہ کیا حالانکہ آپ کو اپنی بیٹی کا حال معلوم ہوچکا تھا کہ کلکتہ
سے چل چکی ہین اوسپر بھی صرف بیٹے کا نام تو لکھوایا اور بیٹی کو چھوڑ دیا
لوگون کو بھی ایک مشغلہ ہاتھ آیا ایک بیٹی بنا جھپ دعوا کر دیا ہرچند اِس سے
کچھہ ہوگا نہین مگر زیرباری اور ہلکانی تو ہے رہا کورٹ ہونا تو اسمین
کچھہ قباحت نہین لڑکے کو سنتا ہون کہ ادہر سے اودھر ابتر پھرتا ہے
تعلیم بھی ہوگی معاش ملکیت کی بھی حفاظت کیجائیگی۔

امان جان - تو آپ میری طرف سے جا کر کہئے کہ جو ہوا سو ہوا اب تو آپ
کچھ خبر لیجئے مین تو معاملہ مقدمہ کچھ جانتی نہین -

وکیل صاحب کی بی بی اپنے میان کے پاس سے آکر - اونہون نے کہا ہے
کہ پرسون کچہری تعطیل ہے مین آپ کے مکان پر آؤنگا لالہ مختار تو اِس
گورک دھندہاری کو کیا سمجھینگے ہان شیخ شرافت حسین صاحب کو
بلوا رکھئے گا -

امان جان - بہت اچھا غرض وہان سے رخصت ہو کر گھر آئے تیسرے
دن وعدہ پر وکیل صاحب آئے مینے پھوپھا کو تو بلوا ہی رکھا تھا زنانہ
مکان مین پردہ ہوا مختار اور لالہ بھی بلوائے گئے پہلے حساب کتاب
نکالا گیا وکیل صاحب نے امان جان سے اجازت لیکر دیکھنا شروع
کیا بات بات مین مختار صاحب بند ہونا شروع ہوئے آخر کو وکیل
صاحب نے بالکل حساب پر قلم پھیر دیا اور کہا کہ مختار صاحب یتیم اور بیوہ
عورت کے ساتھ ایسا گاؤ گھپ نہین کرتے مختار نے شرمندہ ہو کر
سر جھکا لیا آمدنی کی کتاب کھولی گئی سات سو روپیہ مہینا[لہ] تھا کاغذات
مین دو تمسک بھی نکلے ایک پانچ ہزار کا ایک تین ہزار کا غرض وکیل صاحب نے

لہ یعنی سات سو کی آمدنی تھی ۱۲

سب انتظام اپنے ہاتھ مین لیا اور امان جان سے پکار کر کہا کہ
کوئی اندیشہ کی جگہہ نہین انشاء اللہ ایک مہینے کے اندر صفائی ہوجائیگی
اب مین نہین جانتی کہ وکیل صاحب نے کیا کیا حکمتین کین کہ میرا نام بھی
داخل ہوگیا امان جان کا بھی اور صابر کا حصہ سات آٹھہ برس کے
لیئے کورٹ ہوگیا پچاس روپیہ کا مہینا سرکار سے اوسکے لیئے
مقرر ہوا ایک گاڑی اسکول جانیکے لیئے خرید دیگئی تھوڑی دنون تک
توحساب کتاب وکیل صاحب اور پھوپھا دیکھا کیئے پھر تھوڑا تھوڑا
کرکے مینے دیکھنا شروع کیا دو مہینے مین مینے سب کچھہ اپنے ہاتھہ
مین لے لیا قرض بھی ادا ہوگیا بلکہ تمسک کے روپے جب وصول
ہوئے تو ہمارے اور امان جان کے ملاکر پانچ ہزار روپے نقد
جمع ہوگئے جب اس طرف سے اطمینان ہوا اور صاحب گنج سے
بھی خبر آگئی کہ اونکا کہین پتا نشان نہین ملتا تو رمضان کی دسوین
تاریخ مین امان جان سے مخاطب ہوئی۔

فصل سُود کھانیکی بُرائی

کھیئے اِن روپونکو کیا کیجیئےگا۔

اماں جان۔ پڑے رہنے دو کچھ نقصان کرتے ہین۔

مین۔ نہین نقصان کیا کرتے ہین مگر اُنسے کچھ کام لینا چاہئے۔

اماں جان ہنسکر۔ تمھارے باپ کیطرح سود پر لگاؤن۔

مین۔ نہین سود کا کیا ذکر ہے سود تو مسلمانونکے حق مین زہر ہے۔

اماں جان۔ اِسکو دیکھتا کون ہے روپے تو یون ہی بڑھتے ہین۔

مین۔ ایسی گردن ماری سے اگر روپے بڑھے تو کیا۔

اماں جان۔ گردن ماری کیسی بلکہ دوسرے کا کام نکلتا ہے دنیا مین اس سے بڑھکر تو نفع کی کوئی چیز ہی نہین دوسرے پر بھی احسان ہو اور ایک کے دو دو لے لو۔

مین۔ نگوڑا ایسا بُرا رواج ہو رہا ہے کہ کوئی بڑے نقصان کو نہین دیکھتا تھوڑے سے نفع پر سب جاتے ہین۔

اماں جان۔ شرع کی بات کو کوئی کہان تک دیکھے۔

مین۔ شرع کے حکم کے علاوہ عقل سے دیکھئے تو دنیا کے لیئے بھی بُرا ہے۔

امان جان - کیونکر -

مین - دس بھائیونکا نقصان ہوتا ہے معاش سے بے معاش ہوتے ہین -

امان جان - وہ خود کیون لین -

مین - اے ہان نگوڑے رواج کو کہتی ہون کہ کیا برا رواج ہے اور زیادہ تر یہہ خرابی ہے کہ دو روپے تین روپے سیکڑا دو چار برس مین ساری معاش غائب سنتی ہون کہ اور اور ملکون مین جہان کے لوگونکی سمجھہ زیادہ ہے چار آنے پانچ آنے سیکڑے پر معاملہ ہوتا ہے وہان روپے بڑہانیکی صورتین دوسری ہی دوسری ہین سب سے زیادہ تو تجارت سے روپے بڑھتے ہین -

امان جان - پھر اِن روپونسے کیا تجارت کرنے کا ارادہ ہے اے نہ بیٹی تجارت کے نام سے مین ڈرتی ہون تجارت مین تو روپے لگائے اور گئے گھر کے سمجھو بیسیون کو اپنی آنکھہ سے دیکھہ چکی ہون

مین - تجارت کا حال آپ کیا جانئے اس سے بڑھکر تو کوئی دوسری چیز روپے بڑھنے کی ہے ہی نہین مگر ہم ہندوستانی لوگ تجارت

کرنا ہی نہین جانتے اول تو تھوڑی پونجی سے شروع کرینگے دوسرے بیوقوفون یا بے ایمانونکو کارندہ بنائینگے تیسرے ادہار بیچینگے چوتھے ایک کی جگھہ چار نفع چاہینگے پانچوین گھوم پھر کے اپنے ہی ملک مین سودا بیچینگے پھر نفع کیا ہوگا خاک۔

بعنی کارخانہ

امان جان۔ جو کچھہ ہو مگر مین تو تجارت نکرنے دونگی۔

مین۔ مین کب کہتی ہون کہ تجارت کرونگی ہملوگ پہلے اپنی زمینداری کو تو دیکھین یہی کیا کم تجارت ہے ہندوستان کی زمین تو ایسی ہے کہ اگر یہان کے لوگ محنت کرین اور علم و عقل سے کام لین تو لاکھہ تجارت کی ایک تجارت ہے۔

امان جان۔ تمھارے باپ نے سب ہنجیا کرکے دیکھی خاک کسی مین فائدہ نہوا ہر سال جھیتر کے میلہ سے بیل خرید ہوکے آتے تھے اور گانون بھیجے جاتے تھے مگر جب سُنا تو یہی کہ نقصان ہوا۔

مین۔ اسکے لیئے بھی بہت سی باتین چاہیین زمین کے بنانیکی ترکیب ہل کا قاعدہ تخم ریزی کا طریقہ کھیت کا کیڑون سے بچانا پانی سینچنے کی آسان ترکیبین۔

امان جان – وہ کیا اِسکو نہین جانتے تھے –

مین – اگر جانتے تو نقصان بہت کم ہوتا –

امان جان – تو اب کیا ہل بیل خریدو گی –

مین – جب موقع ہو گا تو یہہ بھی کرونگی مگر ابھی تو دوسرا ہی ہل بیل ہے –

امان جان – وہ کیا –

نوان باب

مین – اپنا تو ارادہ ہے کہ حج کو جاؤن –

امان جان – ٹھنڈھی سانس بھر کے – اے ہان حج کو نجاؤگی تو کیا کروگی مگر ابھی سے –

مین – نیت کر چکی ہون خدا سے کیونکر جھوٹھ بولون –

امان جان – ایسی کیا جلدی ہے اگلے سال دیکھا جائیگا –

مین – زندگی موت کا کیا ٹھکانا جو اِس سال ہے وہی اگلے سال بھی ہوگا

امان جان – گھر بار کون دیکھے گا –

مین - ابتو کچھہ بکھیڑا ابھی نہین آمدنی کا لینا کورٹ کے منشی صاحب کو سپرد کر دونگی کیا تعجب ہے کہ اپنی مہربانی سے وہ دیکھہ الیٹ ﷺ گھر مین خرچ کے مطابق جو کہدونگی مہینوین دن دے دیا کرینگے -

امان جان - صابر کا کیا ہوگا -

مین - اللہ رکھے آپ ہین کہ نہین -

امان جان - مین کیا تمھین اکیلا جانے دونگی -

مین - اکیلی کیون جاؤنگی بڑی خالہ جان تو مجھے جاتے دیکھہ شرطی تیار ہوجائینگی پھر آپ نہ گئین وہ گئین دونو برابر ہے -

امان جان - ہان اگر وہ چاہین تو کیا کہنا ہے خیر مین بھی چھاتی پر پتھر رکھونگی -

مین - دیکھئے آج ہی پوچھہ لیتی ہون کھانا کھا کے مین بڑی خالہ جان کے گھر گئی اور اونسے تذکرہ کیا اسے ہے وہ تو خوش ہو کر میری بلائین لینے لگین اور کہا کہ ہان بیٹی ضرور چلونگی کسیطرح اس کفرستان سے نکل جاؤن تو بہتر ہے تو کل کہینگی مین آج تیار ہون -

مین - انشاء اللہ تعالے عید کی پانچوین کو ضرور چلئے غرض وہان سے

اکر بیٹے اماں جان سے سب حقیقت بیان کی اب تو اماں جان سنتے ہی
چپکی ہو گئیں نہ تو اونکا دل چاہتا ہے کہ ہاں کہوں اور نہ وہ نہیں
کرسکیں مگر دو چار دن میں کہتے سنتے کچھ راضی ہوئیں تب میں نے
جلدی جلدی حاجی کریم اللہ کی بی بی کا برقع منگا چار برقع بنوائے
ایک کتاب سفرنامہ حج ڈہونڈہوا کر منگوائی اوسکے مطابق بہت
سی چیزیں خریدلیں اب مجکو یہہ تشویش پیچ تھا کہ اگر کوئی مرد بھی
چلتا تو بہت مناسب تھا قدرت خدا کی آپ سے آپ چلنے پر
پھوپھا موجود ہو گئے جب یہہ ہوا تو پھر کیا تھا جانے کے شوق میں
رات رات بھر مجھے نیند نہ آتی تھی غرض عید کا چاند دیکھا گیا عید کی
صبح ہو کر کورٹ کے منشی صاحب کو میں نے بلوا بھیجا اور پھوپھا کی
معرفت سارا حساب وکتاب اونکے سپرد کرکے ایک رسید لی
اور اماں جان کے حوالہ کرکے کہا دیکھئے اسکو بہت حفاظت سے
رکھئے گا ایسا نہو کھو جائے پچاس روپے آپ کے مہینا بھر سے کو
بہت ہیں ضرورت کی بات الگ ہے لیکن بے ضرورت اس سے
زیادہ نہ لیجئے گا صابر سے کہکر ریل کی ایک کتاب منگائی وہ

انگریزی مین تھی دو روپے دیکر اوسکا ترجمہ لکھوایا مختصر مختصر ضرورت
کی سب چیزین اپنی اور خالہ جان اور پھوپھا کی بند ہوائین ساتھ
چلنے والے تو مین تو بہت کہا کیئے کہ مجھے لیچلو مگر مینے نوکرون مین
حسینی اور ماماؤن مین بوا عاشورن کو پسند کیا عید کی چوتھی
تاریخ سارا سامان تیار تھا اپنے بیگانے سب سے مل ملا آئی پھوپھا سے
کہا کہ پورا ایک خانہ گاڑی کا بمبئی تک لیجیے جسمین پاخانہ بھی ہو
اونھون سے نے کہا کہ اوس گاڑی کا کرایہ بہت ہے مینے کہا کتنا اونھون نے
کہا کہ اس گاڑی سے جسپر سب ہندوستانی سوار ہوتے ہین تگنا
ہمنے کہا بلا سے مگر آرام تو ہے غرض اوسیدن گاڑی کا بھی بندوبست
ہو گیا صبح کا انتظار تھا صبح بھی ہوئی امان جان کا اضطراب مین
کہہ نہین سکتی کہ کسقدر تھا منہہ مین دہان ڈالو تولا او دس بجے مین
ہاتھ جوڑکر امان جان کے آگے کھڑی ہو گئی ایک طرف صابر لیٹا
ہوا تھا ایک طرف امان جان گلے سے لگائے تھین اوسوقت ایسی
کوک پڑ رہی تھی کہ تمسے کیا بیان کرون کسی نہ کسیطرح سے مین رخصت
ہوئی پالکی پر مین اور خالہ جان سوار ہوئین امان جان نے بہتیرا چاہا

وہ بھی ساتھ تھیں

کہ ریل تک مین بھی چلون مگر مینے سمجھا بجھا کر روک دیا سواری اسٹیشن
مین آئی پھوپھا اور دو چار اور مردانون نے اسباب تلوایا گاڑی کا
پاس لیا تھوڑی دیر مین گھنٹی بجی اور گاڑی کی دہیمی دہیمی آواز
سُنائی دینے لگی چپراسی نے پُکار کر کہا کہ مسافرو! سنبھل بیٹھو اور
باہر لوگو ہٹ جاؤ اوسوقت پالکی کے پاس سے جس بیکسی کی
حالت مین صابر الگ ہوا ہے کچھ میرا ہی دل جانتا ہے جب اسٹیشن
کے چبوترے سے گاڑی مل گئی پالکی ریل سے ملائی گئی اور ہم لوگ
اندر آئے جلدی جلدی پھوپھا نے ضرورت کی سب چیزین خانہ کے
اندر پھینکنا شروع کین مین سمیٹ سمیٹ کے رکھتی جاتی تھی اوس
خانہ مین صرف ہم ہی تین عورتین تھین گاڑی بہت اچھی چارطرف
شیشہ کے پٹ تخت پر گدا بہت ہی اچھا بچھا ہوا ایک طرف پاخانہ
ایک طرف کپڑے اور اسباب رکھنے کو جالی دار الگنی مین تو گاڑی کو
دیکھتے ہی خوش ہوگئی مینے پھوپھا سے پوچھا کہ آپ کدھر ہین اونھون نے
کہا کہ مین اور میان حسینی ساتھ ہین ہماری گاڑی بھی تمھارے بغل مین
ہے یہہ باتین ہو رہی تھین کہ پھر سیٹی بجی پھوپھا اپنے خانہ مین چلے گئے

اور گاڑی رینگی مینے اپنا ہاتھ اوٹھا کر کہا کہ اے خدا مینے اپنے سب
چھوٹے بڑے عزیزونکو تیری ہی حفظ و امان مین دیا اور اِس سفر
مین مجکو صرف تیرا ہی بھروسا ہے تو ہی اپنے بندون کا نگہبان ہے
اور تو ہی ہر طرحکی بلاؤنسے بچاتا ہے یہ کہہ رہی تھی کہ شیشہ کے پٹ
سے صاحب پر نظر جا پڑی سڑک کے کنارے دو چار ہمجولیونکے ساتھ
کھڑا گاڑی کو دیکھ رہا تھا بہتیرا دل نے چاہا کہ دروازے کے پاس
آکر باتین کرون مگر مینے کہا بیفایدہ ہے اور صدمہ ہوگا اوسپر بھی جب
میری اوسکی نظر چار ہوگئی تو مین کھڑی ہوگئی اور اشارون سے
اوسکو رخصت کیا خالہ جان اور بوا عاشورن تو پٹ سے ملی ہی ہوئی
تھین دونون آدمیون نے پکار پکار کے دعا دی بلائین لین کہ کے
مسافرونکی ڈوری کھچی اور ریل کی چال تیز ہو چلی گاڑی تو کچھ ایسا
ہلتی نہ تھی مگر چونکہ عادت نہ تھی اِسلیئے کبھی کبھی سر گھوم جاتا تھا مجکو
تو ریل کی سواری کا کچھ بھی اچنبھا نہ تھا کیونکہ ایک دفعہ سوار ہو چکی
تھی مگر خالہ جان اور بوا عاشورن سے کوئی پوچھتا کبھی گھبراتی تھین
کبھی خوش ہوتی تھین کبھی جھانک جھانک کے دیکھتی تھین جب

کوئی اسٹیشن آجاتا اور فرنگیون کی صورت دکھائی دیتی مارے ڈر کے دبک جاتین اور کہنے لگتین اے بی بی اے بی بی اسے ہے یہان تو بہت سے انگریز ہین کہین کوئی اندر نہ چلا آئے مین اونکی تسکین کر دیتی تھی کہ ہمارا پورا خانہ ہے اوسکا کاغذ بھی دروازے سے لگا ہوا ہے کوئی نہ آئیگا آپ اچھی طرح بیٹھی رہئے راہ مین بہت سے شہر ملتے جاتے تھے آرہ بکسر زمانیہ مغل سرا مرزا پور کسی اسٹیشن مین (نام یاد نہین) بوا عاشورن سے حسینی کو پوکر واکر پھوپھا کو بلوایا اور کہا کہئے الہ آباد مین اوترنا ہوگا نہ -

پھوپھا - ہان وہان سے پھر ٹکٹ لیکر بمبئی کی گاڑی مین سوار ہونگے

مین - پھر وہان کہان ٹھہرینگے -

پھوپھا - بہت سی جگہہ ملجائیگی -

مین - بارہ پر ایک بجے الہ آباد کا اسٹیشن ملیگا اب کے بجے ہونگے

پھوپھا - گیارہ تو بج گئے ہین کل دو گھنٹہ اور رہین تم لوگ مستعد رہو

یہہ کہکر پھوپھا اپنی گاڑی مین چلے گئے بیٹھے ہر قسم نکالے کھانے پینے کی جو چیزین کھولین تھین اونکو باندھ دیا دو گھنٹے مین الہ آباد پہونچ گئے

پھوپھا اور حسینی نے اسباب اوتارا ہملوگ برقع پہنے ایک طرف
کھڑے ہو گئے جب سب اسباب اوتر گیا تو مزدورون کے سر پر رکھوا
اسٹیشن سے باہر آئے سرا مین گئے سرا کچھ ایسی بری نہ تھی ایک
دالان ایک کوٹھری کرایہ لی دالان مین پردہ کیا اپنے اپنے بچھونے
بچھائے رات کو مزے سے پڑ رہے رات کو تو پاؤن پاؤن سرا تک
آئے تھے دن کو جب اسٹیشن جانے لگے ایک گاڑی کرایہ ہوئی
پھر اسٹیشن آئے گاڑی مین سوار ہوئے گاڑی روانہ ہوئی ڈیڑھ
دن اور دو راتین گاڑی مین گذرین تب بمبئی مین داخل ہوئے
بمبئی بہت اچھا شہر ہے ٹھیک کلکتہ کیطرح روشنی ہوتی ہے سڑکون پر
گاڑیان افراط سے پھرتے رہتی ہین پانی کی کلین بھی ہین بمبئی جب
پہونچے تو دن کا وقت تھا گاڑی کرایہ کر کے میر ببر علی کے امام باڑے
مین آئے ایک دالان دو کوٹھریان لین اوسی مین اوتر پڑے کئی دن
کے تھکے ماندے تھے پڑ رہے شام کو حسینی نے کھچڑی پکائی سب نے
ملکر کھائی رات گذری صبح ہوئی پھوپھا جہاز کی فکر مین نکلے اوس
امام باڑے مین اور بھی بہت سے لوگ اوترے ہوئے تھے ہمارے

برابرہی دالان مین لکھنؤ کی ایک بیچاری عورت تھین وہ بھی مکہ کو
جایا چاہتی تھین اونسے ملاقات ہوگئی اونہون نے کہا کہ کل ایک
جہاز جدّہ کو جائیگا مین تو اوسمین سوار ہونگی تمہارا دل چاہے تو تم بھی
چلی چلو مینے کہا پھوپھا آلین تو اونسے کہون اِتنے مین پھوپھا بھی آگئے
میرے کہنے کے بیشتر ہی پھوپھا نے کہا کہ ایک جہاز کل کھلنا مناسب
ہے کہ اوسمین چلین مینے کہا بہت اچھا غرض وہ گئے اور اوسکو کرایہ
کیا سب ملا کر چارسو کئی روپے دینے ہوئے اُون لکھنؤ کی بی بی نے
کئی سفر کئے تھے اور ہوشیار بھی تھین مینے اونکے کہنے سے کچھ
بسکٹ کچھ روٹیان بازار سے منگوالین تاکہ جہاز پر کام آئین دوسرے
دِن چلنے کی تیاری ہوئی مینے صابر کے نام اپنے پہونچنے اور جلد روانہ
ہونے کا ایک خط لکھہ رکھا کہ جب جہاز مین سوار ہونگی روانہ کردونگی
چار بجے جہاز کھلنے کو تھا ہم لوگ بارہ بجے گاڑی مین بیٹھکر دریا کنارے
آگئے اے بی بیو مین آپ لوگون سے کیا بیان کرون کہ کنارے پر
کشتیون اور جہازون اور آدمیون اور اسباب کا کسقدر ہجوم تھا
کہ اَوسان خطا ہوتے تھے مین تو کلکتہ کے گھاٹ کو بھول گئی بڑی بڑی

خرابی سے ایک کشتی پر اسباب رکھا گیا اوسمین ہملوگ سوار ہوئے
ڈاک گھر دریا کنارے ہی تھا حسینی خلاد دے آیا۔

رقیہ۔ بوا آپ جہاز پر نہ گئین کشتی پر گئین۔

ولایتی۔ بڑے بڑے جہاز کنارے سے دور رہتے ہین اسلیئے کنارے پر کشتی مین بیٹھ لیتے ہین کشتی جہاز تک پہونچا دیتی ہے ہماری خالہ جان تو کشتی مین سوار ہوتے ہی کانپنے لگین مگر مجکو کچھ ایسا خوف نہ آیا دو گھڑی کے اندر کشتی جہاز سے مل گئی جہاز پر اسباب اوتارا وہان بھی ایک چھوٹی سی کوٹھری ہم مین عورتونکے رہنے کو ملی بڑی بات یہہ تھی کہ پائخانہ بھی تھا جب اوس تھوڑی سی جگہہ مین اپنے اپنے بستر سے لگا چکے تو دیکھا کہ وہ لکھنو کی بی بی بھی آئین مگر بیچاری غریبی کے سبب سے کوٹھری نہ لے سکین جہاز کے اوپر وار ہین دن مین تو جانتی تھی کہ جہاز کوئی گھنٹہ بھر مین کھلیگا مگر رات رہ گیا صبح کو سویرے جہاز کھولا گیا مین نماز پڑھ رہی تھی کہ جہاز کو گھما یا قطب نما ہمارے آگے رکھا تھا روشنی جل رہی تھی جب جسطرح جہاز گھومتا تھا مین بھی قبلہ کیطرف اوسی اوسی طرح گھوم جاتی تھی۔

علیمن - ہوا قطب نما کیا -

ولایتی - وہی جو ڈبیا مین بطور ایک سوئی کے گھوما کرتا ہے -

علیمن - اوسکو تو قبلہ نما کہتے ہین -

ولایتی - قبلہ نما بھی کہتے ہین -

علیمن - اِسکا کیا سبب کہ چاہے جدھر گھماؤ وہ گھوم گھما کے ایک ہی طرف رہے گا -

ولایتی - وہ سوئی لوہے کی ہے اور باریک نوکدار ایک دوسری سوئی پر رکھی ہوئی ہے کہتے ہین کہ دنیا کے دکن اور اوتر طرف مقناطیس کے پہاڑ ہین اور بعض کہتے ہین کہ چونکہ دونو طرف قطب کی کشش ہے اسلیئے ہر وقت سوئی کے دونون سرے دو طرف کھچے رہتے ہین اگر یہ چیز ہاتھ نہ لگتی تو اندھیری رات تو نکو جہاز بھٹکتے پھرتے -

ولایتی - گھڑی بھر بعد خالہ جان بھی سو کر اوٹھین دریا کیطرف جو دیکھتی ہون تو اللہ پناہ دے آسمان اور پانی کے سوا کچھہ دکھائی نہین دیتا بڑی بڑی لہرین اوٹھ رہی ہین جنکو دیکھکر کلیجہ پانی ہوا جاتا ہے اگرچہ مین دریا کی لہرین اور دریا کے بڑے بڑے پاٹ

دیکھہ چکی تھی مگر توبہ کہان وہ کہان یہ آسمان زمین کا فرق تھا یہ دیکھکر
خوف سے مینے اپنا مُنہہ پھیر لیا خالہ جان اور بوا عاشورن تو دیکھہ
بھی نہ سکتی تھین حیرت زدہ چپ ایک ایک کا مُنہہ دیکھہ رہی تھین
نہ کسیکو مُنہہ دہونیکی سُدھہ نہ بات کرنیکا یارا پھوپھا کے چہرہ سے بھی
ڈر دیکھائی دیتا تھا میان حسینی بھی ایک طرف سہمے ہوئے
بیٹھے تھے مینے دیکھا تو پھوپھا کا مزاج اوسیوقت سے کچھہ کچھہ
خراب معلوم ہوتا تھا کبھی کبھی اوبکائیان لیتے تھے اور رات کو تو
ایسا شدت سے اندھا دہند اونکو بخار شروع ہوا کہ الٰہی
تیری پناہ مین بوا عاشورن خالہ جان سب مِلکے اونکو دبا ہوئے تھے
مگر ہاتھہ سے نکلے ہی جاتے تھے دو دِن تک تو جسطرح بنی مزاج
پر رہنے دیا لیکن جب تیسرے دن بھی وہی حال دیکھا
دو ایک آدمیون کے کہنے سے جہاز کے ڈاکٹر صاحب سے علاج شروع کیا
عدن تک پہونچتے پہونچتے تو اونکی حالت بہت ہی خراب ہو گئی ڈاکٹر صاحب نے
بہتیری دوائین اولٹین پلٹین مگر بجز نقصان کے فائدہ ایک سے بھی نکیا
جس دن سے پڑے کھانا مُنہہ تک نہ گیا ضعف از حد ہو گیا

غرض سب طرح کی تدبیرین کرکے مین تھکی آخر کچھہ نہوا عدن سے آگے بڑھکر عین صبح کی نماز کے وقت اونکا انتقال ہو گیا کیا کہون اوس بیکسی کے وقت اپنا کیا حال تھا مجھے تو ایک سکتہ سا ہو گیا جہاز پر دو چار ایرانی مغل بھی سوار تھے جب حسینی نے اون لوگونسے کہا تو وہ لوگ اپنی اپنی آستینین چڑھا جھپ مستعد ہو گئے بڑی بڑی مشکل سے اونکو غسل دیا کفن پہنایا نماز پڑھی جہاز والے نے بھی جہاز کو کچھہ ٹھہرایا تختہ پر اونکو لٹاکر دریا مین ڈال دیا خالہ جان اور بوا عاشورن تو اس صدمہ سے ایسا گھبرائین کہ کیا کہون بڑی مجھسے کہنے لگین کہ بی اب یہان سے پلٹ چلو نہین معلوم کس بُری ساعت مین سوار ہوئے تھے کہ اچھے بچھے ساتھہ کے ایسے آدمی پر یہہ کچھہ گذر گئی کیا جانے آگے خدا کیا دکھائیگا مین کیا جواب دیتی ایک چپ اور ہزار چپ تھی دونون کے مُنہہ دیکھتی تھی اور سر جھکا لیتی تھی اوس غم والم مین سفر بھی نہ معلوم ہوا پانچ چھہ دن کے بعد جہاز جدّہ مین پہونچا سامنے سے شہر کی عمارتین دکھائی دینے لگین مین اِس تردد مین تھی کہ الٰہی کیونکر اِس سفر کا انجام

ہوگا مینے تو خیال کیا تھا کہ ایک واقف کار دارینہ اپنا عزیز مرد ساتھ ہے اوسکا ساتھ یون چھوٹا کہان جاؤنگی کہان اُترونگی استنے مین بہت سی چھوٹی چھوٹی کشتیان ہمارے لینے کو کنارے سے آئین ہمارا جہاز بھی ایک جگہہ کھڑا ہو گیا وہی بیچاری لکھنؤ کی بی بی مجھسے کہنے لگین کہ اب آپ بھی اوترنے کا سامان کیجئے ۔

مین ۔ حیران ہون کہ اوترکے جاؤنگی کہان خدا جنت نصیب کرے ہمارے پھوپھا سب واقف تھے کہ فلان جگہہ اوترینگے وہ تو یون چل بسے

وہ ۔ رہنے کو بہت سے گھر مل رہینگے ہملوگونکو تو مرزا فصیح کے بیٹے کی بدولت بہت آرام ملتا ہے دیکھو وہ آتے ہی ہونگے ۔

مین ۔ نہین معلوم کیسے آدمی ہین ۔

وہ ۔ اونسے تو ہندوستان بھر آگاہ ہے جیسے آدمی ہین ۔

خالہ جان ۔ ہان صاحب مین بھی اونکو جانتی ہون ہمارے باپ بھی جب آئے تھے تو اونہین کے گھر اوترے تھے وہ تو بہت تعریف کرتے تھے ۔

مین ۔ تو پھر ہم لوگ بھی وہین اوترینگے یہہ باتین ہو ہی رہی تھین

کہ چند آدمی جہاز پر چڑھ آئے معلوم ہوا کہ حاکم کے آدمی ہین جہاز کے اسباب کی تلاشی کو آئے ہین اون لوگون نے بہت سے بندھے ہوئے اسباب کھول کھول ڈالے ہمارا ابھی صندوق تتر بتر ہوگیا جب وہ سب جا چکے تو اور بہت سے عرب لوگ کشتیون پر آئے وہ سب مطوف کہاتے ہین ہر ایک نے اپنے مہمان کا ہاتھ پکڑ لیا ایک شخص حسینی سے کچھ پوچھنے لگا ... اتنے مین کرکے حسینی ہمارے قریب آیا اور کہا کہ یہہ کہتے ہین کہ ہم مرزا فصیح کے بیٹے ہین ہندوستان کے حاجی لوگ ہمارے ہی گھر اوترتے ہین ہم ان لوگونکے لینے کے لیئے مکہ سے آئے ہین -

مین — کہیئے خالہ جان کیا کہتی ہین -

خالہ جان — مین تو پہلے ہی کہہ چکی ہون مناسب تو ہے کہ انہین کے ساتھہ مکہ چلو -

مین — میان حسینی ابھی تو حج کو سوا مہینا باقی ہے پہلے مدینہ کی زیارت کو جانا ہے مین یہہ کہہ رہی تھی کہ وہ خود قریب آگئے اور کہا کہ ہان صاحب ایک قافلہ جدہ سے پرسون تک مدینہ جائیگا

آپ کے لیئے اونٹھ مقرر کر دیئے جاتے ہین آپ روانہ ہو جائیے
جب مدینہ سے مکہ آئیگا تو گھر سامان سب کچھ مہیا پائیگا غرض
اونھون نے اہتمام ہملوگون کے اوترنے کا کیا برقع پہنکر ہم سب
لوگ کشتی مین اوترے اسباب رکھے گئے بیچ سمندر سے کشتی
کنارے پر آئی کشتی سے زمین پر اوترے بہتیرے فقیر فقرا سودا
بیچنے والے کنارے پر بیٹھے تھے حاجی حاجی کا سب کے سب ایک
غل مچا رہے تھے منزل مقصود کے قریب پہونچنے پر تو بڑی خوشی تھی
مگر پھوپھا کو جب یاد کرتی تھی غم سے سارا لہو بدن کا خشک ہو جاتا
تھا جہاز کی تکان اوٹھاتے اوٹھاتے عجب کیفیت ہو گئی تھی کئی
گھنٹہ تک یہہ معلوم ہوتا تھا کہ زمین پانون تلے سے کھسک رہی ہے
شیخ حسن جمال کے گھر مین جا کر اوتری مکان تو پکّا تھا مگر بدبو اور
چھوٹا تلے اوپر کئی کوٹھے تھے آنگنائی ندارد نیچے کے گھر مین بہت سے
دنبے پال رکھے تھے اونکا گوھ موت سب اکٹھا تھا بازار مین کئی
جگہہ نان بائیونکی دوکان ملی سُرخ سُرخ پراٹھے اور کباب دیکھکر
اپنا بھی جی چاہا کہ لون حسینی سے کہہ دیا تھا وہ وہ خرید لایا پہلے

تو گٹھری موٹری درست کر کے رکھی اوسکے بعد منھہ ہاتھہ دہو کر
جو پراٹھے اور کباب کو چکھتی ہون تو ایسی بساند آئی کہ کیا کہون
حد مرتبہ ہے کہ ہماری بوا عاشورن نے بھی نہ چکھا سب کا سب
اسیطرح اوٹھا دیا غرضکہ جدّہ مین تین دن مقام ہوا مرزا فصیح کے
بیٹے نے ایسی خاطرین کین کہ روئین روئین سے دعا نکلتی ہے
دن مین تین چار دفعہ پوچھہ پوچھہ جاتے تھے کہ کسی بات کی تکلیف
تو نہین ایک کتاب حج زیارت کے بیان کی دیکھنے کے لیئے
دے گئے اوس سے بڑا فائدہ یہہ ہوا کہ پھر کسی سے کچھہ پوچھنے کی
ضرورت نہ رہی چوتھے دن مدینہ کی روانگی ٹھہری اونٹون پر کجاوے
باندھے گئے کچھہ مختصر سا ضرورت بھر اسباب ساتھہ لیا باقی فہرست
کر کے مرزا فصیح کے بیٹے کو حوالہ کیا کہ مکہ مین لونگی ایک کجاوہ
مین ایک مین ہماری خالہ جان دوسرے اونٹھہ پر ایک طرف
بوا عاشورن ایک طرف حسینی اونٹھہ آگے بڑھے ایک جگہہ ٹھہرا کر
تمام قافلہ کے اونٹھہ ملائے گئے اور قطار کر کے قافلہ بڑھا بہتیرے
غریب اور گنوار عرب پانون پانون قافلہ کے ساتھہ ہوئے تھوڑی ہی

دور کے بعد بستی ختم ہوگئی اب یا تو ریتلا میدان ہے یا پہاڑ ہین
بالو مین اکثر جگہہ پہاڑون کا چڑہاؤ اوتار ایسا تھا کہ کہین مُنہہ کے بل
کہین پیچھے وار کو کھسکی جاتی تھی ہر چند اونٹھ والے عربی مین پکار
پکار کے سمجھاتے جاتے تھے کہ اوپر کو چڑھتے ہین یا نیچے کو اوترتے ہین
مگر پکا ایک زبان کیونکر سمجھہ مین آئے خالہ جان تو کوئی گھنٹہ ہی بھر مین
گھبرا گئین کہ اوئی سواری ہے کہ چرخ ہنڈولا بوا عاشورن کا اونٹھ
ہمارے پیچھے ہی تھا اونکی بھی آواز برابر کان مین آ رہی تھی ظہر کی نماز
پڑھکر سوار ہوئے تھے اوتنا دن اور تمام رات قافلہ چلا صبح کی نماز
کے وقت اونٹھ ٹھہرائے گئے بڑی بڑی مشکل سے اوس نا پد نما نعمت خانہ
یعنے کجاوے سے نیچے اوترے اونٹھ پر سے کجاوے اوتارے گئے
ایک طرف پہاڑی کی آڑ ایک طرف کجاوے کی آڑ کر لی پہلے تو وضو
کر کے نماز پڑھی اوسکے بعد لیٹی ذری کمر سیدھی کی کھانیکو تو چیزین
ساتھہ تھین مگر میان حسینی نے پھر بھی روٹی دال پکائی جب بیچارہ پکا کر
لے آیا تو بوا عاشورن بہت جھنجھلائین کہ اگر پکایا بھی تھا تو کیا نگوڑے
آٹے یا دال کا کال تھا ایسا ذرا سا کہ ہم دو عورتون کا پیٹ تک

نہ بھرے ۔

حسینی ۔ بوا ہمنے تو دو سیر آٹا گوندھکر روٹی پکائی تھی مگر یہان تو اچھا خاصہ ڈاکا ہے پکاتے ہی پکاتے سیر بھر سے زیادہ کی روٹی تو یہہ قافلہ والے عرب کھا گئے ۔

بوا عاشورن ۔ واہ ایسا تو کیا شہر شملہ ہے تو نے لینے کیون دی ۔

حسینی ۔ مین کیا اپنی جان دیتا دیکھتی ہو کوئی کسیکی سنتا ہی گر کچھہ بولون تو جیتا بھی نہ بچون یہہ بدّو لوگ بیچ کی ذات کسیکی کُچھہ سنتے ہین ۔

عاشورن ۔ اے ہے کیسا مُلک ہے دِن دہاڑے ڈاکا پڑتا ہے توبہ توبہ ایسے جناب کے آس پاس کے رہنے والے اور ایسے موئے لٹیرے ۔

حسینی ۔ کیا کہین ہمکو تو بوا بڑا تعجب ہے ۔

مین ۔ بس بُوا جانے بھی دو اچھے بُرے تمام ہوتے ہین ۔

بُوا ۔ اے صاحبزادی کیونکر جانیدون نگوڑا آدہو آدھہ روٹی چھین لی کیا مرنے جوگے کے باپ کا مال تھا ۔

مین ـ تو اب کیا لڑنے کا ارادہ ہے چلو لے بھی آؤ غرض
او نہین روٹیون مین سب کھایا مینے پان بمبی سے کچھ لے لیئے تھے
وہ یہان آکر ختم ہو گئے ـ

خالہ جان ـ پان تو سب ہو گئے کیون بوا حسینی سے پوچھو تو کہ
کہین ملینگے ـ

مین ـ یہان پان کجا نام تک تو کوئی جانتا نہوگا یہہ بھی کیا ہندوستان
ہے ـ

خالہ ـ ہے ہے پان نہو نگے تو کیونکر کیا ہو گا کھانا ملے یا نملے پان تو
ضرور ہی چاہئین ـ

مین ـ جب ملتے ہی نہین تو آئینگے کہان سے خالی چھالیا اور تمباکو
کھا لیجئے ـ

خالہ ـ توبہ کرکے کہتی ہون ایسے ملک مین اور پان نہین ـ

مین ـ بہتیری چیزین یہان ہین جو ہمارے ملک مین نہین اور
بہت چیزین وہان کی یہان نہین خالہ جان تو سست ہو گئین
اور ناچار کتھا ڈلی تمباکو ملا کر کھا لیا اور چپکی پڑ رہین ظہر کی نماز کے بعد

قافلہ پھر چلا اور صبح کے وقت ..... پہاڑتلی مین اوتارا ہوا اسیطرح
چار پانچ منزلین طے ہوئین مین بہتیرا منع کرتی تھی مگر بوا عاشورن
کی عادت تھی کہ پائخانہ کے واسطے رات کو ضرور کرکے اونٹھ سے
اوتر حسینی کے ساتھہ تھوڑی دور چلی جاتی تھین اور تکلف یہہ کہ ہاتھہ کا
کڑا اور تبانہ جو پہنے تھین نہ اوتارا پر نہ اوتارا اب ایسا کہ چار دن
مدینہ پہونچنے کو باقی ہونگے ایک رات اسیطرح اونٹھ سے اوتر حسینی کو
ساتھہ لے چلی گئین مین سمجھتی تھی کہ آگئی ہونگی مگر جب قافلہ منزل پر
پہونچا تو اونٹھ والے نے کہا کہ اونٹھ پر وہ دونون نہین ہین کیا جانے
کہان رہ گئے وائے مصیبت ادہر دیکھتی ہون اودہر دیکھتی ہون
کہین پتا نہین کوئی اچھی طرح یہی زبان سمجھنے والا نہین خالہ تو ڈاڑہین
مار مار کر رونے لگین اونکے رونے سے دو ایک عرب ایک آدھ
عجم جمع ...... رونے کا سبب پوچھا مینے ہرچند اپنی زبان مین
سمجھایا مگر وہ لوگ کیا سمجھتے اون مین ایک ہندوستانی بھی تھا وہ
ادہوری سدہوری عربی بولتا تھا غرض اوسنے اون لوگونکو سمجھایا
دو ایک عرب دو ایک عجم ڈہونڈہنے کو گئے مینے خود بھی اوس

اونٹھ والے کو کسیطرح سمجھایا کہ اگر اون دونون کو ڈہونڈھ لاؤ
تو مکہ مین چلکر تمکو بہت سا خوش کرونگی اور یہان تو ہمارے پاس
کچھ نہین مگر وہ کسیطرح راضی نہوا اِن دونون کے کھوئے جانے سے
قافلہ بھر مین ایک طلاطم تھا جہان مین بیٹھی تھی وہان قریب ایک
ایرانی عورت بھی تھین وہ میرے پاس آکر بولین فارسی میدانی۔

مین۔ قدرے قدرے۔

وہ۔ این کی بود کہ گم شد۔ ۵۰

مین۔ ہر دو ملازم من بودند از ہندوستان ہمراہ من آمدہ بودند ۵۱

وہ۔ شوہر من ہم رفتہ ہست کہ خبر بیارد۔ ۵۳

مین۔ خدا شمارا جزاے خیر بدہد من خیلے دست پاچہ ام چکار بکنم۔ ۵۴

وہ۔ بلے در راہ خداوند ہمچنین مصیبت ہا بر سر می آید لاکن آدم باید
صبر بکند گریہ مکن دختر انشاء اللہ اورا می آرند ۵۵

پہر تک وہ لوگ خوب ڈہونڈھ ڈہانڈھ کر آگئے کہین کچھ کھوج خبر نہ ملی
مین تو کچھ مضبوط بھی تھی مگر خالہ جان کے تو دم ہی پر آبنی اوندھ گئین
اور رونا شروع کر دیا یہہ دیکھکر مین اپنی جگہ سے اوٹھی اور حسینی کے

۵۰ یہہ کیا ہوا کہ دونون گم ہو گئین ۱۲*
۵۱ دونون میرے نوکر تھے ہندوستان سے میرے ساتھ آئے تھے ۱۲*
۵۳ میرا شوہر بھی گیا ہے کہ خبر لاوے ۱۲*
۵۴ خدا تمکو نیک عوض دیگا مین بہت حیران ہون کیا کرون ۱۲
۵۵ ہان خدا کی راہ مین ایسی ہی مصیبتین پڑتی ہین لیکن آدمی کو صبر کرنا چاہئے روؤ مت لڑکی انشاء اللہ اوسکو لے آوینگے ۱۲

اونٹھ کے پاس جاکر ضروری قیمتی چیزین اوتارلائی اور مضبوط باندھکر اپنے اسباب کے ساتھ رکھا اب سوچتی ہون کہ راہ کیونکر کٹے گی کیا ہوگا کچھ سمجھ مین نہین آتا تب مین اوٹھکر اونھین ایرانی کی بی بی کے پاس گئی اور ہاتھ جوڑکر کہا خاتون چہ می گوئی حالا چہ بکنم اسباب کہ بالاے شتر ہست کی بہ برد چیز خوردن کہ بہ پزد آب کہ بیارد —

خاتون — این کاکائے سیاہ کہ ہمراہ من ہست بیچارہ بسیار آدم خوب ہست خواجہ سرا ہم ہست تاکہ بوشہر رسیدیم کہ بالاے جہاز سوار بشویم سر راہ مارا گرفت کہ میخواہم زیارت خانہ را بکنم مدینہ را بہ بینم اما خرچی جہاز را ندارم بسیار ہم گریہ میکند و بدامن ما ہا می پیچید شوہر من خرچ جہاز میدہد اینست کہ تا بجدہ میرسد و ہمراہ قافلہ پیادہ راہ می رود اگر می خواہی کہ حفاظت مال ترا بکند چیز از برای تو بہ پزد آب خوردن بیارد و اسباب را نگاہ بدارد پس این را ہمراہ خود بگیر —

مین — اگر مرد معتبر ہست کہ حشم —

خاتون — بلے[51] بسیار معتبر است مثل این عرب ہاے کوہی دزد نیست
صبر کن مین اور اطلب میکنم یہہ کہکر لگی پکارنے الماس[52] الماس
اینجا بیا اینجا بیا وہ قریب آیا تو مینے شرم سے مُنہہ اپنا پھیر لیا مگر
وہ جسطرح بیٹھی تھین اوسیطرح بیٹھی رہین بلکہ میری طرف دیکھکر بولین
کہ این محرم زنان ہست شرم مکن مگر مینے اپنا مُنہہ نہ پھیرا —

پھر اوس سے مخاطب ہوکر — کاکا این[53] بیچارہ زن ہندی را می بینی کہ
چہ مصیبت دارد ہر دو خادمش را کہ ہمراہ آوردہ بود گم کرد آدم شریف
و سفر حجاز چہ طور بغیر خادم کارش را میکند خرچی راہت میدہد از
لابدیات ہم خبرگیری ترا میکند پس تو کارے کن کہ درین سفر
ہمراہیش بکن —

الماس — خیلے[54] خوب بندہ حاضرم —

مین آہستہ سے — اگر این[55] دو کس را کہ گم شدہ اند تلاش بکند و
بیارد صد روپیہ دیگر بلکہ زیادہ پیشکش می کنم —

الماس — این[56]...... عرب ہاے صحرائی از شمر ہم بد تراند نمیدانم
دراچہ کار کردند خیر باز ہم می بینم —

مین خاتون سے مخاطب ہوکر۔ بسیار منت کش شما ہستم مہربانی
زیادہ فرمودی درین سفر غربت کی می پرسد۔
خاتون۔ نہ خیر این ہم کارے بود یہہ کہکر مین وہان سے اوٹھی
اور الماس ہمارے ساتھہ بستر سے تک آیا اب مشکل یہہ کہ مجکو اوس سے
بولتے ہوے از حد شرم آئے اور ہماری خالہ جان اوسکی زبان
نہ سمجھہ سکین خیر کسی کسیطرح سے مین ہی اوسکو ہر ایک کام سمجھا دیتی تھی
اور وہ اس چالاکی اور ہوشیاری سے اوسکو انجام دیتا تھا کہ دل
خوش ہوجاے حسینی اور بوا عاشورن کے ڈھونڈھنے مین اکیلا
کوسون کا میدان طے کر آتا تھا مگر کہین اون دونون کا پتا نہ تھا
وہ سفر کچھہ ایسا سخت تھا کہ ہملوگ بیمارون سے بدتر ہوگیے
خدا خدا کرکے منزلین تمام ہوئین اب وہ دن ہے کہ مدینہ رسول
مین داخل ہوتی ہون الماس تھوڑا سا پانی لے آیا پردہ کرکے
کسی نہ کسیطرح ہمنے اور خالہ جان نے بدن دہو لیا کپڑے پہنے
اونٹھ پر سوار ہوکر چلے چار گھڑی دن باقی ہوگا کہ قافلہ والون نے
غل مچایا مین تو ڈری کہ نہین معلوم کس بات کا غل ہے مگر دریافت

ف۵ مین بہت احسان مند ہون آپ نے بڑی مہربانی کی اس سفر غربت مین کیونکر پہنچا ہوگا

ف۵۲ نہین یہہ بھی کوئی کام تھا

کرنے سے معلوم ہوا کہ حضرت کے روضہ کا گنبد یہان سے
دکھائی دیتا ہے یہہ سنتے ہی ساری مصیبتین ہوا ہو گئین خود بخود
دل بھر آیا کیسا حسینی اور بوا عاشورن اور کہان کے پھوپھیا اوسوقت
کسی ایک کا خیال بھی نہ رہا مارے خوشی کے مین اپنے کو آپ بھول
گئی لگی کجاوہ سے منہہ نکالکر چار طرف دیکھنے عید کے چاند کیطرح ڈھونڈھنے
ڈھونڈھتے (بلائین لیکر) مین قربان گئی سامنے سے سبز خوبصورت
گنبد پر نظر پڑی اوس نیلے نیلے آسمان مین زمرد کیطرح اوس
گنبد کا دکھائی دینا میرے دلکو لبھائے لیئے جاتا تھا بہتیرے
قافلہ والے اپنا اپنا اونٹھ ٹھہرا کر پیادہ پا ہو لیئے مینے اپنی کتاب
نکالی اور اوسوقت کی دعائین پڑھنا شروع کین مرزا فصیح کے
بیٹے نے شیخ ابراہیم مزوّر کے نام کا ایک خط مجھے دیدیا تھا مینے اوسکو
نکالکر الماس کے حوالہ کیا اور سمجھا دیا کہ ڈھونڈھکر شیخ ابراہیم کو دینا
رات ہوگئی تھی جب مدینہ کے اندر داخلہ ہوا دروازے کے
باہر بہت عرب لوگ قندیلین جلائے جلائے قافلہ کے منتظر کھڑے
تھے نہین معلوم کیونکر جلدی سے الماس کو شیخ ابراہیم مل گئے وہ

اونکو میرے اونٹھ کے قریب سے لے آیا ۔

شیخ ابراہیم اونٹھ کے قریب آکر ۔ سلام علیکم خیر مقدم زیارت قبول

الماس ۔ خاتون شیخ ابراہیم ہمین ست ۔

مین ۔ آہستہ سے ۔ ازطرف من بسیار بسیار سلام بگو شیخ مرا یک خانہ

پاکیزہ بدہد پہلوے حرم حضرت ۔

الماس شیخ ابراہیم سے مخاطب ہوکر ۔ یک بیت پاکیزہ مینخواہد ۔

شیخ ۔ طیّب گھر بہت اچھا کانہٗ مثل ہندوستان صحن وسیع

غرض وہ میرے اونٹھ کو ساتھہ ساتھہ تپلی تپلی گلیون سے لے آئے ایک

گھر مین ہم لوگ اوترے فرش فروش سے گھر بہت آراستہ والان

کے اندر بڑے بڑے قالین بچھے ہوے دو تین شمعین بھی جل رہی

تھین بہت سے تکیہ دیوار ونسے ملا ملاکر رکھہ دے تھے اوسی گھر سے

ملا ہوا شیخ ابراہیم کا بھی گھر تھا اونکی بی بی بھی چلی آئین اگرچہ

وہ بجز اپنی زبان کے کچھہ بھی نہ سمجھتی تھین مگر اشارون سے ایسی

ایسی خاطرین کین کہ کیا کہون میرا اسباب اپنے ہاتھہ سے ٹھکانے

ٹھکانے لگا دیا ہاتھہ منہہ دہونیکو پانی رکھہ دیا چاے بنوا کرلے آئین

کھانا لائین اور اشارہ سے بڑی بڑی مشکل مین مجھے سمجھایا کہ
اطمینان سے کچھہ کھاپی لو تو زیارت کو چلو شیخ ابراہیم بھی دروازہ تک
کئی بار آئے گئے جب ہم لوگون نے کچھہ کھاپی کر فرصت کی تو شیخ
ابراہیم کی بی بی اور ہم لوگ حرم مین زیارت کے لیئے چلے شیخ ابراہیم
بھی آگے آگے ساتھہ تھے مدینہ کی گلیان ایک تو تنگ دوسرے
زیارت کرنے والونکا ہجوم جلد جگہہ نہ ملتی تھی اور قریب حضرت کے
حرم کے تو بہت بھیڑ تھی دروازے پر شیشہ آلات جھاڑ فانوس
قندیلونکی وہ کثرت تھی کہ دن معلوم ہوتا تھا اپنے دلپر تو کچھہ عجب
طرحکا اثر ہو گیا کہ سوا آنکھونسے آنسو بہنے کے کسی بات کی سُدھہ
نرہی بعض بعض مقام پر اگر شیخصاحب کی بی بی ہاتھہ نہ پکڑ لیتین
تو مین وہین گر جاتی اندر جاتے جاتے کئی جگہہ ٹھہر ٹھہر کے دعا پڑھنی
ہوتی ہے یہہ سب مرحلے بھی کسیطرح طے ہوتے صحن مین آئی
(بلائین لیکر آنکھون مین آنسو ڈبڈبا کر) اے مین قربان صحن کیا
بہشت ہے چار طرف بہت بڑے بڑے دالان در دالان
اونمین گنگا جمنی کام کیا ہوا بہت عمدہ عمدہ حرفون مین کھین

قرآن کی آیتین کہین حدیثین لکھین ہوئی روشنی کے وہ وہ شیشے
الماس تراش عمدہ بڑے چھوٹے خوبصورت طرح سے لگے ہوئے
کہ آدمی کے حواس گم ہوجائین ہزارون عرب لوگ بیش قیمت
کپڑے پہنے دف باندھے کھڑے ہوتے آن ہوتا دل کسیکے
کہ بیشک حضرت کی یہی بارگاہ ہے ایک ایک چیز کو دیکھکر دل
یہی چاہے کہ اسکو پوچھون مگر ادب اور رعب ایسا تھا کہ منہہ سے
آواز نہ نکلے جب ہم لوگ گنبد مبارک کے پاس گئے اور اوس نور
بھری جالی کے پاس پہونچے جو حضرت کی قبر کے گرد ہے سارا بدن
کانپا جاتا تھا گھگھی بندھی ہوئی تھی بڑی بڑی مشکلون مین
زیارت کی وہان سے رخصت ہوکر اپنے ٹھکانے آئی گھڑیون
ہم اور خالہ جان سر زانو پر جھکائے روتے رہے خیال آتا تھا کہ
یا اللہ کیا تیری قدرت ہے کہ ہملوگ دنیا کے کتے اور یہان پہونچ گئے
پہر رات سے کم باقی ہوگی کہ ہم لوگ سورہے صبح ہوئی سو کے
اوٹھے شیخ ابراہیم کی بی بی آئین اونسے کہا کہ اگر کوئی محفوظ جگہہ ملتی
تو دل بھر کر خوب نہالیتی اونھون نے کہا کہ محفوظ جگہہ تو بجز حمام کے

اورکہین نہین ہے ہمنے کہاکہ ہان اگر زنانہ حمام ہو توجاسکتی ہون اونھون نے کہاکہ زنانہ حمام ہمارے محلہ ہی مین ہے ہمنے اور خالہ جان نے اوجلے کپڑے نکالے اور شیخ ابراہیم کی بی بی کو ساتھ لیکر حمام مین گئی حمام تو عمدہ تھا مگرکسیقدر کثیف تھا حمام کی عورتین چیونٹی کیطرح لپٹ گئین ایک بال کھولتے ایک کپڑے اوتارنے ایک بدن ملنے لگی ایک نے بال صاف کرنے شروع کیئے دو بڑے بڑے حوض تھے ایک گرم پانی کا ایک ٹھنڈے پانی کا غرض خوب نہائی کپڑے بدلے اوسیطرف سے زیارت کو گئی اسوقت بھی کچھہ رات سے کم بھیڑ نہ تھی الماس کے ساتھ رہنے سے بڑا آرام ہوا گویا ایک محرم اپنا ساتھہ تھا گھر آئی کچھہ کھانا کھایا اب قصد کیاکہ جنت البقیع جاؤن۔

فصل جنت البقیع کہان ہے

رقیہ۔ جنت البقیع کہان ہے۔

ولایتی۔ جنت البقیع مدینہ کا ایک محلہ سمجھو۔

رقیہ — وہان تھا کیا —

ولایتی — وہان حضرت خاتون پاک اور اونکے بڑے صاحبزادے
حضرت امام حسن اور امام حضرت زین العابدین اور پانچوین امام
حضرت محمد باقر اور چھٹے امام حضرت جعفر صادق اور اور بہت سے
بزرگ لوگ مدفون ہین —

رقیہ — اور بارہ امام کہان ہین —

ولایتی — بارہ مین سے پانچ امام تو جنت البقیع مین ہوئے
اور جناب امیر نجف اشرف مین حضرت امام حسین کربلا مین
ساتوین امام اور نوین کاظمین مین آٹھوین مشہد مین دسوین
گیارہوین سامرہ مین اور بارہوین بھی وہین غائب ہوئے ہین —

رقیہ — اور مکہ مین کون امام ہین —

ولایتی — مکہ مین کوئی امام نہین ہین وہان خدا کا گھر ہے —

رقیہ — توبہ توبہ خدا کا گھر کیسا ہلو گونکو تو پڑھایا جاتا ہے کہ
نہ خدا کے گھر ہے نہ در ہے پھر خدا کا گھر کہان سے آگیا —

ولایتی — گھر سے یہہ مطلب نہین ہے کہ معاذ اللہ خدا وہان رہتا ہے

یہہ سچ ہے کہ خدا سب جگہہ ہے اور کہین خاص اوسکا ٹھکانا
نہین مگر اوسنے خود ہی اپنے بندون کے توجہہ دلوانیکے لیئے
ایک ایسا ٹھکانا مقرر کر دیا ہے کہ لوگ اوس گھر کو دیکھکر خدا کو
یاد کرین -

علیمن - بوا اسے کسی دوسرے وقت بیان کیجیئے گا -

ولایتی - خیر بعد اسکے مین جنت البقیع پہونچی وہان کچھ بھی تیاری
نہ دیکھی کیا کہون کیسی غربت برستی ہے برائے نام ایک آدھ عرب ہین
کچھ شیشہ بھی لگا دئے ہین چونکہ یہان بھیڑ کم تھی اسلیئے خوب دل
کھولکر زیارتین پڑھین گھڑیون روتی رہی اسیطرح تیسرے دن
کوہ احد پر پیغمبر صاحب کے چچا حضرت امیر حمزہ کی زیارت کو گئی آٹھ
سات دن مدینہ مین رہنا ہوا -

دسوان باب

کوئی روز ایسا نہ تھا کہ حسینی اور عاشورن کے ڈھونڈھنے کی
تدبیر نکی ہو شیخ ابراہیم کی بی بی کی معرفت بہت سے لوگون سے

کھوایا لالچ بھی دیئے مگر کچھ بھی نشان نہ ملا آخر تھک تھکا کے
بجز بیٹھ رہنے کے اور کیا تھا مدینہ کے لوگونکی نیکبختی اور ملت
کی کس زبان سے تعریف کرون خصوص شیخ ابراہیم اور اونکی
بی بی کے لیئے تو روئین روئین سے دعا نکلتی ہے ہر وقت
ہم لوگونکی دلجوئی ہی مین مشغول رہتی تھین اس آٹھ سات
دن تک مجھے کچھ پکوانے ندیا بہت سی قسم کا کھانا پکا پکا کے
کھلایا دو دو وقت میرے ساتھ حرم مین جاتی تھین شیخ صاحب نے
تو بہنا پا ہی مجھسے لگایا تھا ہر وقت اپنی بی بی سے کہتے تھے
کہ دیکھو بہن کو کسی بات کی تکلیف نہو نئی نئی قسم کے چھوہارے
ڈھونڈھ کے میرے لیئے آتے تھے اُئے ہے مین تم سے
وہان کے چھوہارونکا کیا بیان کرون میرا منھہ نہین ہے کہ
اونکی مٹھاس کو کہون وہ اونکی تازگی اور وہ اونکا شیرہ
حقیقت مین کسی میوہ کو اوس سے نسبت نہین ۔

علیمن ۔ کیا ہمارے آمو نسے بڑھکر ۔

ولایتی ۔ اسکی بات اور ہے اور وہ اور ہی چیز ہے ایک کے مزہ سے

دوسرے کے مزے کو کیا نسبت وہ وہی ہے اور آم آم ہی ہین
اگرچہ مجکو مدینہ مین آٹھہ سات دن گذرے تھے مگر معلوم ہوتا تھا
کہ آج ہی آئی ہون کسیطرح رہنے سے دل ہی نہ بھرتا تھا جون جون
چلنے کا دن قریب آتا تھا میرے منہہ پر ہوائیان چھٹتی تھین غرض
چلنے کا دِن بھی آگیا اور سب جگہہ آخری زیارت کو بھی گئی
مدینہ سے نکلنے کا دِن میرے لیئے ایک قیامت کا دِن تھا
معلوم ہوتا تھا کہ آج اپنے سرپرستون اپنے بزرگون اپنے
عزیزون سے چھٹتی ہون شیخ ابراہیم اور اونکی بی بی بھی مکہ
جانیکا ارادہ رکھتی تھین مگر عین وقت پر کچھہ ایسی ضرورت اونکو
پیش آئی کہ نجا سکین جب اونٹ دروازے پر آئے مین ایک
ایک سے رخصت ہوئی اور سوار ہو کر منزل کو چلی سینے پھر
وہی دو اونٹ کرایہ کیئے تھے ایک پر اسباب اور رالماس اور ایک
ہم دو عورتین سوار مدینہ کے چھٹنے سے ایک مجھی پرنہین قافلہ کا
قافلہ روتا تھا شاید خالی کے چاند کی پندرہوین یا سولہوین
تاریخ ہوگی مین اپنے دلمین کہتی تھی کہ ابھی تو حج کو بیس دن

باقی ہین اگر قافلہ دو چار دن بعد یہان سے چلتا تو اچھا تھا خدا خدا کر کے چار پانچ منزلین طے ہوئین مگر افسوس کہ حسینی اور بوا عاشورن کا کہین پتا نہ ملا ایک دن جبکہ شاید مدینہ کی آدھی راہ طے ہو چکی ہو گی شام کے قریب یکایک ایک طرف سے سیاہ بادل دکھائی دیئے اور آہستہ آہستہ بلند ہونا شروع ہوئے برق چمکنے لگی اور کچھ کچھ ہوا بھی تیز ہوئی قافلہ والون نے مارے ڈر کے ایک جگہ پہاڑ کے دامن مین قافلہ ٹھہرالیا قافلہ کا ٹھہرانا تھا اور طوفان کا آنا طوفان کے ساتھ زور زور سے پتھر بھی پڑنے لگے پانی اور ہوا اور پتھر اس زور سے پڑنا شروع ہوئے کہ کان پڑی آواز سُنائی ندیتی تھی اُونٹ والے نے ہر چند بہت سی کوشش کی کہ اُونٹ کو ٹھہرا کر کجاوے کو اوس پر سے اوتار دین مگر حاشا اللہ کسیطرح ممکن نہوا آخر وہ بھی تھک کے ہمت ہار گیا دو چار اولے اُونٹ کو اس زور سے لگے کہ اُونٹ بھی ایک طرف کو بھاگ چلا اندھیرے مین کچھ سجھائی ندیتا تھا کہ اُونٹ کدھر بھاگا جاتا ہے اور مین کہان خالہ جان مجھے پکارتی تھین اور مین اونکو مگر نہ میری آواز

اونکے کان مین جاتی تھی نہ اونکی آواز میرے کان مین آتی تھی
مین کجاوے کو دونون ہاتھون سے مضبوط پکڑے ہوئے جھکی
ہوئی تھی اور سارا پتھراو پانی اپنے اوپر تھا اسکے سوا اونٹھ کے
دوڑنے سے بدن مین ایک عجب طرح کا تہلکہ تھا جیسے کوئی
چرخ ہنڈولے پر گھمار ہا ہے ہرچند سردی کا موسم نہ تھا مگر مارے
جاڑے کے دانت کڑکڑانے لگے تھوڑی دیر تک تو مجھے ہوش
تھے اب ہوش بھی جاتے رہے نہ خالہ کی خبر مجھے نہ میری خبر خالہ کو
اوس اندھیری اور ڈروادنی رات مین نہین معلوم وہ اونٹھ
مجکو کہان سے کہان لے گیا کچھہ دیر بعد ہوا تھمی پانی رکا اونٹھ
کی چال بھی آہستہ ہوگئی مینے جلدی سے خالہ جان کو پکارا خالہ جان
ایسا سہمی ہوئی تھین کہ جواب ندیا اے ہے میرے تو ہاتھہ کے
طوطے اوڑ گئے کہ جواب کیون نہین دیتین مین لگی جھانک جھانک کر
دیکھنے اور زور زور سے پکارنے بارے جواب دیا کہ ہان بیٹی
مین تو زندہ ہون تم اپنی کہو خداوند ا تیرا شکر ایک طرف سے پانچ سات
آدمیون کی آہٹ سنائی دی آتے ہی اونھون نے میرے اونٹھ کو

پکڑ لیا بھائی تم کون ہو بھائی کی جواب دے بلا مین سمجھی میرا
اونٹھ والا ہے مینے کہا نعیم نعیم این الماس نعیم ہو تو بولے
وہ تو اونٹھ کو ایک طرف کھینچ کر لیچلا مین تو پہلے ہی سے جانتی تھی
کہ اِن پہاڑون مین بدّو عرب لٹیرے رہتے ہین مینے کہا خالہ جان
خدا خیر کرے مجھے تو گمان ہوتا ہے کہ لٹیرے بدوؤن نے مجھے پکڑا
ابھی اونہون نے جواب نہین دیا ہے کہ ایک شخص اونٹھ پر چڑھ آیا
اور میرے دونون بازو پکڑ اونٹھ سے نیچے گرا دیا خالہ جان کی
آواز بھی آئی کہ اے ہے خدا کا غضب ہیج مجھے پکڑ لیا اوس تہلکہ
مین ہرگز ہیہ خیال نہ تہا کہ گرنے سے چوٹ بھی لگی یا نہین لیکن خالہ جان
تو گرتے ہی بیہوش ہو گئین اوس بیرحم بدو نے ہمارے گڑگڑانے پر
مطلق خیال نکیا اور ایک مضبوط رسی سے مجکو اور خالہ جان کو
خوب جکڑ کر مضبوط باندہا مین ہزار کہتی ہون کہ بھائی مجھے باندھ
مگر ہیہ بیچاری بوڑھی آدمی ہین کہین بھاگ تو جائیگی نہین سنتا کون
ہے دو چار اور بھی پہاڑون سے نکل آئے قہر درویش بر جان درویش
مینے دلکو مضبوط کرکے کہا کہ خالہ جان ہرگز روئے گا نہین مینے سنا ہے

کہ ڈاکو زیادہ چلانے سے مارہی ڈالتے ہین بھلا بیچاری خالہ جان کو
اتنے ہوش کہان کہ جواب دین غرض بھیڑ بکریونکی طرح رسی پکڑ
ایک طرف کو کھینچنا شروع کیا بڑی دور تک لیئے چلے گئے
الٰہی تیرا لاکھہ لاکھہ شکر ہے سچ ہے کہ تیری راہ بہت کٹھن ہے
جو اسپر چلا اوسکی سو سو طرحسے آزمایشین ہوتی ہین یہہ مقام بھی
کاہے سے کم تو نہین ہے مگر فرق اتنا ہے کہ وہان مین اپنے
سسرال کو جاتی تھی اور یہان تیرے گھر کو جاتی ہون اگر تیری یہی
خواہش ہے تو اس تکلیف پر ہزارون آرام اور چین قربان کیئے
تھے اور اگر ہمارے لیئے یہی اچھا ہے تو جیسی تیری مصلحت
خالہ جان کو بھی ڈھارس دیتی جاتی تھی کہ دلکو مضبوط رکھیئے
ہرگز نہ گھبرایئے دنیا کے یہہ سب تماشے ہین جب تک آنکھین
کھلی ہوئی ہین ان باتون کو عبرت کی نظر وںسے دیکھیئے راحت تا
جب اوٹھائی ہے تو رنج کا مزا بھی چکھہ لیجیئے اور اسکی کڑواہٹ کو
شربت کا گھونٹ سمجھیئے بندگی بیچارگی خالہ جان چپکی بیکسی کی
حالت مین میرے ساتھہ کھچی چلی جاتی تھین ہرچند مین بہت

بڑی بڑی مصیبتون مین مبتلا ہو چکی تھی مگر یہہ مصیبت تو کچھہ ایسی مصیبت تھی کہ کیا کہون —

فصل تھانہ کا حال

دولھن بیگم — آو ئی کیا تھانہ وہان نہین ہے کہ ایسی سرزوری سے ڈاکو مسافرونکو باندھہ لیا کرتے ہین —

ولایتی — نہین تھانہ سے کیا علاقہ شہر مین البتہ کہین کہین تھانہ ہے میدانون اور دہاتون مین تھانہ کجا —

دولھن بیگم — جہان ایسے لٹیرے بستے ہون وہان تھانہ کیون نہین بٹھایا ہے دیکھو ہمارے ملک مین سرکار نے کیسا چپّے چپّے تھانہ رکھا ہے کہ اگر کوئی کسیکی اونگلی دکھائے تو تھانہ دار اور سپاہی جھپ آموجود —

علیمن — بی یہہ نکھو تھانہ پر کیا موقوف ہے جہان لٹیرے چور اوچکّے بستے ہین وہان تھانہ کیا کرلیتا ہے —

دولھن بیگم — یہہ تمنے خوب کہا ایسا تو ہوتا ہے کہ جواب نہین منظفر پور جاتے ہوئے مرزا اخبردار بیگ کو جو ڈاکوؤن نے

لوٹا تھا تو تھانہ کے لوگ کیسا عین وقت پر پہونچ گئے سارے ڈاکوؤنکو گرفتار کرلیا ایک سوئی تک تو جانے نپائی —

علیمن — یہہ اتفاق ہے اب صاحبگنج کی راہ کو تھانہ والون نے درست کرلیا وہان کے چور نہ پکڑے گئے حد مرتبہ ہے کہ کئی دفعہ خود سرکاری اسباب لٹ گیا —

دولھن بیگم — ہان یہہ تو ہے مگر جیسی دیدہ دلیلی وہان کی سنتی ہون یہان یہہ بات نہین حج کے جانیوالے برابر اسکی شکایت کرتے ہین کہ مدینہ کی راہ بہت خراب ہے چور اور ڈاکو مال لوٹ لیا کرتے ہین آدمیونکو لونڈی غلام بنا ڈالتے ہین ایسی جگہہ تو چپے چپے تھانہ بٹھانا تھا —

رقیہ — چوری تو کبھی موقوف ہی نہوتی اب ہمارے ہی شہر کو دیکھئے کتنے تھانے ہین مگر روز کا روز چوری ہوا کرتی ہے آج اونکے یہان سیندھہ دی کل اونکا دروازہ توڑا —

علیمن — ایک تو غریب کے گھر چوری ہوئی دوسرے تھانہ والون کا نعدہ ہزار کا مال جائے تو زبردستی ہے کہ دو سو کا لکھواؤ

یہہ نہین تو گھر کے رہنے والونکی جان پر ہے تھانہ دار صاحب ایک ایک کو پکڑ پکڑ کے درگت نکال رہے ہین کہ اسی نے چورا یا ہے مال والا ہے کہ دوڑتے دوڑتے خرچ کرتے کرتے ہلکان ہے ایک تو جمع گئی دوسرے اور پلیتھن ہین پھنسا

دولھن بیگم — چور بھی تو پکڑے جاتے ہین —

علیمن — اے ہان کہین اکا دوکا چور پکڑے گئے تو اونکی سزا کیا ہوئی ایک برس کی قید چلو بہت ہوا وہ بھی اپنے دلمین خوش ہوا کہ برس دن سرکار کے سر کھائینگے بہتیرے موئے تو میعاد کے وقت کہدیتے ہین کہ سسرال جاتے ہین —

ولایتی — بوا علیمن تمنے ابھی اور اور سلطنتون کے انتظام نہین دیکھے ہین اسلیئے جو کچھ چاہو کہہ لو اگر اون ملکون کو دیکھو تو انگریزی سلطنت کو مان کا پیٹ سمجھو ایک چوری کو نہین کہہ سکتی نہین تو ہر طرحکا آرام ہے بقول بھابھی کے چوری تو ہے مگر وہان کیسی سرزوری نہین ہے اگلے زمانہ مین اسی ہندوستان کا کیا حال تھا کہ جب تک دو چار سو آدمی اکٹھا نہو لیتے تھے

تب تک چور ڈاکوؤن کے ہاتھون سفر کرنا مشکل تھا اور
اب تو او نہین راہون مین اکیلا مسافر سونا اوچھالتا جائے
کوئی بھی نہین پوچھتا کہ تم کون ہو دوسرے اسقدر بے خبری
بھی نہین جیسی وہان ہے کوئی کسیکو مار جائے گھر لوٹ لے
تھوڑی دیر کچھہ ہان ہون ہو گئی پھر کسی کے کانون پر جون نہین
رینگتی اور یہان برسون اوسکی کھوج خبر لی جاتی ہے تھانہ والون
کی جان پر رہتی ہے کہ کسیطرح اسکا سراغ لگائین اگر سراغ نہ لگا
نارسائی ہوتی ہے موقوف ہوتے ہین بدل دیئے جاتے ہین

گیارہوان باب

ولایتی ـ خیر صاحب وہ لٹیرے بدو صبح تک پہاڑون ہی پہاڑون
مین گھسیٹے لیئے چلے گئے چلتے چلتے سانس پھول گئی ہاتھون کو
ایسا کسکر بالونکی رسّی سے باندھا تھا کہ کئی جگہہ چھل چھل گئے
جب ہمارا یہہ حال ہو تو بیچاری خالہ جان کا کیا پوچھنا ہے
راہ مین ٹھوکرین کھا کھا کر سارا گھٹنا لہولہان رنگ زرد خستگی

کے مارے حلق مین کانٹے پڑے ہوئے ہانپ رہی تھین ایک
مقام پر کوئی دس بیس کمبلونکے چھوٹے چھوٹے خیمہ استادہ تھے
پچاس ساٹھہ اونٹھہ دو تین سو بھیڑین دنبے بیلے ہوئے کچھ
عورتین لڑکے بالے دکھائی دئے وہ لٹیرے عرب ہملوگونکو
لئے ہوئے ایک خیمہ کے پاس پہونچے رسی کو چھوڑ کر اشارہ
کیا کہ بیٹھہ جا اتنا اشارہ کرتے ہی بیٹھنا کیسا ہم لوگ تو گر پڑے
وہ بد و تو اونٹ پر سے ہمارے اسباب اوتار رہے تھے اور
اونکے بچون اور عورتون نے ہملوگونکو گھیر لیا بلکہ ایک آدھہ
لڑکے اور دو ایک عورتین تو ہاتھہ بڑھا کر ہملوگونکا سارا
بدن ٹٹولنے لگین لیکن یہان تھا ہی کیا بازو پر دعا ونکا
ایک ایکہ اور کانونکی اُنٹھین دو سونیکے پھول خالہ جان کے پاس
وہ بھی نہین اون بیرحم عورتون نے مروڑ جھڑوڑ کر اوسے
اوتار لیا اب یہہ فکر ہوئی کہ ہمارا چکن کا کرتہ اور نین سکھہ کی
چادر بھی لین جب اونھون نے ادھر ہاتھہ بڑہایا تو مینے اشارہ
سے کہا کہ کوئی دوسرا کپڑا دو تو اوتار دون ایک عورت کے

مزاج مین کچھ رحم تھا وہ خیمہ کے اندر گئی اور میلا سا بدبو ایک کپڑا لے آیا مینے اشارہ کیا کہ ذری میرے ہاتھہ کھول دو تو مین کپڑے اوتار دون اوسی عورت نے میرے ہاتھہ کھول دیئے مینے وہ کپڑا تو باندھہ لیا اور اپنے کپڑے اوتار دیئے خالہ جان نے بھی اپنے زخمی اور کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اپنے کپڑے اوتار حوالہ کیئے اور ایک دوسرا پھٹا میلا کپڑا پھن لیا۔

رقیہ۔ خیریت ہوئی کہ کوئی دوسرا گہنا نہ تھا نہین تو دشمنونکو وہ عرب جیتا کیون چھوڑتے۔

ولایتی۔ دوسرا گہنا بھی ہوتا تو کیا تھا مین تو خود ہی اوتار کر دینے کو تیار تھی ہان اگر دینے مین ذرا بھی دیر لگتی تو یہہ بھی تعجب نہ تھا۔

زیادہ گہنے نہ پہننے چاہیئن

دولھن بیگم۔ اسی ڈر کے مارے تو یہہ پہلے ہی سے گہنا نہین پہنتین۔

ولایتی۔ نہین کچھہ ڈر کے مارے نہین اور اب کونسا ڈر رہا ہے

گھر مین بھی ہون لیکن مجھے سچ پوچھیے تو گہنون سے کچھ چڑ ہی سی ہے

دولھن بیگم - گہنا تو آدمی کی زینت ہے عورتونکے لیئے تو اس سے بڑھکر دنیا مین دوسری چیز ہی نہین کیا کہون نگوڑے گہنے تو بدصورت کو خوبصورت بنا دیتے ہین -

ولایتی - یہہ فقط خیال کی بات ہے نہین تو گہنے کہان تک کسی کو خوبصورت بنا سکتے ہین بلکہ خوبصورتونکو بعض گہنے بدصورت کر دیتے ہین -

دولھن بیگم - جو بات ہے تمھاری اولٹی اب گہنے بھی برے ہو گئے حالانکہ عورتین کس شوق سے پہنتی ہین -

ولایتی - شوق سے پہنا کرین اس سے کچھ گہنونکی تعریف نہین ہو سکتی -

دولھن بیگم - اے تم اسکو کیا جانو جب کانون مین بالیان پتے لو مین جڑاو مچھلیان بالے موتیون کے مالے چھپکے مانگ ٹیکہ ہاتھونمین شیر دہان کے جڑاو کڑے چوہے دنتیان پٹری بتانے کنگن بازو نمین نورتنگے جوشن پانون مین چھڑے کڑے پازیب

چھاگلین کمر مین کردھنی پورپورا و نگلیونمین چھلّے پہن لیئے کہ ایک مُور کی سی صورت نکل آئی —

علیمن — اور جب پانونکو جھک کے دیکھا تو شرمندہ ہوکر رہ گئے

دولھن بیگم — یہہ کیا —

علیمن — بھابھی اوسکا عیب بھی تو دیکھیئے کہ کیا ہے اچھے خاصے ہوکر منون کا بوجھہ اوٹھاتے پھرتے ہین ہاتھون مین ہتکڑی پانون مین بیڑی پڑی ہوئی ہے کان ہین کہ سوج کے کُپا ہوگئے لوؤنکے سوراخ پھٹ پھٹ کے بیچم دروازہ پورب دروازہ ہوگئے بالی پتونکے دکھون سر ملانا مشکل ہاتھہ ہے کہ کانون پہ رکھا ہوا ہے کیسکی بات تک اچھی نہین معلوم ہوتی ایک بات کی اور مارے ٹیس کے چمک گئین ماتھے پر شکن پڑگئی یہہ بھی کوئی اچھی بات ہے —

دولھن بیگم — خدانے جسکو دیا ہے اوسکو تو پہننا ضرور ہے چاہے کان سوجین یا لوین پھٹ جائین اور جسکو ایک دُوب کا چھلا نہین میسر ہے وہ کیا پہنیگا اور پھر کیا سب کے

کان سوج جاتے ہین —

علیمن — نہ بہی سوچین تو گہنے سے سوا دکہلاوے کے یہہ تو کہئے کہ کوئی تہوڑا یا بہت اپنا فائدہ بہی ہے بلکہ آدمی زیادہ گہنو ںسے چہچہورا معلوم ہونے لگتا ہے —

دولہن بیگم — اے لو یہہ اولٹی گو لگی تب گہنو نکے تو چہچہورا ہو اور گہنو ںسے ہو جاے —

علیمن — جب گہنو ںسے بجز دکہلاوے کے اور کوئی فایدہ نہوا تو فقط نمود سے آدمی چہچہورا تو ہوتا ہی ہے آپنے کبہی کسی بڑی تمیزدار عورت کو زیادہ گہنا پہنے دیکہا ہو تو مجہسے کہئے —

دولہن بیگم — اجی ہزار و نکو بتادون سارے سر کا چونڈا سفید مگر سر سے پانون تک گہنے مین گندہی ہوئی تمنے بہی ایسا سانگ بہت دیکہا ہوگا مگر اسوقت انکو یہہ بات ہی اور ہے —

علیمن — لیجئے بندگی وہی بات ہوئی نہ کہ جسنے ایسا کیا آپنے

بھی اُوسے سانگ ہی کہا۔

دولھن بیگم۔ بندگی کا ہے کی یہہ تو ہے ہی ہے کہ بوڑہا ہوکر جب کوئی جوانونکی چال چلے گا ہنسا جائیگا۔

علیمن۔ ہنسنے کی وجہ کیا فقط یہی کہ بوڑہونکو اپنی نمود زیب نہین دیتی اگر اوسمین کوئی فائدہ بھی ہوتا تو ہنسنے کی کوئی وجہ نہ تھی

ولایتی۔ بوا علیمن اسمین زیادہ نہ اولجھو جس کسی کو زیادہ گہنے پہننے اچھے معلوم ہوتے ہین وہ تمھاری کیون سُنے گا دنیا مین تو لوگ نام نمود پر مرتے ہی ہین ایسے لوگ بہت کم پاؤگی کہ فائدہ کا خیال کرین۔

رقیہ۔ بوا پھر۔

ولایتی۔ جس عورت نے مجھے کپڑا دیا وہ جمیل کی بیٹی غزالہ تھی

علیمن۔ جمیل کون۔

ولایتی۔ وہی جو ہملوگونکو پکڑکرلے آیا تھا اوسکی بی بی کا نام زبالہ تھا غزالہ مجکو سر سے پانون تک دیکھتی اور آنکھون مین آنسو بھرلاتی سوکھی روٹیان اور کھجورین میرے پاس لے آتی

اور اشارہ کیا کہ کھاؤ پینے خالہ جان سے کہا کہ آپ ضرور کچھ کھا لیجیے اور خدا پر نظر رکھیے ارحم الراحمین ضرور کچھ نہ کچھ مدد کریگا سوکھی روٹیاں کس سے چبائی جائیں مگر کھجوروں کی مدد سے کچھ کھا لیا اوس دن اور رات تو ہم دونوں آدمیوں نے کوئی کچھ نہ بولا دونوں مصیبت کے مارے حیرت زدہ خیمہ کے کنارے پڑے رہے دوسرے دن زبالہ نے مجھسے دنبیوں کا دودھ دوہوایا کھجوریں اور وہی دنبیوں کا دودھ سب نے کھایا اوس دن وہاں سے وہ لوگ اپنا اپنا خیمہ اور بستر اوٹھا اونٹ پر رکھ کسی دوسری طرف کو روانہ ہوئے وہ سب تو اونٹوں پر بیٹھے اور میرے اور خالہ جان کے بھیڑ دنبے حوالہ ہوئے کہ اونھوں کے ساتھ ہنکاتی چلوں یہہ چھوٹا سا سفر پہر ڈیرھ پہر میں ختم ہو گیا مگر ہماری خالہ جان تو اسقدر تھک گئیں کہ مجھکو اونکی زندگی کے لالے پڑ گئے وہ کمبخت بدّو جسکی ہملوگ لونڈیاں بنے تھے کسیقدر بیرحم تھا اونکی کمزوری کا کچھ بھی خیال نکرتا تھا اور رات دن اونھیں سے کام لیتا تھا

مین بہت چاہتی تھی کہ اونکا ہاتھہ بٹاؤن مگر اپنے ہی کاموسے
چھٹی نہوتی تھی سوکھے سوکھے گوشت کے ٹکڑے کہین
دہوپ مین ڈلوائے جاتے تھے کہین اونکو ستو کی طرح پسوا تا تھا
کہین اونٹ اور دنبے کا دودھ دُہواتا اوسکا دہی جموا تا
اونٹ کے بالونکی رسیان بٹواتا مینگنیان ایک جگھہ جمع کروا تا
ببول کی لکڑیان کٹواتا غرضکہ یہی سب کام تھے اور ہم دو
غریب بندے اگر غزالہ نہوتی تو یقین ہے کہ وہ بدُّو ادنے
ادنے سے قصور پر پہلے تو خالہ جان کو پیچھے مجھے مارتے مار
مار ڈالتا مگر جب وہ تیور بدلنے لگتا تھا غزالہ جھپ سے
سپر ہو کر کھڑی ہو جاتی تھی اللہ اللہ دنیا بھی کیا جگھہ ہے
کبھی تخت سلطنت ہے کبھی ہاتھہ مین بھیک کا ٹھیکرا تک
نہین کبھی مسند پر بیٹھے کام لے رہے ہین کبھی ننگے پانون
دوڑ دوڑ کے کام دے رہے ہین کبھی اپنے عزیزون سے
میل محبت کی باتین ہین کبھی لاکھہ کوس کی دوری ہے اور
جدائی کی کالی راتین ہین غرض راحت و رنج کا کچھہ بھی اعتبار نہین

جو لوگ ان باتون پر خوب غور کر چکے ہین اونکی نظر مین خوشی
اور غم موت و زندگی تکلیف و راحت وصل و ہجر بہار و خزان
صحت و بیماری تونگری و فقیری سب یکسان ہے حج کی تاریخونکو
کون پوچھتا ہے دو مہینے سے زیادہ زمانہ گذر گیا اور تکلیفین
اوٹھاتے اوٹھاتے خالہ جان تو امچور ہو گئین اپنے بدن پر
بھی بوٹی نرہی لیکن ایک بہت بڑی خوشی یہہ تھی کہ ان
بدؤن مین مینے کسی کو بدنیت نپایا یا تو ایسے ہوتے ہی نہین
یا جسکے گھر مین مین تھی اوسکا رعب ہی بہت تھا کہ کوئی آنکھ
اوٹھاکر ندیکھہ سکتا تھا دوسری خوشی یہہ تھی کہ روز روز عربی
زبان کے بولنے مین کچھہ مہارت ہوتی جاتی تھی پہلے جس
کام کو وہ لوگ اشارونسے سمجھاتے تھے اب بولیون مین کہنے
لگے دن بھر تو اسی اودھیڑبن مین رہتی اور رات کو بیٹھکر اپنی
بیماری خالہ جان کے ہاتھہ پیر دبایا کرتی کہ کسیطرح انکی تھکن تو
مٹے یون ہی آٹھہ مہینے گذر گئے ایک دن بیر ینبو بکیر کے پاس
ہم لوگونکا پڑاو تھا مین دنبیونکو لیئے ہوئے ایک پہاڑی پر تھی

دور سے دیکھتی کیا ہون کہ بہت سے گھوڑے سوار گھوڑے
دوڑائے ہوئے ہماری طرف چلے آتے ہین مینے جلدی جلدی
ڈیوڑھیونکو ہانک کے نیچے اوتارا اور دوڑکر چاہتی ہون کہ غزالہ
سے کچھ کہون دفعتاً وہ سوار پہونچ گئے اور اونھون نے ان
بدؤونکے خیمونکو گھیر لیا اوسوقت مرد ونمین تو شاید ہی دو چار
بدّو ہونگے وہ تو فوراً پہاڑونمین جاکر چھپ رہے رہین دس
پندرہ عورتین اور دس بارہ بچّے سب کو ایک بڑی رسّی
مین باندھا مین اور خالہ جان بھی باندھی گئین وہی مثل ہے
یک داغ نیک ناشدہ داغ دگر گرفت ✤ وہ سوار ہر طرح
چاق چوبند تھے تلوارین بندوقین لگائے ڈرانے
دھمکانے کے لئے بندوقین بھی چھوڑ رہے تھے اور جلدی
جلدی خیمونکے اسباب بھی نکال نکالکر باندھتے جاتے تھے
دوچار اونٹ جو مل گئے تو وہ بھی پکڑ لئے اونپر اسباب لاد دیئے
اور ہم سب کو چار طرف سے گھیر کر لے چلے بدؤونکے بچے غل
مچاتے تھے اور عورتین سیکڑون گالیان اور کوسنے دیتی جاتی تھین

مگر اتنی بات ہے کہ وہ لوگ کسی عورت یا بچے پر ہاتھ نہ اوٹھاتے
تھے میننے دلکو مضبوط کرکے غزالہ سے کہا کہ آخر معلوم ہوا یہہ کون
لوگ ہین غزالہ نے کہا کہ نظامی فوج کے لوگ ہین شریف مکہ
کیطرف سے پکڑنے آئے ہین کتنے دنون سے ان لوگون کو
ہماری تلاش تھی آج اتفاق سے گرفتار کرلیا ہے مگر انشاءاللہ
کوئی گھبرانے کی بات نہین یا تو راستہ ہی سے ہمارے لوگ
ہمکو ان سے چھڑا کر لے جائینگے یا شریف سے کچھہ قول
قرار کرکے چھڑا لینگے اونمین سے ایک سوار یہہ تقریر سنکر
ہنسا اور سر ہلا کر بولا کہ یہہ امید دل سے اوٹھا رکھہ اس دفعہ
تم ڈاکوؤنکی ایسی سخت سزا ہوگی کہ یاد کروگے حرام کا مال کھانا
اور قافلونکا لوٹنا دیکھو کیا کرتا ہے غرض بھوکے پیاسے ٹھوکرین
کھاتے رسی مین بندھے ہوئے ہم لوگ چلے جاتے تھے اور
کچھہ بس نہ تھا مین تو اپنے دلمین بہت خوش تھی کہ اب کوئی
صورت خلاصی کی ضرور نکلیگی یہانتک کہ شام کے قریب
ایک مقام پر پہونچے وہان اور بہت سے اوسی قسم کے

سوار اوترے ہوئے تھے ہملوگونکو بھی وہین ٹھہرایا غش کی
حالت مین پڑ رہی چار طرف سب سوار اوتر پڑے وہ سب
سوار بھی عرب ہی تھے مگر سب کے سب سرخ ٹوپی اور عمدہ
عمدہ کپڑے پہنے تھے ایک جگہہ جمع ہوکر سبنے خوب کھانا کھایا
جب تک وہ کھاتے رہتے ہم لوگونکو آدھے سوار گھیرے رہے
جب وہ لوگ کھا چکے تو یہہ لوگ کھانیکو گئے اور وہ لوگ ہماری
حفاظت کو آئے اون سوارون مین سے ایکنے دو تھیلے چھارے
کے ہملوگونکے سامنے اونڈیل دیئے یہہ بدوونکی عورتین اور بچے
اسطرح جیسے اوسپر گرے جیسے مرغیان یا کبوتر دانہ پر اونکے کھانیکا
تماشہ دیکھکر وہ عرب خوب ہنستے تھے مگر جب ہم دو عورتون پر
خیال گیا کہ نہ تو ہم لوگ اون چھارون پر گر پڑے نہ اوسکی طرف
نظر اوٹھا کر دیکھا تو اونکو تعجب ہوا اونمین سے دو ایک قریب
آگئے ایک نے مجھسے عربی مین پوچھا کہ تو کیون نہین کھاتی مینے
کہا کہ مجھے بھوک نہین ہے میرے لہجہ سے اوسکو تعجب ہوا اور
کہا کہ کیا تو ہندی ہے مینے کہا ہان مین اہل ہند سے ہون تب تو

اوسنے فوراً میرے بازو کھول دئے مینے کہا وہ بیچاری بھی ہندی
ہین اوسنے اوٹھکر میری خالہ جان کو بھی کھول دیا اور پوچھا
کہ اور بھی کوئی ہندی ہے مینے کہا کہ میرے علم مین تو اِن لوگون
مین کوئی ہندی نہین مگر جو قافلہ جدہ سے مدینہ گیا تھا اوسمین
ایک مرد ایک عورت ہندی تھی اونکا پتا نہین اوسنے کہا
کہ اور بہت سے لوگ گرفتار ہوکر مکہ گئے ہین شاید او نمین ہون
تب تو میرے دلکو کچھہ ڈھارس بندھی کہ ایکاش او نھین
مین عاشورن اور حسینی بھی ہون رات بھر تو جون تون کرکے
ہم دونون آدمیون نے فاقہ سے اسیطرح گذاری صبح کو اون
سوارون نے ہملوگون کو دودھہ اور روٹیان کھلائین خاص
ہم دو کے لیئے ایک اونٹ دیا کہین سے ٹوٹا پھوٹا کجاوہ مل
گیا تھا میری منت آرزو سے اونٹ پر بندھوا دیا مینے کئی
سوارون سے کہا کہ اِن عورتون اور بچونکو بھی اونٹون پر
بیٹھا لو مگر کسی نے نہ سُنا ــ

علیمن ــ یہہ کیا ہوا کہ اور کسیکی ایسی خاطر نکی فقط تم دو پر

اِسقدر مہربان ہو گئے۔

ولایتی — ہم دونون آدمی تو ہندوستان کے تھے۔

علیمن — ہندوستان کا ہونا ایسی کیا کرامات رکھتا تھا۔

ولایتی — وہان کے بادشاہ سے اور انگریزون سے قول و قرار ہوا تھا کہ تمھارے ملک مین لوٹ مار بہت ہے ہمارے ملک سے جو لوگ حج کرنے جاتے ہین اونکو بدو لوٹ لیتے ہین اگر ایسا ہوگا تو اسکی جوابدہی تمھارے لوگون کے متعلق ہے جب بالیوز کے کان تک کئی قافلون کے لٹ جانیکی خبر پہونچی تو اوسنے وہان سے اپنے بادشاہ کو لکھا کہ یہان بہت سے ہندوستانیون کا پتا نہین ہے بدؤن نے مال بھی لوٹا اور اونلوگونکو بھی پکڑ کر لے گئے تو ہمارے بادشاہ نے وہان کے بادشاہ کو لکھا کہ جہان تک ہو سکے تلاش کر کے ہماری رعیت کو ڈھونڈھوا دے وہان سے فوج آئی اور اوس فوج نے پہاڑ پہاڑ پھر کر جہان جہان بدو ملے گئے اونکو پکڑا اور گرفتار کیا۔

علیمن — بالیوز کون —

یعنی [illegible]

ولایتی ۔ ہر ملک کے بڑے بڑے شہرون مین سرکار کیطرف سے ایک حاکم رہتا ہے اوسکا کام یہی ہے کہ اپنے ملک کے رعیت کی حفاظت کرے وہان کی برائی بھلائی سے سرکار کو خبر دیا کرے (مین بہت چھوڑ چھوڑ کے کہہ رہی ہون) تین دن اور دو راتین راہ مین گذرین چوتھے روز مکہ مین داخل ہوئے مکہ اون پہاڑونکے بیچ مین ایک بہت اچھا شہر ہے دوکانین خوبصورت مکانات افراط سے ہر طرحکی خلقت موجود مگر غضب یہی ہے کہ صفائی کچھہ کم ہے بہت سے لوگ ہمارا تماشا دیکھنے کو کھڑے تھے قریب شام کے ہم لوگونکو وہان کے حاکم تک (جسکو شریف کہتے ہین) پہونچایا شریف اپنے بہت سے مصاحبون سمیت دروازہ کے باہر کھڑے ہوئے منتظر تھے پہلے ہم ہی دونون آدمیونکو اونٹ سے اوتار کر اونکے سامنے لیگئے اوس پھٹے ہوئے تھوڑے کپڑے مین ہرچند مین اپنے کوڈھانکتی تھی مگر کہان تک چھپ سکون سر چھپاتی تھی تو پانون کھلتے تھے پانون ڈھانکتی تھی تو سر کھلتا تھا

مگر کیا کرتا تھا اوسیطرح سامنے گئی اونمین سے ایک شخص نے
پہلے تو عربی مین میرے وطن کا نام پوچھا جب مینے نام لیا
تو پھر وہ مجھسے ہندی مین باتین کرنے لگا مینے مختصر کرکے
اپنا حال یون کہا کہ مین ہندوستان سے ساڑھے تین ہزار
روپے لیکر چلی تھی اور راستکل سے کہتی ہون کہ پانچ سو روپیہ کا
مال ساتھ تھا جدہ مین اوترکر چار سو کا مال اور دو ہزار چار سو
کی ہنڈوی مرزا جعفر علی فصیح کے بیٹے کے حوالہ کی تھی اودن سے
رسید لیکر اپنے پاس رکھی اور ضرورت کے موافق سو روپیہ کی
قیمت کا اسباب اور چار پانچ سو روپے نقد لیکر مدینہ چلی دو
منزل کے بعد ہمارے دو نوکر ایک مرد ایک عورت غائب
ہوگئے مرد کا نام حسینی اور عورت کا عاشورن اوسکے بعد مین
مدینہ پہونچی وہان سب روپے خرچ کیئے صرف پچاس روپے
چلتے وقت ساتھ تھے راہ مین اندھرآیا پانی برسا اولے پڑے
اونٹ بھاگا اور بدو مجکو اونٹ سمیت لیکر پہاڑون مین چلے گئے
وہان میرا اسباب لے لیا اور مین نو مہینے سے وہین تھی جب تک

مین اپنا قصہ بیان کرتی رہی وہ عرب لوگ کھڑے سنتے
رہے جب مین چپ ہوئی تو اوس عرب نے شریف کے سامنے
عربی مین یہہ سب باتین بیان کین مجکو ٹھہرنے کا حکم دیکر
اندر مکان مین چلے گئے گھڑیوں ہم لوگ دروازہ پر ٹھہرے
رہے آخر ایک شخص نے اندر سے نکل کر بتا دیا کہ اوس
کوٹھری مین رات بھر رہو صبح کو فیصلہ ہوگا چار گھڑی رات
گئے ایک عرب کچھ خشکہ اور کدو سالن کھانیکو دے گیا الٰہی
تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے دونون آدمیون نے کھانا کھایا اور پڑ رہے
صبح کی نماز کے بعد پھر ہم لوگونکی طلب ہوئی اندر جا کر کیا دیکھتی
ہون کہ دس بارہ آدمی مجھی سے پھٹا پرانا لپیٹے لپیٹے کھڑے
ہین اونمین میان حسینی اور بوا عاشورن بھی برے حال برے
احوال سے کھڑی ہین مینے کہا خالہ جان مبارک میان حسینی
اور بوا عاشورن دیکھائی دیتی ہین ۔
خالہ جان ۔ سچ تو کہو ۔
مین ۔ دیکھئے وہ کیا ہین ۔

خالہ جان ۔ اے سچ تو جب ہم لوگ نزدیک گئے تو خالہ جان سے
نہ رہا گیا پکارا ہی پکارا عاشورن عاشورن عاشورن تو
دیکھتے ہی دوڑکر قدمو نسے لپٹ گئین اور رو رو کر لگین اپنا
دکھڑا کہنے کہ نوج دیکھہ لیا مکہ مدینہ کو اللہ صاحب اپنے گھر
آنے والونکی اچھی خاطر کرتے ہین ہگنے کو جانا ایسا ظلم تھا کہ
غانم نگوڑا تاک ہی مین لگا ہوا تھا ہمکو اور حسینی دونون کو
باندھکر لیگیا دس مہینے کیسی مصیبت مین کٹے کہ اللہ رے
اللہ حسینی بھی ہان مین ہان ملاتا جاتا تھا مینے اشارہ سے کہا
کہ بس اب چپ رہو جو ہونا تھا ہوا کفر کے کلمے نہ بکو دیکھو خدا کا
شکر کرو کہ کس عذاب سے چھوٹین اتنے مین حاکم کے سامنے
طلب ہوئی اور حکم ہوا کہ جو اسباب تم لوگونکے لوٹے گئے ہین
وہ تو مل نہین سکتے باقی جس جسکے روپے مکہ والونکے ذمہ ہین
وہ اونکا نام بتائے اونسے دلوا دئے جائینگے تم لوگ سیدھے
ہندوستان کو چلے جاؤ ایک ایک نے نام بتانا شروع کیا
البتہ شاید ہمارے ہندوستان کے پانچ چھہ آدمی ہونگے

مین تو پیشتر بھی بتا چکی تھی پھر لکھوا دیا جب سب کے نام لکھکر تمام ہوئے
تو حاکم نے کہلا بھیجا کہ اسکا جواب آج شام تک ملیگا غرض شام تک
پھر اوسی کوٹھری مین انتظار کیا شام کو پھر بلائے گئے میرا نام
پوچھکر ایک عرب مرزا فصیح کے بیٹے کو بلا لایا مینے اونکی آواز
پہچانکر کہا کہ مرزا صاحب پہلے تو ہم لوگونکے کپڑونکی فکر کیجئے
تب اور باتین ہونگی اونہون نے کہا کہ صاحب خدا نے تم
لوگونکو بڑی آفت سے نجات دی تمہارے سب روپے ہمارے
پاس امانت ہین دیکھو ابھی کپڑے لائے دیتا ہون پھر وہ حاکم
سے اجازت لیکر اپنے گھر گئے وہانسے چار پانچ چادرین لائے
خدا کا شکر کر کے ہملوگون نے چادرین باندھین اور لپیٹین
دم مین دم آیا اونکی بہت سی شکر گذاری کر کے کہا کہ مرزا صاحب
ہملوگونکو ہندوستان جانے کا حکم ہوا ہے اور دو مہینے کل
حج کو باقی ہین بھلا یہہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ حج کو چھوڑکر ہم لوگ
چلے جائین ۔

مرزا صاحب ۔ ابھی اسیکی گفتگو حاکم سے ہو رہی تھی اگر

خدا نے چاہا تو حج تک رہنے کی مہلت ملجائیگی مین سب کام بنالونگا
اب تم لوگ ہمارے گھر چلو جب حاکم سے اجازت ہوگئی تو اونکے
ساتھ اونکے گھر آئے ایک کوٹھا اونھون نے خالی کردیا اوسی مین
ہم تینون کو اوتارا حسینی کو ڈہوڑی مین جگہہ دی جب سب
طرح سے نچنت ہو گئی تو اپنے اون اسباب کو جو مرزا صاحب کے
سپرد کئے تھے منگوایا اونکی عنایت سے سب چیزین اپنی حالت پر
پائین کپڑے تو مین اپنے ساتھ بہت سے لیگئی تھی بنانیکی ضرورت
نہوئی اور حاجت بھرے کو اسباب بھی تھے مگر روپے البتہ
گھٹ گئے۔

دولھن بیگم۔ کیون وہ چوبیس سو روپے جو مرزا فصیح کے بیٹے
کے پاس تھے کیا ہوئے۔

ولایتی۔ اللہ مین تم سے عرب کے لوگون کا کیا حال بیان کرون
بس تو وہی ہزار مین جاتی اور آتی مگر مسکینون اور مظلومون اور
مزدورون نے عورت اور رقیق القلب سمجھکر ایک کی جگہ دس
[illegible] مرزا صاحب نے پندرہ سو روپے میرے حوالہ کردیئے

اور باقی نو سو میری ڈھونڈھ ڈھانڈھ بالیوز کے منشیون اور شریف کے آدمیون اور سوارونکی خاطر مدارات کے کاٹ لیئے حقیقت مین اتنے روپے خرچ بھی ہوئے تھے علاوہ اسکے کچھ اونکی نذر کیا غرض ایک خط اپنے مفصل حال کا اماجان کو لکھا اور یہہ بھی اوسمین لکھ دیا کہ جسطرح بن پڑے پانچ سو روپے جلد بھیجد تیجئے اِن سب باتونسے فرصت کرکے خانہ کعبہ کی زیارت کی اور حج کے انتظار مین کسطرح سے وہ ڈیڑھ مہینے بسر ہوئے کہ آپ لوگونسے کیا کہون خدا خدا کرکے وہ دِن کٹ گئے اور حج کا موسم آیا اب دیکھتی ہون تو سارا مکہ آدمیونسے کھچا کھچ بھر گیا راہ مین کھوے سے کھوے چھلنے لگے ہم لوگ بھی سعدیہ سے جاکر احرام باندھکر مکہ آئے اور حج کے ارکان پورے کیئے جس روز مین منٰے سے پھر کر آئی ہون اوسیدن مرزا فصیح کے بیٹے نے امان جان کا خط اور پانچ سو روپے کا نوٹ میرے حوالہ کیا خط کو پڑھکر بہت جی خوش ہوا کہ سب لوگ وہان خیریت سے ہین مگر امان جان کی گھبرائی گھبرائی باتین خط کے

مضمون سے نکلتی تھین ایک چھوٹ بات بات مین قسمین تھین

کہ جسطرح بنے چلی آئ پوچھوانے سے معلوم ہوا کہ جہاز آٹھہ دن

مین جدہ سے کھلے گا دو ایک دن کے بعد مرزا فصیح سے کے

بیٹے نے مجھسے کہوایا کہ ایک بہت بڑا ثواب کماتے چند غریب

ہندوستان سے ایسے آئے ہوئے ہین کہ اب اونکے پاس

خرچ جانے کا نہین ہے مینے تین شخصون کا تو بندوبست کروا دیا

ہے مگر چوتھے کا کچھہ بھی نہوا۔

مین ۔ اگر ان لوگونکے پاس آنے جانے کا خرچ نہین رہتا تو

یہہ لوگ آئے کیون ہین۔

مرزا صاحب ۔ یہہ شخص تو اون غریبون مین نہین معلوم ہوتا

کہتا ہے کہ مین اپنے گھر کا خوش و خرم ہون شاید کسی رنج سے

بے کہے اپنے گھر والون سے چل کھڑا ہوا مانگتا چانگتا حیدرآباد

پہونچا ایک امیر نے رحم کر کے یہان تک کا خرچ دے دیا تھا

یہان پہونچکر مدینہ سے آکر بیمار پڑا بیماری مین سب جمع اوٹھہ گئی

گھر پر کئی خط بھیج چکا مگر وہان سے کچھہ جواب نہ آیا اور یہان اب

ہندیوں کے لیئے بہت سخت حکم ہے کہ جسکے پاس بقدر کفاف خرچ
نہو وہ رہنے نپاسئے ناچار جانے پر مستعد ہے۔
مین۔ یوں تو مین نہین دینے کی ہان جہاز کا ٹکٹ دلوا دونگی
مرزا صاحب۔ اچھا یہی سہی۔
مین۔ تو میرا ارادہ ہے کہ پرسوں اٹھارہوین تاریخ ہے جدہ روانہ ہو جاؤں۔
مرزا صاحب۔ بہتر اگلے دن آدھی رات سے کچھ پہلے آخری
زیارت کے لیئے مین خانہ کعبہ مین گئی وہان طواف کر کے
کھڑی ہوں کہ مرزا صاحب ایک شخص کو اپنے ساتھ لیئے ہوئے
آئے اور کہا کہ جسکا تذکرہ مینے آپ سے کیا تھا یہی ہین مینے
خالہ جان کے کان مین کہا کہ آپ ان سے کہیئے کہ میرے پاس
لانیکی کیا ضرورت تھی مینے وعدہ کیا ہے کہ جہاز کا کرایہ دونگی
وہ حاضر ہے لیکن یہاں نہین جدہ مین خالہ جان نے مرزا صاحب
سے صاف صاف کہہ دیا مرزا صاحب چپکے ہو کر چلے گئے
صبح کو اپنی روانگی ٹھری اونٹ پر اسباب لادیچاندبی تخمین
رخصت ہوئین رات بیسے جدہ آداخل دو دن مقام ہوا

مرزا فصیح کے بیٹے اس دفعہ خود تو نہ آئے تھے محمد کاظم شیرازی کو
ایک خط لکھ دیا تھا اونھین کی معرفت جہاز کرایہ کیا.... اپنے
اسباب کو جہاز پر روانہ کرنیکی تیاری کر رہی ہون کہ محمد کاظم نے
کہلوا بھیجا کہ جس آدمی کو جہاز کا کرایہ دینے کہا تھا وہ موجود ہے
چالیس روپے بھیجدو مینے حسب وعدہ روپے نکال کر دئے
اور کہا کہ اوسنے رسید لکھوا کر بھیجدیجئے دوپہر کا وقت ہے
جہاز پر آچکی ہون کہ محمد کاظم صاحب کے آدمی نے وہ رسید
لاکر مجھے دی مینے چاہا کہ اپنے یہان سے روانہ ہونیکا ایک
خط مرزا فصیح صاحب کے بیٹے کے نام بھیجنا ضرور ہے
اوسمین یہہ رسید بھی بند کرکے بھیجدون دلمین آیا کہ لاؤ اسکو
پڑھ بھی لون اے مولا قربان تیری شان کے رسید کا مضمون
یہہ تھا "مین کرم حسین خان ولد کریم اللہ خان رہنے والا عاجگنج
ضلع گیا متعلق ہندوستان کا ہون میرے شادی مرگ
ہونیکو تو اتنا جملہ کافی تھا خالہ جان کو پکارون تو آواز نہ نکلے
حسینی کو بلاؤن تو آواز نہ نکلے غرض مشکل سے تھوڑی دیر ٹھہر کر

مینے حسینی کو پکارا اور کہا کہ دیکھو تو جنکو مینے جہاز کا کرایہ دلوا دیا ہے
وہ کون شخص ہین جاؤ حسینی ذرا پہچانو حسینی تو محمد کاظم صاحب
کے آدمی کے ساتھ جہاز کی چھت پر گیا اور مین خالہ جان سے
متوجہ ہوئی آپنے سُنا ۔

خالہ جان ۔ کیا ہین اس رسید مین کرم حسین خان لکھا ہوا ہے

خالہ جان ۔ کرم حسین خان کون ۔

مین ۔ نشان تو ایسے ہین کہ جیسے آپ کے نواب دولھہ ہون

خالہ جان کھڑی ہو کر سجدہ کر کے ۔ اے خدا تیرا شکر اے خدا
تیرا شکر ۔

مین ۔ ابھی اچھی طرح دریافت تو کر لیجیے یہہ باتین ہو رہی تھین
کہ حسینی ہنستا ہوا خوش خوش ہانپتا پہونچا اور کہا کہ یہہ تو میرے
نواب دولھہ ہین ہے ہے دیکھو تو کہان سے یہان آگئے اور حال
کیا ہو رہا ہے مینے تو آواز سے پہچانا ۔

خالہ جان ۔ موئے جلدی بُلا لا حسینی اوسیطرح اولٹے پانون
پھرا اوسوقت تک تو اونھون نے حسینی کو نہ پہچانا تھا مگر

مگراس دفعہ وہ بھی پہچانکر حسینی سے لپٹ گئے اور میرا حال جب سنا تو جسطرح سے دوڑکر آئے قابل دیکھنے کے تھا اب آگے قصۂ کس منہ سے بیان کرون آپ لوگ سمجھ سکتی ہین کہ اپنا اور اونکا کیا حال ہوا ہوگا جب تک گھر پہونچے ہین رات دن اونکو اور مجھے اپنا ہی دکھڑا رونا تھا اور اپنی ہی کہانی کہنی تھی۔

دولھن بیگم ۔ راہ مین خدا نکرے پھر تو کوئی مصیبت نہ پڑی

ولایتی ۔ اب کیا عمر بھر یہی تھا۔

دولھن بیگم ۔ چلو رقیہ کہانی ختم اور قصۂ تمام۔

مشہور ہے کہ شاعر اور مرثیہ خوان اپنے مشتاقون سے بہتیرے عذر کرتے ہین قبلہ زکام ہے آواز نہین نکلتی طبیعت حاضر نہین اسوقت تردد ہے اب اور وقت عرض کرونگا دیکھنے والے جانتے ہین کہ اپنا عذر ختم کتاب مین ایسا معمولی عذر نہ تھا اسکے انجام مین جتنا بھی توقف ہوا وہ فقط دنیا کے لاعلاج

بکھیڑون سے تھا ہمارے ملکی بھائیونکی قدر دانی تو اسی قابل تھی
کہ ان متواتر غمون کی سخت مصیبتون مین بھی وعدہ کے مطابق
تیسری جلد لکھکر حاضر کرون مگر ناشدنی دل بھی تو اپنے قابو مین ہو
مدتون تو خیال نہ آیا اور مہینون جی نہ لگا چاہیئے تو یون تھا کہ
الف لیلہ کیطرح مین بھی دفتر کے دفتر سیاہ کرتا جاؤن
اور سات جلدون تک قصہ کو ختم ہونے ندون مگر موانعات
دنیا کا خیال کر کے ڈر کے مارے مین بھی اسے ختم ہی کیئے دیتا ہون
ایسا نہو کہ پھر مجھسے نہو سکے اور ہمارے مشتاق احباب
اشتیاق ہی مین رہ جائین اور مین بھی ان مضمونون کو اپنے سینے
مین لیئے ہوئے ملک عدم کا رستہ لون —

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
		دیباچہ	
۱	۶	جہان سے	کہ جہان
۲	۱۱	اونکی	اونکے
		اغلاط کتاب	
۷	۶	حاتی	جاتی
۱۴	۳	دراؤنا	ڈرانا
۱۹	۱۱	میرے کوا مادہ ہین	میرا ادا مادہ ہے
۲۱	۹	کہیے من	کہیے ہین
″	۱۳	دعائین دین	
۲۳	۲	آتا تھا	آنا تھا
۲۵	۱۲	گیدڑونکی	گیدڑونکا
۲۷	۹	تیزاب	مادّہ
″	۱۵	″	″
۳۱	۱۳	سمجھائی	سجھائی
۳۴	۸	گئی	گی
۳۵	۱۵	گئین	گئی
۴۰	۶	فاقہ	فاقے
۴۱	۳	لاچار	ناچار
۴۴	۲	اگروے بھی	تہان وے
۴۵	۱۴	کمزورلہی	کمزوری
۴۸	۶	کہتے ہین	کہتے نہین ہین
۵۰	۸	روتی ہے	روتی ہے
۵۱	۱۲	مُریل	مریل
۵۵	۳	مسلمانونکو	مسلمانون کے
۵۵	۴	آنکو	آنیکو
″	۱۱	اپنے مجھلے	اپنے بڑے
۵۶	۱۲	کہانی بتو	کہانی تو
۵۹	۶	کرووہان	کرو وہان
۶۰	۳	مجھسے	مجھے
۶۶	۲	وہ وہی	وہ وہی
″	۱۵	لشکوین	لشکوین
۶۷	۸	گہانس پیدا ہوا خاک وگہانس	خاک سے گہانس پیدا ہوئی گہانس
۶۸	۱۴	پہونچائے	پہونچواتا ہے
۶۹	۱۵	نشہ	نشہ
۷۱	۴	پانون	پاون
″	۵	زائیل	زائل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۴	۱۰	پھر آئے	پھر آتے
۷۶	۱۴	عملہ	عملے
۷۶	۸	کو	تو
۱۸	۱	باس	پاس
۷۹	۱۵	نکر—	نکرے
۸۰	۲	در نوسو رہے	دونو سو رہے
۸۱	۱۵	معلوم ہوکہ	معلوم ہوکہ
۸۲	۷	صاجر	صابر
۸۳	۱۳	ہملو	تو
۸۴	۵	کسی کا فرجانا	کسی کا مرجانا
״	۱۴	مگر بڑے ملے	مگر بڑے
۸۶	۷	مالک کلے	مالک سے
۸۹	۱۴	ایکایکب	یکایک
۹۱	۸	لیا ہو	کیا ہو
۹۴	۲	ہی	یہی
۹۵	۱۲	بڑہاگر	بڑہا کر
۹۶	۱۲	کا بیٹا	کے بیٹے
۹۷	۷	کہتے ہین اور	کے بعد
۱۰۳	۳	خریدو گی	خریدو گی
۱۰۴	۲	دیکھہ لینگے	دیکھہ لینگے
״	۹	وہ چاہین	وہ جائین
״	۱۴	نکل	نکل
״	״	کہینگی	کہیگی
۱۰۹	۵	میٹھی	بیٹھی
״	۱۵	اوسکو	اونکو
۱۱۱	۵	کھلے کا	کھلے گا
۱۱۳	۷	لوسہے	مقناطیس
۱۱۷	۶	اتہن کرکے	باتین کرکے
״	״	......	پچھے
۱۲۳	۱۲	عجم جمع	جمع ہوگئے
۱۲۴	۴	طلاطم	تلاطم
۱۲۹	۸	میرے اونٹہ	میرے اوٹھ
״	۱۱	تکیہ	تکیے
۱۳۰	۱۳	آنسو ڈبڈباکر	آنسو ڈبڈبا کر
״	۱۵	گنگا حمنی	گنگا جمنی
۱۳۱	۱	لکھین ہوئی	لکھی ہوئین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
″	۷	گئے ور	پڑ گئے اور
″	۹	کانپتا	کانپا
″	۱۳	سو رہے	سُو رہے
۱۳۳	۷	پانچ	چار
۱۳۴	۷	ہرے نام	براے نام
″	۸	شیشہ	شیشے
۱۳۷	۱۴	کچھہ سمجھائی	کچھہ سجھائی
۱۳۸	۰	ڈرواونی برات	ڈرانی رات
″	۹	لہان لے گیا	کہان لے گیا
۱۴۰	۱	مارہنی	مارہی
۱۴۱	۹ و ۱۰	چُھپتے چُھپتے	چھپتے چھپتے
۱۴۲	۸	لیا کرنے	لیا کرتے
۱۴۳	۱	جان پر ہے	جان پر آفت ہے
″	۲	رہے ہن	رہے ہین
۱۴۵	۲	خیمہ	خیمے
۱۴۶	۲	لے آیا	لے آئی
۱۴۷	۱	مین بھی	مین بیٹھی
۱۵۰	۶	نہ اوبجھو	نہ اولجھو
۱۵۵	۴	پکڑنے آتے	پکڑنے آئے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۸	۳	تھانہ	تھا
۱۶۹	۵	مین اس	مینے کہا کہ اس
″	۱۰	ہورہی تہین	ہو ہی رہی تھین
۱۷۰	۱۵	پھر	بھر

اشتہار

جن کتابون پر ہماری مہر و دستخط نہون وہ مسروق ہے

راقم

السید علی محمد شاد

مصنف عفا اللہ عنہ